حصہ اول

قرآنی امثلہ، تمارین اور عام فہم اسلوب میں عربی گرامر کا ایک نیا انداز

قواعد الصرف



DARUSSALAM

دار السلام ریسرچ سنٹر

DARUSSALAM



www.KitaboSunnat.com

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے

دارُالسّلام
کتاب و سنت کی اشاعت کا عالمی ادارہ
DARUSSALAM

سعودی عرب (ہیڈ آفس)

شاہ عبدالعزیز بن جلاوی سٹریٹ پوسٹ بکس: 22743 الریاض: 11416 سعودی عرب

فون: 4043432-4033962 1 00966 فیکس: 4021659 www.darussalamksa.com

Email: darussalam@awalnet.net.sa info@darussalamksa.com

الریاض • العلیا فون: 4614483 1 00966 فیکس: 4644945 • الملز فون: 4735220 1 00966 فیکس: 4735221
• سویدی فون: 4286641 1 00966 • سویلم فون/فیکس: 2860422 1 00966

جدہ فون: 6879254 2 00966 فیکس: 6336270 مدینہ منورہ فون: 8234446,8230038 4 00966 فیکس: 04 8151121

الخبر فون: 8692900 3 00966 فیکس: 8691551 3 00966 خمیس مشیط فون/فیکس: 2207055 7 00966

ینبع البحر فون: 0500887341 فیکس: 8691551 قصیم (بریدہ) فون: 0503417156 فیکس: 3696124 6 00966

امریکہ • نیویارک فون: 001 718 625 5925 • ہوسٹن: 001 713 722 0419 کینیڈا • نسیم الدین الخطاب فون: 001 416 4186619

لندن • دارالسلام انٹرنیشنل پبلیکیشنز لمیٹڈ فون: 0044 20 77252246-0044 20 85394885 • دار اکرم انٹرنیشنل: 0044 0121 7739309

متحدہ عرب امارات • شارجہ فون: 5632623 6 00971 فیکس: 5632624 فرانس فون: 0033 01 480 52928 فیکس: 0033 01 480 52997

انڈیا • دارالسلام انڈیا فون: 0091 44 45566249 موبائل: 0091 98841 12041 • اسلامک بکس انٹرنیشنل فون: 0091 22 2373 4180
• نوری بک ڈسٹری بیوٹرز فون: 0091 40 2451 4892 موبائل: 0091 98493 30850 • ایم اویس بک انٹرپرائزز فون: 0091 44 42157847

سری لنکا • دارالکتاب فون: 0094 115 358712 • دارالایمان فون: 0094 114 2669197

پاکستان ہیڈ آفس ومرکزی شوروم

لاہور 36- لوئر مال، سیکرٹریٹ سٹاپ، لاہور فون: 00 4 32 372,24 400 372,34 240 373 42 0092 فیکس: 72 540 373 042

• غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور فون: 54 200 371 42 0092 فیکس: 03 207 373 042

• Y بلاک، گول کمرشل مارکیٹ، دکان: 2 (گراؤنڈ فلور) ڈیفنس، لاہور فون: 10 926 356 42 0092

کراچی مین طارق روڈ، ڈالمن مال سے (بہادر آباد کی طرف) دوسری گلی، کراچی فون: 36 939 343 21 0092 فیکس: 37 939 343 21 0092

اسلام آباد F-8 مرکز، اسلام آباد فون/فیکس: 13 815 22 51 0092

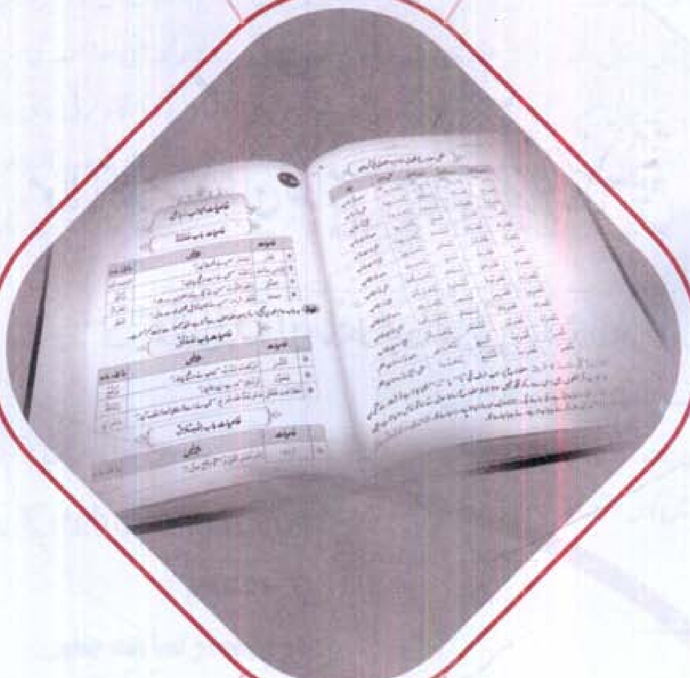
info@darussalampk.com | www.darussalampk.com

قرآنی امثلہ، تمارین اور عام فہم اسلوب
میں عربی گرامر کا ایک نیا انداز

قواعد الصرف

www.KitaboSunnat.com

حصہ اوّل



دارالسلام ریسرچ سنٹر

مؤلفین

مولانا مفتی عبدالولی خان

مولانا محمد عمران صارم   مولانا حافظ عبدالسمیع

مولانا ابوالحسن حافظ عبدالخالق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Leader of the Unity of
Salfi Madaris & Jamiat
WEFAQ-UL-MADARISE-UL-SALAFIA
PAKISTAN

سلفی مدارس وجامعات کی وحدت کا علمبردار
وفاق المدارس السلفیہ
پاکستان

Encl: ______ التوابع Date: 01 AUG 2011 التاریخ Ref: 146/11-20 الرقم

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام علٰى أشرف الأنبياء والمرسلين

سيدنا محمد وعلٰى آله وأصحابه أجمعين وبعد:

وفاق المدارس السّلفیہ پاکستان بھر کے سلفی مدارس اور جامعات کا تعلیمی اور امتحانی بورڈ ہے جو امتحانات کے انعقاد کے ساتھ ساتھ نصاب سازی کا عمل بھی جاری رکھتا ہے کیونکہ ایک اچھا نصاب ہی بہترین نتائج دے سکتا ہے۔

اس ضمن میں وفاق المدارس السّلفیہ کی ایک باقاعدہ نصاب کمیٹی پروفیسر محمد یحییٰ صاحب کی سربراہی میں موجود ہے جو نصاب پر گہری نظر رکھتی ہے اور اپنی سفارشات سے وفاق المدارس کو آگاہ کرتی رہتی ہے۔ نصاب میں شامل بعض کتابوں کی ازسرنو تدوین کے لیے ہمیں ملک کے ممتاز اشاعتی ادارے مکتبہ دارالسلام لاہور کی خصوصی معاونت حاصل ہے۔ جن کے ماہرین اور محققین علمائے کرام نے ایک سال کی عرق ریزی کے بعد علم صرف پر مثالی کتاب ترتیب دی ہے۔ جسے ملک بھر کے ممتاز مدرسین نے پسند فرمایا ہے۔

یہ کتاب وفاق المدارس السّلفیہ کے نصاب کا باقاعدہ حصہ بنا دی گئی ہے اور نئے تعلیمی سال 12-2011 سے ثانویہ عامہ کے نصاب میں شامل ہو گی، ان شاء اللہ

مجھے امید ہے کہ اس کتاب کی تدریس جہاں اساتذۂ کرام کے لیے آسان ہو گی، وہاں مبتدی طلبہ کو بھی عربی گرامر سمجھنے میں کوئی دقت یا مشکل پیش نہیں آئے گی۔

والسلام

پروفیسر ساجد میر

صدر وفاق المدارس السّلفیہ پاکستان

P.O. JAMIA SALFIA FAISALABAD P.C. 38600 PAKISTAN Ph:(041) 8780274-8780374 FAX: 8782375

قواعد الصرف

حصہ اول

مضامین

عرض ناشر

اللہ تعالیٰ کا کلام قرآن اور محمد رسول اللہ ﷺ کی احادیث عربی زبان میں ہیں۔ اسی وجہ سے اسلام اور مسلمانوں سے عربی کا رشتہ عالم گیر، دائمی اور مستحکم ہے۔ عربی اسلام کی سرکاری زبان ہے۔ شریعت اسلامی کے بنیادی مأخذ اسی زبان میں ہیں، لہٰذا شریعت اسلامی سے گہری واقفیت اور اسلام کے اصل سرچشموں (قرآن وسنت) پر کامل عبور حاصل کرنے کا واحد ذریعہ عربی زبان ہے، اس لحاظ سے عربی سیکھنا اور سکھانا امتِ مسلمہ کا اولین فریضہ ہے۔

جب تک عربی زبان جزیرۃ العرب کے حدود میں محدود اور اہل زبان کے ساتھ مخصوص تھی، وہ ایک نسل سے دوسری نسل تک بہ طور فطرت اور وراثت منتقل ہو رہی تھی، اولاد اپنے والدین اور اپنے ماحول سے زبان اخذ کرتی تھی، بچہ فطری طور پر اپنے ماحول کے اثر سے زبان سیکھتا تھا اور صحیح طور پر استعمال کرتا تھا، اس لیے کہ زبان کا بڑا حصہ سماعی ہے۔ اور یہ موقع ان کو فطری طور پر حاصل تھا، چنانچہ انھیں نہ قواعد وضوابط کی تدوین کی ضرورت پیش آئی نہ صرف ونحو کی کتابوں کی تالیف کی۔ مگر جب اسلام کی دعوت جزیرۃ العرب سے باہر نکل کر باقی دنیا میں پھیلی اور دنیا کی کثیر آبادی اسلام کے سایۂ امن و عاطفت میں آئی تو قرآن مجید کا سمجھنا، حدیث سے واقف ہونا، نت نئے مسائل کا استنباط کرنا اور بدلتے ہوئے حالات میں اسلام کی ترجمانی اور مسلمانوں کی رہنمائی کا فرض انجام دینا علمائے کرام کے لیے فرض لازم ٹھہرا۔ اس کے لیے نہ ترجمہ کافی تھا، نہ عربی زبان کی سرسری واقفیت کام دے سکتی تھی بلکہ اس سے ایسی گہری فنی واقفیت ضروری تھی جس کی بدولت غلطی کا امکان کم سے کم اور کتاب وسنت کے علم وفہم اور صحیح ترجمانی کی زیادہ سے زیادہ صلاحیت پیدا ہو، اس مقصد کے لیے عربی کے قواعد وضوابط پر کامل عبور شرطِ لازم کی حیثیت رکھتا تھا۔

یہی وہ مرحلہ تھا جب صرف ونحو کی تدوین اور اس سلسلے میں کتابوں کی تصنیف کی ضرورت پیش آئی۔

یہاں یہ بات واضح رہے کہ فن صرف علم نحو ہی کی ایک شاخ ہے۔ شروع میں اس کے مسائل نحو ہی کے تحت بیان کیے جاتے تھے۔

علم نحو کے واضع اول ظالم بن عمرو ابو الاسود دُؤَلی (م 69ھ) ہیں۔ ان کا تعلق بنو کنانہ کے قبیلے سے تھا۔ ان کا شمار فقہائے تابعین میں ہوتا ہے۔

راجح قول کے مطابق علم صرف کو علم نحو سے الگ کر کے مستقل فن کی حیثیت سے مرتب و مدون کرنے والی اولین شخصیت معاذ بن مسلم ہرَّاء (م 187ھ) ہیں۔ جبکہ بعض علمائے کرام نے اس بارے میں ابو عثمان بکر بن محمد مزنی (م 249ھ) کا نام لیا ہے۔

نحو وصرف کی کتابوں کی تدوین وتصنیف میں عرب علماء کے ساتھ ساتھ عجمی علماء بھی پیش پیش تھے بلکہ اگر کہا جائے کہ عجمی علماء اس ہنر میں زیادہ فعال اور نمایاں تھے تو یہ بات بعید از حقیقت نہیں ہوگی۔ چنانچہ اس باب میں متقدمین میں سیبویہ (م 180ھ)، متوسطین میں زمخشری (م 583ھ) اور ابو علی فارسی (م 377ھ) اور متاخرین میں سید شریف جرجانی (م 816ھ) اور مولانا عبدالرحمٰن جامی (م 898ھ) کا نام نامی خاص طور پر قابلِ ذکر ہے۔

جب تعلیم کا یہ عالمگیر فطری اصول مان لیا گیا کہ فن کا پہلا تعارف طالب علم کی مادری زبان ہی میں ہونا چاہیے تو مختلف علاقوں کے علمائے کرام نے اپنی اپنی علاقائی زبان میں اس فن عظیم پر کتابیں تصنیف کیں۔ چونکہ ہند میں افغان اور مغل حکمرانوں کے عہد میں فارسی زبان ملک کی سرکاری اور مغل اشرافیہ کی مادری زبان تھی، چنانچہ علمائے کرام نے فارسی میں صرف ونحو کی کتابوں کی تالیف کا سلسلہ شروع کیا۔ میزان، منشعب، پنج گنج، فصولِ اکبری اور علم الصیغہ جیسی فنِ صرف پر معتبر کتابیں اس کی بڑی روشن مثالیں ہیں۔

پھر جب زمانے اور زندگی کی کروٹوں اور طرح طرح کے حالات وحوادث نے فارسی کا ورق بھی الٹ دیا اور برصغیر والوں کے لیے فارسی اجنبی ہوگئی تو برصغیر کے فضلاء نے اردو میں صرف ونحو کی کتابوں کی تالیف کا آغاز کیا۔ مولوی ڈپٹی نذیر احمد دہلوی نے ''مایغنیك في الصرف'' مولانا عبدالرحمٰن امرتسری نے کتاب الصرف وکتاب النحو، مولوی عبدالستار نے ''عربی کا معلم'' اور دیگر علمائے کرام نے متعدد کتابیں لکھیں۔

ان علمائے کرام کی طرف سے اردو زبان میں صرف ونحو کی کتابیں لکھنے کا مقصد لسانی اصول وقواعد کی

تسہیل و تفہیم ہی تھا۔ کیونکہ فن تعلیم کا اصول اور تجربہ یہ ہے کہ اگر ابتدائی طور پر کوئی مضمون مادری یا زیادہ آشنا زبان میں ذہن نشین ہو جائے تو اس کو کسی دوسری اجنبی زبان میں مع تفصیل و اضافہ بخوبی پڑھا اور سمجھا جاسکتا ہے۔

اس کتاب کی چند خصوصیات درج ذیل ہیں:

1 قواعد و مسائل کی پیش کش بہت آسان عبارت میں کی گئی ہے۔

2 یہ قرآنی مثالوں سے مزین و منور ہیں۔ قرآنی مثالیں جلی خط میں مصاحف ہی سے پیسٹ کردی گئی ہیں۔

3 طالب علم کی ذہنی سطح اور علمی درجے کا لحاظ رکھا گیا ہے اور عبارات عام فہم رکھی گئی ہیں۔

4 فن کی معتبر عربی کتب شَذَا العَرْف، الممتع الكبير في التصريف، النحو الوافي، جامع الدروس العربية، نُزْهَةُ الطَّرْفِ وغیرہ۔ اور دیگر فارسی، اردو کتابوں سے اخذ و استفادہ کیا گیا ہے۔ اور اس ذیل میں ان اغلاط و تسامحات سے بچنے کی پوری کوشش کی گئی ہے جو بعض فارسی اور اردو کتابوں میں راہ پاگئی ہیں، مثلاً: کہیں پر قانون غلط یا ناقص لکھا گیا ہے اور کہیں پر عربی الفاظ کے ترجمے میں دقت سے کام نہیں لیا گیا ہے۔

5 ہر سبق کے بعد تمرینات دی گئی ہیں اور تمرینات میں تنوع کا اسلوب اختیار کیا گیا ہے، یعنی تمرینات میں استفہامی، انشائی اور معروضی انداز اختیار کیا گیا ہے۔ اور کچھ تمرینات زبانی اور تحریری بھی ہیں۔

6 عربی الفاظ کی تشکیل (اعراب) بلادِ عرب کی عربی کتب کے مطابق کی گئی ہے، تاکہ طلبہ شروع ہی سے اس طرز سے مانوس ہوجائیں۔ عربی الفاظ میں سے مشکل الفاظ کا ترجمہ بھی درج کیا گیا ہے۔

7 قواعد و مسائل میں راجح قول کا التزام کیا گیا ہے۔

8 قواعد اور امثلہ کی تصحیح کا مکمل اہتمام کیا گیا ہے۔

9 قواعد الصرف (حصہ اول) میں ابواب کی صرف مشہور خاصیات مکمل تصحیح کے ساتھ ذکر کی گئی ہیں۔ جبکہ پوری تفصیل قواعد الصرف (حصہ دوم) میں ذکر کی گئی ہے۔

10 فن صرف میں مولانا عبد الرحمٰن امرتسری رحمہ اللہ کی معروف شاملِ نصاب ''کتاب الصرف'' کی ترتیب بڑی عمدہ اور مقبول ہے، زیر نظر کتاب کی ترتیب بھی اس کے قریب ہے۔

یہ کتاب وفاق المدارس السّلفیہ کے چیئرمین سینٹر پروفیسر ساجد میر (امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث، پاکستان)، ڈاکٹر حافظ عبدالکریم (ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث، پاکستان)، چوہدری محمد یٰسین ظفر (ناظم اعلیٰ وفاق المدارس السّلفیہ، پاکستان)، نگران وفاق المدارس السّلفیہ مولانا محمد یونس بٹ اور دیگر اکابر علمائے کرام کی فرمائش پر انھی کی زیر سرپرستی اور نگرانی میں تیار کی گئی ہے۔ اس مقصد کے لیے باقاعدہ نصاب کمیٹی تشکیل دی گئی ہے۔ نصاب کمیٹی کے تجربہ کار اراکین، علومِ اسلامیہ وعربیہ کے ماہر معلمین مولانا مفتی عبدالولی خان، مولانا عمران صارم، مولانا حافظ عبدالسمیع بن ڈاکٹر محمد نواز سجاد اور مولانا ابوالحسن حافظ عبدالخالق نے بڑی محنت، جانفشانی اور ذمہ داری سے اس اہم کام کی تکمیل کی۔ چنانچہ اس کتاب کی ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ اسے علماء و مدرسین کی ایک ٹیم نے تیار کیا ہے اور وفاق المدارس کے اکابر اور جید علماء کرام کی نظرثانی کا شرف بھی اسے حاصل ہے۔ عربی زبان سیکھنے کے آرزومندوں کے لیے یہ کتاب ایک بیش قیمت تحفہ ہے۔ چونکہ یہ ادارۂ دارالسلام کا اپنی نوعیت کا پہلا کام ہے تو ممکن ہے اس میں بعض تسامحات راہ پا گئی ہوں، لہٰذا قارئین وعلماء کرام سے درخواست ہے کہ کتاب کو بہتر سے بہتر بنانے کی خاطر اغلاط وتسامحات کی نشاندہی فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں ان کی اصلاح ہو سکے۔

میں دارالسلام لاہور کے مدیر عزیزم حافظ عبدالعظیم اسدؔ اور شعبہ نصاب سازی کے معزز اراکین کا شکر گذار ہوں جن کی مساعی جمیلہ سے اس کی جلوہ افروزی ممکن ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اسے طلبۂ علومِ اسلامیہ کے لیے مفید و نافع بنائے، آمین۔

خادم کتاب وسنت

عبدالمالک مجاہد

مینجنگ ڈائریکٹر دارالسلام الریاض، لاہور

2 جولائی 2011ء

اصطلاحات

حرکت زبر (َ)، زیر (ِ) اور پیش (ُ) میں سے ہر ایک کو حرکت کہتے ہیں۔

متحرک حرکت والے حرف کو متحرک کہتے ہیں۔

فتحہ زبر (َ) کو کہتے ہیں۔

کسرہ زیر (ِ) کو کہتے ہیں۔

ضمہ پیش (ُ) کو کہتے ہیں۔

سکون حرکت نہ ہونے کو سکون کہتے ہیں اور اس کی علامت (ْ)، (ْ)، (ۡ) ہے۔

تنوین دو زبر (ً)، دو زیر (ٍ) اور دو پیش (ٌ) میں سے ہر ایک کو تنوین کہتے ہیں۔

مفتوح وہ حرف جس پر فتحہ (زبر) ہو، جیسے: اَلْكِتَابُ میں ''ت''۔

مکسور وہ حرف جس پر کسرہ (زیر) ہو، جیسے: اَلْكِتَابُ میں ''ك''۔

مضموم وہ حرف جس پر ضمہ (پیش) ہو، جیسے: اَلْكِتَابُ میں ''ب''۔

مشدَّد وہ حرف جس پر تشدید (ّ) ہو، جیسے: مُحَمَّدٌ میں دوسرا ''میم''۔

واحد ایک کو کہتے ہیں۔

تثنیہ دو کو کہتے ہیں۔

جمع دو سے زائد کو کہتے ہیں۔

متکلّم بات کرنے والا۔

مخاطَب وہ جس سے بات کی جا رہی ہو۔

غائب اُس شخص کو کہتے ہیں جس کے بارے میں بات کی جا رہی ہو۔

اُردو زبان میں متکلم کے لیے ''میں'' اور ''ہم''، مخاطب کے لیے ''تو'' اور ''تم'' اور غائب کے لیے ''اُس'' اور ''وہ'' وغیرہ استعمال ہوتے ہیں۔

زمانہ زمانہ وقت کو کہتے ہیں۔ اور زمانے تین ہیں: ماضی ''گذرا ہوا''، حال ''موجودہ'' مستقبل ''آنے والا''۔

ثلاثی مجرد تین حرفی فعل کو ثلاثی مجرد کہتے ہیں، جیسے: نَصَرَ، ضَرَبَ، سَمِعَ وغیرہ۔

حروفِ علت واؤ، الف اور یاء جن کا مجموعہ وائے بنتا ہے، انھیں حروف علت کہتے ہیں۔

حروفِ صحیح حروف علت کے سوا باقی تمام حروفِ تہجی، حروفِ صحیح کہلاتے ہیں۔

حروفِ اصلی یہ وہ حروف ہیں جو وزن کرتے وقت فاء، عین اور لام کے مقابلے میں ہوں، جیسے: نَصَرَ بروزن فَعَلَ.

حروفِ زائدہ یہ وہ حروف ہیں جو وزن کرتے وقت فاء، عین اور لام کے مقابلے میں نہ ہوں، جیسے: اِجْتَنَبَ بروزن اِفْتَعَلَ.

سبق: 1

علم صرف

لغوی معنی: صرف کے لغوی معنی ہیں: ''پھیرنا رتبدیل کرنا''۔

اصطلاحی تعریف: صرف وہ علم ہے جس میں صیغے بنانے اور ان میں تغیر کرنے کے قواعد وضوابط بیان کیے جائیں۔

موضوع: علم صرف کا موضوع اسم متمکن (اسم معرب) اور فعل متصرف ہے۔

فائدہ: عربی کے مفرد الفاظ کا صحیح تلفظ کرنا اور ان میں غلطی کرنے سے محفوظ رہنا۔

حکم: اس علم کا سیکھنا فرضِ کفایہ ہے۔

کلمہ کی تعریف و تقسیم

کلمہ: بامعنی مفرد لفظ کو ''کلمہ'' کہتے ہیں اور اس کی تین قسمیں [1] ہیں: اسم، فعل اور حرف۔

1. **اسم:** وہ کلمہ ہے جو اپنے معنی خود بتائے اور اس میں کوئی زمانہ نہ پایا جائے، جیسے: رَجُلٌ ''مرد'' عِلْمٌ ''جاننا''۔

2. **فعل:** وہ کلمہ ہے جو اپنے معنی خود بتائے اور اس میں تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ بھی پایا جائے، جیسے: نَصَرَ ''اس نے مدد کی'' (ماضی) یَنْصُرُ ''وہ مدد کرتا ہے / مدد کرے گا'' (حال راستقبال) اُنْصُرْ ''تو مدد کر'' (استقبال)۔

3. **حرف:** وہ کلمہ ہے جس کے معنی دوسرے کلمہ (اسم، فعل) کے ساتھ ملائے بغیر نہ سمجھے جائیں، جیسے: مِنْ، إِلٰی، فِي.

[1] صرفی کلمہ کی تقسیم تین اعتبار سے کرتے ہیں: ① معنی کے اعتبار سے۔ ② حروفِ مادہ کے اصلی و زائد ہونے کے اعتبار سے۔ ③ حروفِ صحیح و علت کے اعتبار سے۔ پہلے اعتبار سے تین، دوسرے سے چھ اور تیسرے سے سات قسمیں بنتی ہیں جنھیں اصطلاح میں بالترتیب سہ اقسام، شش اقسام اور ہفت اقسام کہا جاتا ہے۔

مِنْ کے معنی ابتدا، إِلٰی کے معنی انتہا اور فِي کے معنی ظرفیت کے ہیں۔ لیکن ان حروف کو اسم اور فعل کے ساتھ ملائے بغیر ان کے یہ معانی سمجھ میں نہیں آتے، جیسے: سَافَرْتُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ ''میں نے مکے سے سفر کیا مدینے تک۔'' یعنی سفر کی ابتدا مکے سے ہوئی اور انتہا مدینے پر ہوئی۔

اگر اس جملے میں سَافَرْتُ فعل اور مَكَّة اور الْمَدِينَة اسم نہ ہوں تو مِنْ اور إِلَى کے یہ معانی سمجھ میں نہیں آسکتے۔

اسم، فعل اور حرف تینوں کی اکٹھی مثال یوں بھی بیان کی جاسکتی ہے: أٰمَنَ حَامِدٌ بِاللّٰهِ. اس میں أٰمَنَ فعل، حَامِدٌ اسم ''ب'' حرف (جر) اور لفظ اللّٰہ اسم ہے۔

سبق: 2

فعل کی تقسیم

فعل ماضی، مضارع اور امر

|1| **فعل ماضی:** وہ فعل ہے جو کسی کام کے گزشتہ زمانے میں واقع ہونے پر دلالت کرے، جیسے: کَتَبَ ''اس نے لکھا'' ﴿ کَتَبَ اللّٰهُ ﴾ ''اللہ نے لکھ دیا ہے''۔

|2| **فعل مضارع:** وہ فعل ہے جو کسی کام کا زمانۂ حال یا مستقبل میں واقع ہونا (پیش آنا) بتائے، جیسے: یَکْتُبُ ''وہ لکھتا ہے / لکھے گا''۔

|3| **فعل امر:** وہ فعل ہے جس کے ذریعے سے کسی کام کے کرنے کا مطالبہ کیا جائے، جیسے: اُکْتُبْ ''تو لکھ''۔

فعل لازم اور متعدی

لازم: وہ فعل ہے جو صرف فاعل کے ملنے سے پوری بات ظاہر کردے، یعنی اس کا اثر فاعل تک ہی محدود رہے، جیسے: ذَهَبَ حَامِدٌ ''حامد چلا گیا''۔

متعدی: وہ فعل ہے جسے پوری بات ظاہر کرنے کے لیے فاعل کے علاوہ مفعول بہ کی بھی ضرورت ہو، یعنی جس کا اثر فاعل سے تجاوز کر کے مفعول بہ تک جائے، جیسے: خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ ''اللہ نے آدم کو پیدا کیا ہے''۔

فعل معروف اور مجہول

معروف: وہ فعل ہے جس کا فاعل مذکور ہو اور اس کی نسبت اپنے فاعل ہی کی طرف ہو، جیسے: ﴿ خَلَقَ اللّٰهُ ﴾ ''اللہ نے پیدا کیا'' ﴿ يَخْلُقُ اللّٰهُ ﴾ ''اللہ پیدا کرتا ہے / کرے گا''۔

مجہول: وہ فعل ہے جس کی نسبت مفعول بہ کی طرف ہو اور اس کا فاعل ذکر نہ ہو، جیسے: ﴿ خُلِقَ الْاِنْسٰنُ ﴾

''انسان پیدا کیا گیا ہے''، ﴿ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴾ ''تمام امور لوٹائے جاتے ہیں / لوٹائے جائیں گے''۔

فعل مثبت اور منفی

مثبت: وہ فعل ہے جس کے شروع میں حرفِ نفی (مَا، لَا وغیرہ) نہ ہو، جیسے: نَصَرَ ''اُس نے مدد کی''، یَنْصُرُ ''وہ مدد کرتا ہے / مدد کرے گا''۔

منفی: وہ فعل ہے جس سے پہلے حرف نفی ہو، جیسے: مَا کَتَبَ ''اس نے نہیں لکھا''، لَا یَکْتُبُ ''وہ نہیں لکھتا''۔

تمرین

1. علم صرف کی اصطلاحی تعریف لکھیں۔
2. علم صرف کا فائدہ بیان کریں۔
3. فعل کی کتنی قسمیں ہیں؟
4. فعل معروف اور فعل مجہول میں فرق بیان کریں۔
5. مُثبت سے منفی کیسے بنتا ہے؟
6. خالی جگہیں مناسب لفظ سے پر کیجیے:

   1. وہ کلمہ جو اپنے معنی خود بتائے اور اس میں کوئی زمانہ نہ پایا جائے اسے .... کہتے ہیں۔

      (اسم، فعل، حرف)

   2. جو فعل صرف فاعل کے ملنے سے پوری بات ظاہر کردے، اسے .... کہتے ہیں۔

      (متعدی، لازم، مجہول)

   3. جس کے بارے میں بات کی جارہی ہو، اسے .... کہتے ہیں۔

      (متکلم، مخاطب، غائب)

سبق:3

فعل ماضی

ماضی: وہ فعل ہے جو گذرے ہوئے زمانے میں کسی کام کے واقع ہونے پر دلالت کرے، جیسے: نَصَرَ "اس نے مدد کی"۔

فعل ماضی کے کل چودہ صیغے استعمال ہوتے ہیں، جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

بحث فعل ماضی معروف (مثبت)

گردان	معنی	صیغہ
نَصَرَ	اُس ایک مرد نے مدد کی۔	واحد مذکر غائب
نَصَرَا	اُن دو مردوں نے مدد کی۔	تثنیہ مذکر غائب
نَصَرُوا	اُن کئی مردوں نے مدد کی۔	جمع مذکر غائب
نَصَرَتْ	اُس ایک عورت نے مدد کی۔	واحد مؤنث غائب
نَصَرَتَا	اُن دو عورتوں نے مدد کی۔	تثنیہ مؤنث غائب
نَصَرْنَ	اُن کئی عورتوں نے مدد کی۔	جمع مؤنث غائب
نَصَرْتَ	تو ایک مرد نے مدد کی۔	واحد مذکر مخاطب
نَصَرْتُمَا	تم دو مردوں نے مدد کی۔	تثنیہ مذکر مخاطب
نَصَرْتُمْ	تم کئی مردوں نے مدد کی۔	جمع مذکر مخاطب
نَصَرْتِ	تو ایک عورت نے مدد کی۔	واحد مؤنث مخاطب

نَصَرْتُمَا	تم دو عورتوں نے مدد کی۔	تثنیہ مؤنث مخاطب
نَصَرْتُنَّ	تم کئی عورتوں نے مدد کی۔	جمع مؤنث مخاطب
نَصَرْتُ	میں ایک مرد/ایک عورت نے مدد کی۔	واحد مذکر و مؤنث متکلم
نَصَرْنَا	ہم دو مردوں یا دو عورتوں/کئی مردوں یا کئی عورتوں نے مدد کی۔	تثنیہ و جمع مذکر و مؤنث متکلم

فائدہ نَصَرْتُمَا، یہ صیغہ تثنیہ مذکر مخاطب اور تثنیہ مؤنث مخاطب میں مشترک ہے۔

ان صیغوں کو اچھی طرح پہچانیں اور یاد کریں، یہ کل چودہ صیغے ہیں۔ ان میں سے تین صیغے مذکر غائب، تین مؤنث غائب، تین مذکر مخاطب، تین مؤنث مخاطب اور دو متکلم کے لیے ہیں، یعنی نَصَرْتُ، واحد مذکر و مؤنث متکلم میں اور نَصَرْنَا تثنیہ و جمع مذکر و مؤنث متکلم میں مشترک ہے۔

صیغوں کی شناخت

گردان	صیغہ	شناخت اور علامتیں
فَعَلَ	واحد مذکر غائب	یہ صیغہ سب علامتوں سے خالی ہوتا ہے۔
فَعَلَا	تثنیہ مذکر غائب	آخر میں الف "ا" تثنیہ مذکر غائب کی علامت اور ضمیر فاعل ہے۔
فَعَلُوا	جمع مذکر غائب	آخر میں "و" جمع مذکر کی علامت اور ضمیر فاعل ہے۔[1]
فَعَلَتْ	واحد مؤنث غائب	"ت" ساکن واحد مؤنث غائب کی علامت ہے۔
فَعَلَتَا	تثنیہ مؤنث غائب	"ت" علامت تانیث ہے اور الف "ا" علامت تثنیہ و ضمیر فاعل ہے۔
فَعَلْنَ	جمع مؤنث غائب	"ن" مفتوح جمع مؤنث غائب کی علامت اور ضمیر فاعل ہے۔
فَعَلْتَ	واحد مذکر مخاطب	"ت" مفتوح واحد مذکر مخاطب کی علامت اور ضمیر فاعل ہے۔

[1] الف، واؤ جمع اور دیگر واؤں کے درمیان فرق کے لیے ہے۔

فَعُلْتُمَا	تثنیہ مذکر مخاطب	''تُمَا'' تثنیہ مذکر ومؤنث مخاطب کی علامت اور ضمیر فاعل ہے۔
فَعُلْتُمْ	جمع مذکر مخاطب	''تُمْ'' جمع مذکر مخاطب کی علامت اور ضمیر فاعل ہے۔
فَعُلْتِ	واحد مؤنث مخاطب	''تِ'' مکسور واحد مؤنث مخاطب کی علامت اور ضمیر فاعل ہے۔
فَعُلْتُمَا	تثنیہ مؤنث مخاطب	''تُمَا'' تثنیہ مذکر ومؤنث مخاطب کی علامت اور ضمیر فاعل ہے۔
فَعُلْتُنَّ	جمع مؤنث مخاطب	''تُنَّ'' جمع مؤنث مخاطب کی علامت اور ضمیر فاعل ہے۔
فَعُلْتُ	واحد مذکر ومؤنث متکلم	''تُ'' مضموم واحد مذکر ومؤنث متکلم کی علامت اور ضمیر فاعل ہے۔
فَعُلْنَا	تثنیہ وجمع مذکر ومؤنث متکلم	''نَا'' تثنیہ وجمع مذکر ومؤنث متکلم کی علامت اور ضمیر فاعل ہے۔

فائدہ ثلاثی مجرد فعل ماضی کا دوسرا حرف (عینِ کلمہ) کبھی مفتوح (زبر والا) ہوتا ہے، جیسے: نَصَرَ کبھی مکسور (زیر والا)، جیسے: سَمِعَ اور کبھی مضموم (پیش والا) ہوتا ہے، جیسے: کَرُمَ. اسی لیے مذکورہ بالا گردان میں عینِ کلمہ پر تینوں حرکتیں لگا دی گئی ہیں۔

تمرین

1 ذیل میں عینِ کلمہ کی تینوں حرکات کے لحاظ سے الگ الگ مثالیں لکھی جاتی ہیں ان سے ماضی معروف کی مکمل گردان کیجیے:

فَعَلَ کی مثالیں: طَلَبَ ''اس نے طلب کیا'' نَزَلَ ''وہ اُترا'' جَلَسَ ''وہ بیٹھا'' لَمَسَ ''اس نے چھوا'' نَقَضَ ''اس نے توڑا'' صَرَفَ ''اس نے پھیرا'' نَصَرَ ''اس نے مدد کی''۔

فَعِلَ کی مثالیں: شَرِبَ ''اس نے پیا'' لَبِسَ ''اس نے پہنا'' حَمِدَ ''اس نے تعریف کی'' عَلِمَ ''اس نے جانا'' فَهِمَ ''اس نے سمجھا'' شَهِدَ ''اس نے گواہی دی'' قَدِمَ ''وہ آیا'' لَبِثَ ''وہ ٹھہرا''، سَعِدَ ''وہ نیک بخت ہوا''۔

فَعُلَ کی مثالیں: بَعُدَ ''وہ دور ہوا'' قَرُبَ ''وہ نزدیک ہوا'' كَثُرَ ''وہ زیادہ ہوا'' كَرُمَ ''وہ معزز ہوا'' صَعُبَ ''وہ مشکل ہوا'' كَثُرَ ''وہ زیادہ ہوا'' بَصُرَ ''وہ بینا ہوا''۔

نوٹ فَعُلَ کے وزن پر آنے والے یہ تمام افعال لازم ہیں۔

2 خالی جگہ مناسب لفظ سے پُر کیجیے:

1 جمع مؤنث مخاطب کی علامت .... ہے۔

(الف، تُمَا، تُنَّ)

2 واحد متکلم کی علامت .... ہے۔

(واو، تُمْ، تُ)

3 واحد مؤنث مخاطب کی علامت .... ہے۔

(نا، تُ، تِ)

3 سَمِعْتَ، سَمِعْتِ، سَمِعْتُ میں "ت" کی حرکتوں کو تبدیل کرنے سے صیغے میں کیا فرق واقع ہوتا ہے؟

4 مندرجہ ذیل افعال کے معانی لکھیں اور صیغہ بیان کریں:

جَلَسَتْ ...... دَخَلُوا ...... جَعَلْتُمْ ...... مَنَعْتُ ...... رَكِبْتُنَّ ...... شَهِدُوا

غَسَلْتَ ...... عَرَفْتِ ...... حَلَقْتَ ...... عَدَلْنَا ...... كَسَبَ ...... كَسَرُوا.

5 مندرجہ ذیل کی عربی بنائیں:

تم کئی عورتوں نے گواہی دی۔ تم کئی عورتوں نے دھویا۔ وہ مرد معزز ہوا۔

ان دو مردوں نے روکا۔ ہم کئی مرد سوار ہوئے۔ وہ ایک مرد بیٹھا۔

ہم نے انصاف کیا۔ اس نے پہچانا۔

سبق: 4

فعل ماضی مجہول

ماضی مجہول بنانے کا طریقہ: یہ ماضی معروف سے بنتا ہے۔ اس طرح کہ پہلے حرف کو ضمہ (پیش) دیا جائے، دوسرے حرف کو کسرہ (زیر) اور آخری (تیسرے) حرف کو اس کی حالت پر چھوڑ دیا جائے، جیسے: کَتَبَ ''اس نے لکھا'' سے کُتِبَ ''وہ لکھا گیا''، نَصَرَ ''اس نے مدد کی'' سے نُصِرَ ''اس کی مدد کی گئی''۔

گردان فعل ماضی مجہول (متعدی)

گردان	معنی	صیغہ
نُصِرَ	اُس ایک مرد کی مدد کی گئی۔	واحد مذکر غائب
نُصِرَا	اُن دو مردوں کی مدد کی گئی۔	تثنیہ مذکر غائب
نُصِرُوا	اُن کئی مردوں کی مدد کی گئی۔	جمع مذکر غائب
نُصِرَتْ	اُس ایک عورت کی مدد کی گئی۔	واحد مؤنث غائب
نُصِرَتَا	اُن دو عورتوں کی مدد کی گئی۔	تثنیہ مؤنث غائب
نُصِرْنَ	اُن کئی عورتوں کی مدد کی گئی۔	جمع مؤنث غائب
نُصِرْتَ	تجھ ایک مرد کی مدد کی گئی۔	واحد مذکر مخاطب
نُصِرْتُمَا	تم دو مردوں کی مدد کی گئی۔	تثنیہ مذکر مخاطب
نُصِرْتُمْ	تم کئی مردوں کی مدد کی گئی۔	جمع مذکر مخاطب

نُصِرْتِ	تجھ ایک عورت کی مدد کی گئی۔	واحد مؤنث مخاطب
نُصِرْتُمَا	تم دو عورتوں کی مدد کی گئی۔	تثنیہ مؤنث مخاطب
نُصِرْتُنَّ	تم کئی عورتوں کی مدد کی گئی۔	جمع مؤنث مخاطب
نُصِرْتُ	مجھ ایک مرد/ایک عورت کی مدد کی گئی۔	واحد مذکر و مؤنث متکلم
نُصِرْنَا	ہم دو / کئی مردوں یا عورتوں کی مدد کی گئی۔	تثنیہ و جمع مذکر و مؤنث متکلم

نوٹ ثلاثی مجرد ماضی معروف کا دوسرا حرف مفتوح، مکسور اور مضموم تینوں طرح آتا ہے لیکن ماضی مجہول کا دوسرا حرف ہمیشہ مکسور ہوتا ہے۔

فعل لازم سے مجہول بنانے کا قاعدہ

فعل لازم (جیسے: جَلَسَ، خَرَجَ، كَرُمَ، بَعُدَ وغیرہ) سے فعلِ مجہول براہ راست نہیں آتا کیونکہ مجہول میں فعل کی نسبت مفعول بہ کی طرف ہوتی ہے اور فعل لازم کا مفعول بہ نہیں آتا۔ اگر فعل لازم کو مجہول بنانا ہو تو اسے حرفِ جر "ب" وغیرہ کے ذریعے سے متعدی بناتے ہیں، یعنی "ب" حرف جر کو ضمیر یا اسم پر داخل کیا جاتا ہے، جیسے: ذُهِبَ بِزَيْدٍ، ذُهِبَ بِهٖ. اس سے صیغے میں تبدیلی نہیں آئے گی، البتہ اسم یا ضمیر حسب حال بدلتی جائے گی جیسا کہ درج ذیل گردان سے واضح ہے۔

گردان فعل ماضی معروف و مجہول (لازم)

ماضی معروف	معنی	ماضی مجہول	معنی	صیغہ
ذَهَبَ	وہ ایک مرد گیا۔	ذُهِبَ بِهٖ	وہ ایک مرد لے جایا گیا۔	واحد مذکر غائب
ذَهَبَا	وہ دو مرد گئے۔	ذُهِبَ بِهِمَا	وہ دو مرد لے جائے گئے۔	تثنیہ مذکر غائب
ذَهَبُوا	وہ کئی مرد گئے۔	ذُهِبَ بِهِمْ	وہ کئی مرد لے جائے گئے۔	جمع مذکر غائب
ذَهَبَتْ	وہ ایک عورت گئی۔	ذُهِبَ بِهَا	وہ ایک عورت لے جائی گئی۔	واحد مؤنث غائب

ذَهَبَتَا	وہ دوعورتیں گئیں۔	ذُهِبَ بِهِمَا	وہ دوعورتیں لے جائی گئیں۔	تثنیہ مؤنث غائب
ذَهَبْنَ	وہ کئی عورتیں گئیں۔	ذُهِبَ بِهِنَّ	وہ کئی عورتیں لے جائی گئیں۔	جمع مؤنث غائب
ذَهَبْتَ	تو ایک مرد گیا۔	ذُهِبَ بِكَ	تو ایک مرد لے جایا گیا۔	واحد مذکر مخاطب
ذَهَبْتُمَا	تم دو مرد گئے۔	ذُهِبَ بِكُمَا	تم دو مرد لے جائے گئے۔	تثنیہ مذکر مخاطب
ذَهَبْتُمْ	تم کئی مرد گئے۔	ذُهِبَ بِكُمْ	تم کئی مرد لے جائے گئے۔	جمع مذکر مخاطب
ذَهَبْتِ	تو ایک عورت گئی۔	ذُهِبَ بِكِ	تو ایک عورت لے جائی گئی۔	واحد مؤنث مخاطب
ذَهَبْتُمَا	تم دو عورتیں گئیں۔	ذُهِبَ بِكُمَا	تم دو عورتیں لے جائی گئیں	تثنیہ مؤنث مخاطب
ذَهَبْتُنَّ	تم کئی عورتیں گئیں۔	ذُهِبَ بِكُنَّ	تم کئی عورتیں لے جائی گئیں۔	جمع مؤنث مخاطب
ذَهَبْتُ	میں ایک مرد گیا/ایک عورت گئی۔	ذُهِبَ بِي	میں ایک مرد لے جایا گیا/میں ایک عورت لے جائی گئی۔	واحد مذکر و مؤنث متکلم
ذَهَبْنَا	ہم دو/ کئی مرد گئے/ دو/کئی عورتیں گئیں۔	ذُهِبَ بِنَا	ہم دو/ کئی مرد لے جائے گئے/ہم دو/کئی عورتیں لے جائی گئیں۔	تثنیہ و جمع مذکر و مؤنث متکلم

ماضی منفی بنانے کا طریقہ: فعل ماضی مثبت کے شروع میں مَا یا لَا لگا دینے سے فعل ماضی منفی بن جاتا ہے۔ ان کی وجہ سے فعل ماضی مثبت کے صیغوں میں کوئی لفظی تبدیلی نہیں ہوتی صرف نفی کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں، جیسے: مَا نَصَرَ ”اس نے مدد نہیں کی“۔

مَا اور لَا کے استعمال میں فرق

ماضی منفی بناتے وقت مَا اکثر استعمال ہوتا ہے، جیسے: مَا فَعَلَ ”اس نے نہیں کیا“، جبکہ لَا کے ذریعے نفی کرتے وقت ضروری ہے کہ لَا اور فعل ماضی دونوں مکرر ہوں، جیسے: ﴿فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى﴾ (القیٰمۃ 75:31) ”نہ اس نے تصدیق کی اور نہ نماز پڑھی“ یا دعا، بددعا کا موقع ہو، جیسے: لَا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْكَ ”تجھ پر اللہ کا غضب نہ ہو“، لَا رَحِمَكَ اللّٰهُ ”اللہ تجھ پر رحم نہ کرے“۔

تمرین

1 فعل لازم سے فعل مجہول براہِ راست نہ آنے کی کیا وجہ ہے؟

2 مَا اور لَا کے استعمال میں فرق بیان کریں۔

3 خالی جگہیں مناسب لفظ سے پر کیجیے:

1 ماضی معروف کا دوسرا حرف مفتوح، مکسور اور مضموم تینوں طرح آتا ہے لیکن ماضی مجہول کا دوسرا حرف ہمیشہ .... آتا ہے۔

(مفتوح، مضموم، مکسور)

2 ماضی معروف کے پہلے حرف کو ضمہ اور دوسرے کو .... دینے اور آخری کو اپنی حالت پر چھوڑنے سے ماضی مجہول بن جاتی ہے۔

(فتحہ، کسرہ، ضمہ)

3 ماضی مثبت کے شروع میں .... لگا دینے سے ماضی منفی بن جاتا ہے۔

(مَا، قَد، ب)

4 مندرجہ ذیل متعدی افعال سے فعل ماضی مجہول کی گردان کریں:

خَلَطَ ''اس نے ملایا''، نَشَرَ ''اس نے پھیلایا''، حَرَثَ ''اس نے کاشت کیا''، نَقَصَ ''اس نے کم کیا''، جَرَحَ ''اس نے زخمی کیا''، جَحَدَ ''اس نے انکار کیا''۔

5 درج ذیل لازم افعال سے ماضی مجہول کی گردان کریں:

کَرُمَ ''وہ معزز ہوا''، حَسُنَ ''وہ خوبصورت ہوا''، ضَعُفَ ''وہ کمزور ہوا''، شَرُفَ ''وہ بلند مرتبہ ہوا''، سَقَطَ ''وہ گرا''، خَرَجَ ''وہ نکلا''، قَعَدَ ''وہ بیٹھا''۔

سبق: 5

فعل ماضی کی اقسام

گزشتہ اسباق میں جس فعل ماضی کے بارے میں بحث کی گئی ہے اسے ''فعل ماضی مطلق'' کہا جاتا ہے۔ فعل ماضی کی اس کے علاوہ بھی چند قسمیں ہیں، جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

ماضی قریب: یہ وہ فعل ہے جو بتائے کہ یہ کام گزشتہ زمانہ قریب میں ہوا ہے۔

بنانے کا طریقہ: ماضی مطلق کے شروع میں قَدْ بڑھا دینے سے اکثر ماضی قریب کے معنی پیدا ہوجاتے ہیں، جیسے: قَدْ ذَهَبَ زَيْدٌ إِلَى السُّوقِ ''تحقیق زید (ابھی) بازار گیا ہے''، یعنی کچھ دیر پہلے، قَدْ كَتَبْتُ ''تحقیق میں نے (ابھی) لکھا ہے''۔

ماضی بعید: یہ وہ فعل ہے جو بتائے کہ یہ کام گزشتہ زمانہ بعید میں ہوا ہے۔

بنانے کا طریقہ: فعل ماضی مطلق کے شروع میں كَانَ لگانے سے فعل ماضی بعید بن جاتا ہے، جیسے: كَانَ كَتَبَ ''اس نے لکھا تھا''۔

فائدہ جس فعل ماضی کے ساتھ قریب وبعید وغیرہ کی قید نہ ہو اسے فعل ماضی مطلق کہا جاتا ہے۔ معنی کا فرق ان مثالوں پر غور کرنے سے واضح ہوجاتا ہے، مثلاً: كَتَبَ ''اس نے لکھا'' قَدْكَتَبَ ''تحقیق اس نے لکھا ہے'' كَانَ كَتَبَ ''اس نے لکھا تھا''

اقسام ماضی کی گردان

ماضی مطلق						
فَعِلَ	فَعِلَا	فَعِلُوا	فَعِلَتْ	فَعِلَتَا	فَعِلْنَ	فَعِلْتَ

فَعُلْتُمَا	فَعُلْتُمْ	فَعُلْتِ	فَعُلْتُمَا	فَعُلْتُنَّ	فَعُلْتُ	فَعُلْنَا
ماضی قریب						
قَدْفَعُلَ	قَدْفَعُلَا	قَدْفَعُلُوا	قَدْفَعُلَتْ	قَدْفَعُلَتَا	قَدْفَعُلْنَ	قَدْفَعُلْتَ
قَدْفَعُلْتُمَا	قَدفَعُلْتُمْ	قَدْفَعُلْتِ	قَدْفَعُلْتُمَا	قَدْفَعُلْتُنَّ	قَدْفَعُلْتُ	قَدْفَعُلْنَا
ماضی بعید						
كَانَ فَعُلَ	كَانَا فَعُلَا	كَانُوا فَعُلُوا	كَانَتْ فَعُلَتْ	كَانَتَا فَعُلَتَا	كُنَّ فَعُلْنَ	كُنْتَ فَعُلْتَ
كُنْتُمَافَعُلْتُمَا	كُنْتُمْ فَعُلْتُمْ	كُنْتِ فَعُلْتِ	كُنْتُمَافَعُلْتُمَا	كُنْتُنَّ فَعُلْتُنَّ	كُنْتُ فَعُلْتُ	كُنَّا فَعُلْنَا

ملاحظہ ماضی قریب میں لفظ قَدْ ایک ہی حالت پر برقرار رہتا ہے اور صیغوں میں تبدیلی آتی ہے لیکن ماضی بعید میں صیغوں کی تبدیلی کے ساتھ کَانَ بھی صیغے کے مطابق تبدیل ہوتا رہتا ہے جیسا کہ مذکورہ گردان سے واضح ہے۔

تمرین

1. ماضی قریب اور ماضی بعید کے معنی میں فرق بیان کریں۔
2. ماضی بعید بنانے کا طریقہ تحریر کریں۔
3. درج ذیل جملوں میں ماضی کی اقسام اور صیغے بتائیں:

قَدْ ذَهَبَ خَالِدٌ إِلَى الْمَدْرَسَةِ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، كُنْتُ نَصَرْتُ جَعْفَرًا، فَتَحْتُ الْبَابَ.

4. مناسب لفظ لگا کر خالی جگہیں پر کریں:

1. وہ فعل جو بتائے کہ یہ کام گذشتہ زمانہ قریب میں ہوا ہے، اسے ...... کہتے ہیں۔

(ماضی مطلق، ماضی بعید، ماضی قریب)

2. ماضی بعید کے معنی پیدا کرنے ہوں تو ماضی کے شروع میں .... لگا دیا جاتا ہے۔

(قَدْ، لَعَلَّمَا، كَانَ)

5. مندرجہ ذیل جملوں میں خالی جگہ پر کَانَ کا مناسب صیغہ لگا کر ماضی بعید بنائیے اور ان کے معنی بیان کریں:

.... فَتَحَتَا، .... بَعُدَتْ، .... دَخَلْتُنَّ، .... ذَهَبْتُ، .... لَبِسْتَ،

.... شَهِدْنَا، .... كَرُمْنَ، .... شَرُفْتُمْ، .... عَلِمُوا، .... أَكَلْتِ.

6 درج ذیل صیغوں کو درست کیجیے:

كُنْتِ شَرِبْتُ، كُنْتُمْ أَكَلُوا، كَانَ ضَرَبْتُ، كَانُوا سَمِعَ، كُنَّ كَرُمْتُنَّ.

7 عربی میں ترجمہ کریں۔

وہ دو مرد مارے گئے۔ تم کئی عورتوں کی مدد کی گئی۔ وہ کئی مرد قریب ہوئے۔

وہ دو مرد گئے تھے۔ تم کئی عورتوں نے کھایا تھا۔ میں نے پیا ہے۔

سبق:6

فعل مضارع

مضارع: یہ وہ فعل ہے جو زمانہ حال یا مستقبل میں کسی کام کے واقع ہونے پر دلالت کرے، جیسے: يَنْصُرُ ''وہ ایک مرد مدد کرتا ہے/کرے گا۔''

فعل مضارع بنانے کا طریقہ: فعل مضارع، فعل ماضی سے بنایا جاتا ہے۔ اس طرح کہ ماضی کے صیغۂ واحد مذکر غائب کے پہلے حرف کو ساکن کر دیا جاتا ہے۔ اور شروع میں علامات مضارع ''أ، ت، ي، ن'' میں سے کوئی ایک علامت لگا دی جاتی ہے اور آخر کو رفع دے دیا جاتا ہے، جیسے: فَتَحَ سے يَفْتَحُ، تَفْتَحُ، أَفْتَحُ، نَفْتَحُ.

علامات مضارع کا استعمال

ي: چار صیغوں کے شروع میں آتی ہے، تین مذکر غائب اور ایک جمع مؤنث غائب۔

ت: آٹھ صیغوں کے شروع میں آتی ہے، دو (واحد و تثنیہ) مؤنث غائب اور چھ مذکر و مؤنث مخاطب۔

أ (ہمزہ): ایک صیغے کے شروع میں آتا ہے، واحد متکلم۔

ن: ایک صیغہ کے شروع میں آتا ہے، جمع متکلم مع الغیر۔

فائدہ ان چاروں حروف کو حروفِ مضارع بھی کہتے ہیں۔ ان کا مجموعہ أَتَيْنَ، أَنَيْتُ یا نَأْتِي ہوتا ہے۔

مضارع کے آخر کی حالت: جب فعل مضارع سے پہلے کوئی عاملِ ناصب یا جازم نہ ہو تو یہ مرفوع ہوتا ہے۔ اس صورت میں اس کے پانچ صیغوں (يَنْصُرُ، تَنْصُرُ، تَنْصُرُ، أَنْصُرُ، نَنْصُرُ) کے آخری حرف پر ضمہ آتا ہے۔ اور سات صیغوں (يَنْصُرَانِ، تَنْصُرَانِ، تَنْصُرَانِ، تَنْصُرَانِ، يَنْصُرُونَ، تَنْصُرُونَ، تَنْصُرِينَ) کے آخر میں متصل ضمیروں کے بعد ''نون اعرابي'' آتا ہے۔ اسے ''نونِ رفع'' بھی کہتے ہیں۔ مضارع کے دو صیغے جمع

مؤنث غائب و مخاطب کے آخر میں بھی نون آتا ہے مگر یہ نون نونِ اعرابی نہیں ہوتا بلکہ جمع مؤنث کی علامت اور ضمیر فاعل ہوتا ہے۔ اسے نون جمع مؤنث یا نونِ نِسْوَۃ کہتے ہیں۔

نون اعرابی کی حرکات: نونِ اعرابی الف کے بعد مکسور اور باقی جگہوں پر مفتوح ہوتا ہے۔

نوٹ ماضی کی طرح مضارع کے بھی چودہ صیغے پڑھے اور یاد کیے جاتے ہیں۔ گردان درج ذیل ہے:

گردان فعل مضارع معروف

گردان	معنی	صیغہ
يَنْصُرُ	وہ ایک مرد مدد کرتا ہے / کرے گا۔	واحد مذکر غائب
يَنْصُرَانِ	وہ دو مرد مدد کرتے ہیں / کریں گے۔	تثنیہ مذکر غائب
يَنْصُرُوْنَ	وہ کئی مرد مدد کرتے ہیں / کریں گے۔	جمع مذکر غائب
تَنْصُرُ	وہ ایک عورت مدد کرتی ہے / کرے گی۔	واحد مؤنث غائب
تَنْصُرَانِ	وہ دو عورتیں مدد کرتی ہیں / کریں گی۔	تثنیہ مؤنث غائب
يَنْصُرْنَ	وہ کئی عورتیں مدد کرتی ہیں / کریں گی۔	جمع مؤنث غائب
تَنْصُرُ	تو ایک مرد مدد کرتا ہے / کرے گا۔	واحد مذکر مخاطب
تَنْصُرَانِ	تم دو مرد مدد کرتے ہو / کرو گے۔	تثنیہ مذکر مخاطب
تَنْصُرُوْنَ	تم کئی مرد مدد کرتے ہو / کرو گے۔	جمع مذکر مخاطب
تَنْصُرِيْنَ	تو ایک عورت مدد کرتی ہے / کرے گی۔	واحد مؤنث مخاطب
تَنْصُرَانِ	تم دو عورتیں مدد کرتی ہو / کرو گی۔	تثنیہ مؤنث مخاطب
تَنْصُرْنَ	تم کئی عورتیں مدد کرتی ہو / کرو گی۔	جمع مؤنث مخاطب
أَنْصُرُ	میں ایک مرد / عورت مدد کرتا ہوں / کرتی ہوں / کروں گا / کروں گی۔	واحد مذکر و مؤنث متکلم

نَنْصُرُ	ہم دو مرد / دو عورتیں / کئی مرد / کئی عورتیں مدد کرتے ہیں / کریں گے۔	تثنیہ وجمع مذکر ومؤنث متکلم

فائدہ **تَنْصُرُ:** یہ صیغہ واحد مؤنث غائب اور واحد مذکر مخاطب میں مشترک ہے۔

تَنْصُرَانِ: یہ صیغہ تثنیہ مؤنث غائب، تثنیہ مذکر مخاطب اور تثنیہ مؤنث مخاطب میں مشترک ہے۔

أَنْصُرُ: یہ صیغہ واحد متکلم مذکر ومؤنث میں مشترک ہے۔

نَنْصُرُ: یہ صیغہ تثنیہ وجمع مذکر ومؤنث متکلم میں مشترک ہے۔

صیغوں کی شناخت

گردان	شناخت اور علامتیں
يَفْعُلُ	"ي" حرفِ مضارع اور غائب کی علامت ہے۔
يَفْعُلَانِ	"ي" حرفِ مضارع اور غائب کی علامت ہے، الف "ا" علامت تثنیہ مذکر اور ضمیرِ فاعل اور "ن" نونِ اعرابی ہے۔
يَفْعُلُونَ	"ي" حرفِ مضارع اور غائب کی علامت ہے، "و" علامتِ جمع مذکر اور ضمیرِ فاعل اور "ن" نونِ اعرابی ہے۔
تَفْعُلُ	"ت" حرفِ مضارع اور مؤنث غائب کی علامت ہے۔
تَفْعُلَانِ	"ت" حرفِ مضارع اور مؤنث غائب کی علامت، الف "ا" علامتِ تثنیہ وضمیرِ فاعل اور "ن" نونِ اعرابی ہے۔
يَفْعُلْنَ	"ي" حرفِ مضارع اور غائب کی علامت اور "ن" مفتوح علامتِ جمع مؤنث اور ضمیرِ فاعل ہے۔
تَفْعُلُ	"ت" حرفِ مضارع اور علامتِ مخاطب ہے۔
تَفْعُلَانِ	"ت" حرفِ مضارع اور علامتِ مخاطب ہے، الف "ا" علامت تثنیہ مذکر اور ضمیرِ فاعل اور "ن" نونِ اعرابی ہے۔
تَفْعُلُونَ	"ت" حرفِ مضارع اور علامتِ مخاطب اور "ـُ ونَ" يَفْعُلُونَ کے مثل ہیں۔
تَفْعُلِينَ	"ت" حرفِ مضارع اور علامتِ مخاطب، "ي" علامت واحد مؤنث مخاطب اور ضمیرِ فاعل اور "ن" نونِ اعرابی ہے۔
تَفْعُلَانِ	"ت" حرفِ مضارع اور علامتِ مخاطب اور "ـَ انِ" يَفْعَلَانِ کے مثل ہیں۔
تَفْعُلْنَ	"ت" حرفِ مضارع اور علامتِ مخاطب اور "ن" مثل يَفْعَلْنَ کے ہے۔

أَفْعُلُ	''أ'' حرفِ مضارع اور علامتِ واحد متکلم ہے۔
نَفْعُلُ	''ن'' حرفِ مضارع اور علامتِ جمع متکلم مع الغیر ہے۔

تمرین

1. فعل مضارع بنانے کا طریقہ بیان کریں۔
2. علامتِ مضارع ''ي'' اور ''ت'' کن صیغوں کے شروع میں آتی ہیں؟
3. نون اعرابی کسے کہتے ہیں اور یہ کن صیغوں کے آخر میں آتا ہے؟
4. خالی جگہ مناسب لفظ سے پر کریں:

   1. علامات مضارع میں سے علامت .... چار صیغوں کے شروع میں آتی ہے۔

      (ت، ي، ن)

   2. وہ فعل جو زمانۂ حال رمستقبل پر دلالت کرے اسے .... کہتے ہیں۔

      (ماضی، مضارع، امر)

   3. فعل مضارع کی علامات .... ہیں۔

      (تین، چار، پانچ)

   4. جمع مذکر کی علامت .... ہے۔

      (و، ي، ن)

5. مندرجہ ذیل افعال سے مضارع معلوم بنائیں اور ان کے معانی بیان کریں:

   بَلَغَ ...... رَقَدَ ...... نَفَخَ ...... سَعِدَ ...... لَبِثَ ...... قَدِمَ ...... بَعُدَ ...... شَرُفَ ...... قَرُبَ.

6. عربی میں ترجمہ کریں:

   وہ ایک مرد پھونک مارتا ہے۔ وہ دو مرد سوتے ہیں۔ تو ایک عورت ٹھہرتی ہے۔

   ہم کئی مرد سعادت مند ہوں گے۔ میں ایک مرد آتا ہوں۔ وہ ایک عورت دور ہوتی ہے۔

   ہم قریب ہوتے ہیں۔

سبق: 7

فعل مضارع مجہول

مضارع مجہول بنانے کا طریقہ: فعل مضارع مجہول، مضارع معروف سے بنتا ہے۔ اس طرح کہ علامت مضارع کو ضمّہ اور آخری سے پہلے حرف کو فتحہ دیں اور آخری حرف اپنی حالت پر برقرار رکھیں، جیسے: یَفْتَحُ الْبَابَ ''وہ دروازہ کھولتا ہے / کھولے گا'' سے یُفْتَحُ الْبَابُ ''دروازہ کھولا جاتا ہے / کھولا جائے گا''، یَنْصُرُوْنَ ''وہ مدد کرتے ہیں / کریں گے'' سے یُنْصَرُوْنَ ''ان کی مدد کی جاتی ہے / کی جائے گی''۔

گردان مندرجہ ذیل ہے:

گردان فعل مضارع مجہول

گردان	معنی	صیغہ
یُنْصَرُ	اُس ایک مرد کی مدد کی جاتی ہے / کی جائے گی۔	واحد مذکر غائب
یُنْصَرَانِ	اُن دو مردوں کی مدد کی جاتی ہے / کی جائے گی۔	تثنیہ مذکر غائب
یُنْصَرُوْنَ	اُن کئی مردوں کی مدد کی جاتی ہے / کی جائے گی۔	جمع مذکر غائب
تُنْصَرُ	اُس ایک عورت کی مدد کی جاتی ہے / کی جائے گی۔	واحد مؤنث غائب
تُنْصَرَانِ	اُن دو عورتوں کی مدد کی جاتی ہے / کی جائے گی۔	تثنیہ مؤنث غائب
یُنْصَرْنَ	اُن کئی عورتوں کی مدد کی جاتی ہے / کی جائے گی۔	جمع مؤنث غائب
تُنْصَرُ	تجھ ایک مرد کی مدد کی جاتی ہے / کی جائے گی۔	واحد مذکر مخاطب
تُنْصَرَانِ	تم دو مردوں کی مدد کی جاتی ہے / کی جائے گی۔	تثنیہ مذکر مخاطب

تُنْصَرُونَ	تم کئی مردوں کی مدد کی جاتی ہے / کی جائے گی۔	جمع مذکر مخاطب
تُنْصَرِينَ	تجھ ایک عورت کی مدد کی جاتی ہے / کی جائے گی۔	واحد مؤنث مخاطب
تُنْصَرَانِ	تم دو عورتوں کی مدد کی جاتی ہے / کی جائے گی۔	تثنیہ مؤنث مخاطب
تُنْصَرْنَ	تم کئی عورتوں کی مدد کی جاتی ہے / کی جائے گی۔	جمع مؤنث مخاطب
أُنْصَرُ	میں ایک مرد / ایک عورت کی مدد کی جاتی ہے / کی جائے گی۔	واحد مذکر و مؤنث متکلم
نُنْصَرُ	ہم دو مردوں / دو عورتوں / کئی مردوں / کئی عورتوں کی مدد کی جاتی ہے / کی جائے گی۔	تثنیہ و جمع مذکر و مؤنث متکلم

مضارع منفی بنانے کا طریقہ: مضارع پر جب حرف نفی لَا یا مَا لگایا جائے تو مثبت سے منفی بن جاتا ہے مگر لفظوں میں اس سے کچھ تغیر نہیں ہوتا، البتہ مضارع زمانہ حال کے ساتھ خاص ہو جاتا ہے، جیسے: لَا یَفْتَحُ الْبَابَ ''وہ دروازہ نہیں کھولتا''، مَا یَفْتَحُ النَّافِذَةَ ''وہ کھڑکی نہیں کھولتا''، مَا تُفْتَحُ النَّافِذَةُ ''کھڑکی نہیں کھولی جاتی''، لَا یُفْتَحُ الْبَابُ ''دروازہ نہیں کھولا جاتا''۔

نوٹ ثلاثی مجرد فعل مضارع معروف کا تیسرا حرف (عینِ کلمہ) مفتوح، مکسور اور مضموم تینوں طرح آتا ہے مگر مضارع مجہول میں عینِ کلمہ ہمیشہ مفتوح آتا ہے۔

تمرین

1. ذیل میں تینوں حرکات کے لحاظ سے الگ الگ مثالیں لکھی جاتی ہیں، تمام سے مضارع مجہول کی گردان کریں:

یَفْعَلُ: یَلْبَسُ یَجْرَحُ یَسْبَحُ یَطْحَنُ.

یَفْعِلُ: یَعْرِفُ یَكْشِفُ یَعْصِرُ یَحْمِلُ.

یَفْعُلُ: یَدْخُلُ یَأْكُلُ یَنْسُجُ یَتْرُكُ.

2. فعل مضارع مجہول بنانے کا طریقہ لکھیں۔

3. خالی جگہ مناسب لفظ سے پر کریں:

1 فعل مضارع معروف میں عینِ کلمہ پر تینوں حرکات آ سکتی ہیں لیکن مضارع مجہول میں عینِ کلمہ ہمیشہ .... ہوتا ہے۔

(مفتوح، مکسور، مضموم)

2 جب مضارع پر حرف نفی لَا یا مَا آ جائے تو فعل مضارع زمانہ .... کے ساتھ خاص ہو جاتا ہے۔

(ماضی، حال، مستقبل)

4 مندرجہ ذیل افعال کے معانی اور صیغے بتائیں:

يُطْلَبُ ...... تُنْصَرُونَ ...... نُنْصَرُ ...... يُعْرَفْنَ ...... تُرْفَعْنَ

تُعْلَمِينَ ...... يُذْهَبُ بِهِمْ ...... يُحْشَرُونَ ...... تُرْحَمُ

5 مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کریں:

ان دو عورتوں کو مارا جائے گا۔ وہ دو عورتیں لے جائی جائیں گی۔ وہ کئی مرد اٹھائے جائیں گے۔

تم کئی عورتوں کی مدد کی جائے گی۔ ان دو مردوں کو طلب کیا جائے گا۔ ہم کئی مردوں کی تعریف کی جائے گی۔

سبق:8

مضارع کا اعراب اور تغیرات و عوامل

معرب و مبنی

''معرب'' اسے کہتے ہیں کہ عوامل کے آنے سے اس کا آخر مختلف ہوجائے اور ''مبنی'' وہ ہے کہ عوامل کے آنے سے اس کا آخر مختلف نہ ہو۔ عوامل کی وجہ سے معرب کے آخر میں ہونے والی تبدیلی کو ''اعراب'' کہتے ہیں۔ افعال میں سے صرف فعل مضارع معرب جبکہ ماضی اور امر مبنی ہیں۔

مضارع کا اعراب: مضارع کے اعراب کی تین حالتیں ہوتی ہیں: ① رفعی ② نصبی ③ جزمی

اگر فعل مضارع سے پہلے کوئی عامل ناصب یا جازم نہ ہو تو یہ مرفوع ہوتا ہے، یعنی اس کے پانچ صیغوں کے آخر میں ضمہ اور سات صیغوں کے آخر میں نون اعرابی ہوتا ہے۔ یہ مضارع کی رفعی حالت ہوتی ہے۔[1] یہ بھی یاد رکھیں کہ فعل مضارع پر بعض حروف کے آنے سے اس میں لفظی اور معنوی تبدیلی پیدا ہوجاتی ہے۔ ان میں سے بعض حروف وہ ہیں جن کے آنے سے لفظی و معنوی دونوں طرح کی تبدیلی آجاتی ہے اور بعض کے آنے سے صرف معنوی تبدیلی۔

فعل مضارع کے عوامل					
معنوی عامل			لفظی و معنوی عامل		
سین و سوف (مستقبل)	لامِ ابتدا (حال)	مَا اور لَا (نفی، حال)	نواصب	جوازم	نون تاکید

معنوی عامل

معنوی تبدیلی کا سبب بننے والے حروف تین طرح کے ہیں۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

[1] نصبی اور جزمی حالت کا بیان آگے آئے گا، إن شاء اللہ۔

1 **سین و سَوْفَ:** یہ دونوں فعلِ مضارع کو زمانۂ مستقبل کے ساتھ خاص کردیتے ہیں، جیسے: ﴿سَيَعْلَمُوْنَ﴾ ''ابھی وہ جان لیں گے۔''، ﴿سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ﴾ ''عنقریب تم جان لوگے۔''

2 **لامِ ابتدا:** فعل مضارع پر جب لام مفتوح (لامِ ابتدا) آجائے تو اسے زمانۂ حال کے ساتھ خاص کردیتا ہے، جیسے: ''لَيَدْرُسُ حَامِدٌ'' ''البتہ حامد پڑھتا ہے۔''

3 **مَا و لَا جو لَيْسَ کے مشابہ ہوں:** یہ دونوں بھی فعل مضارع کو زمانۂ حال کے ساتھ خاص کردیتے ہیں، جیسے: ﴿لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ﴾ (النسآء 148:4) ''اللہ بری بات کے ساتھ آواز کو بلند کرنا پسند نہیں کرتا''، ﴿وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا﴾ (لقمان34:31) ''کوئی نفس نہیں جانتا کہ کل وہ کیا کرے گا۔''

ملاحظہ عام طور پر سین مستقبل قریب کے لیے اور سَوْفَ مستقبل بعید کے لیے آتا ہے۔ کبھی یہ ایک دوسرے کی جگہ بھی استعمال ہوتے ہیں۔

تمرین

1. فعل مضارع کا اعراب بتائیں۔
2. فعل مضارع میں لفظی اور معنوی تبدیلی کرنے والے کتنے حروف ہیں؟
3. خالی جگہ مناسب لفظ سے پُر کریں:

(1) سین و سَوْفَ اور لامِ ابتدا فعل مضارع میں .... تبدیلی کرتے ہیں۔

(معنوی، لفظی ومعنوی)

(2) مَا و لَا یہ دونوں فعل مضارع کو زمانۂ .... کے ساتھ خاص کردیتے ہیں۔

(ماضی، حال، استقبال)

(3) سین و سَوْفَ فعل مضارع کو زمانۂ .... کے ساتھ خاص کردیتے ہیں۔

(مستقبل، ماضی، حال)

سبق: 9

لفظی و معنوی عامل: وہ حروف جن کی وجہ سے فعل مضارع میں لفظی و معنوی دونوں طرح کی تبدیلی آتی ہے، وہ تین ہیں: 1 حروف ناصبہ 2 حروفِ جازمہ 3 نون تاکید۔

1 حروف ناصبہ

حروف ناصبہ چار ہیں: أَنْ، لَنْ، كَيْ، إِذَنْ.

لفظی عمل: جب ان حروف میں سے کوئی ایک فعل مضارع کے شروع میں آجائے تو اسے نصب دیتا ہے، یعنی جن پانچ صیغوں کے آخر میں ضمہ ہوتا ہے ان میں ضمہ کی جگہ، نصب کی علامت، فتحہ آجاتا ہے اور سات صیغوں سے نونِ اعرابی گر جاتا ہے جبکہ دو صیغے جمع مؤنث غائب و مخاطب اپنے حال پر رہتے ہیں۔

معنوی عمل: ہر حرف کا معنوی عمل مختلف ہوتا ہے، جس کی تفصیل حسب ذیل ہے:

1 **أَنْ (کہ):** یہ فعل مضارع کو مصدرِ مؤول میں بدل دیتا ہے اور زمانۂ مستقبل کے ساتھ خاص کر دیتا ہے، جیسے: أُرِيدُ أَنْ أَشْكُرَ الْأُسْتَاذَ "میں چاہتا ہوں کہ استاذ کا شکریہ ادا کروں۔" (میں استاذ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں) نُحِبُّ أَنْ نَقْرَأَ الْقُرْآنَ "ہم پسند کرتے ہیں کہ قرآن پڑھیں۔" (ہم قرآن پڑھنا پسند کرتے ہیں) اسے أَنْ مصدریہ بھی کہتے ہیں۔

2 **لَنْ (ہرگز نہیں، نہیں):** یہ فعل مضارع مثبت کو مضارع منفی مؤکد میں بدل دیتا ہے، یعنی نفی کے معنی میں تاکید پیدا کر کے فعل کو مستقبل کے ساتھ خاص کر دیتا ہے، جیسے: لَنْ يَكْذِبَ حَامِدٌ "حامد ہرگز جھوٹ نہیں بولے گا۔" ﴿وَلَنْ يُؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا إِذَا جَآءَ أَجَلُهَا﴾ (المنفقون 11:63) "اور اللہ کسی نفس کو ہرگز مہلت نہیں دے گا جب اس کا وقت آجائے۔" اسے نفی تاکید بلَنْ کہتے ہیں۔

3 كَيْ (تاکہ): یہ دوسرے جملے کے شروع میں پہلے جملے کی وجہ اور سبب بیان کرنے کے لیے آتا ہے۔ یہ بھی أَنْ کی طرح فعل مضارع کو مصدر مؤول میں بدل دیتا ہے اور اسے مستقبل کے ساتھ خاص کر دیتا ہے، جیسے: جِئْتُ كَيْ أَتَعَلَّمَ ''میں آیا تاکہ میں علم حاصل کروں۔'' (میں علم حاصل کرنے کے لیے آیا)

4 إِذَنْ (اس وقت، تب): یہ ایسے جملے کے شروع میں آتا ہے جو پہلے جملے کے جواب یا نتیجے پر مشتمل ہوتا ہے۔ اور فعل مضارع کو زمانہ مستقبل کے ساتھ خاص کر دیتا ہے، جیسے کوئی کہے: أَجْتَهِدُ فِي دُرُوسِي ''میں اپنے اسباق میں محنت کرتا ہوں۔'' تو اس کے جواب میں کہا جائے: إِذَنْ تَنْجَحَ فِي الِامْتِحَانِ ''تب آپ امتحان میں کامیاب ہو جائیں گے۔''

گردان فعل مضارع نفی تاکید بلَنْ

مضارع مطلق	نفی تاکید بلن معروف	نفی تاکید بلن مجہول	علامت نصب
يَنْصُرُ [1]	لَنْ يَنْصُرَ [2]	لَنْ يُنْصَرَ [3]	فتحۂ آخر
يَنْصُرَانِ	لَنْ يَنْصُرَا	لَنْ يُنْصَرَا	سقوطِ نون اعرابی
يَنْصُرُونَ	لَنْ يَنْصُرُوا	لَنْ يُنْصَرُوا	// //
تَنْصُرُ	لَنْ تَنْصُرَ	لَنْ تُنْصَرَ	فتحۂ آخر
تَنْصُرَانِ	لَنْ تَنْصُرَا	لَنْ تُنْصَرَا	سقوطِ نون اعرابی
يَنْصُرْنَ	لَنْ يَنْصُرْنَ	لَنْ يُنْصَرْنَ	کوئی عمل نہیں
تَنْصُرُ	لَنْ تَنْصُرَ	لَنْ تُنْصَرَ	فتحۂ آخر
تَنْصُرَانِ	لَنْ تَنْصُرَا	لَنْ تُنْصَرَا	سقوطِ نون اعرابی
تَنْصُرُونَ	لَنْ تَنْصُرُوا	لَنْ تُنْصَرُوا	// //

[1] وہ ایک مرد مدد کرتا ہے/کرے گا۔ [2] وہ ایک مرد ہرگز مدد نہیں کرے گا۔ [3] اس ایک مرد کی ہرگز مدد نہیں کی جائے گی۔

تَنْصُرِينَ	لَنْ تَنْصُرِي	لَنْ تُنْصَرِي	// //
تَنْصُرَانِ	لَنْ تَنْصُرَا	لَنْ تُنْصَرَا	// //
تَنْصُرْنَ	لَنْ تَنْصُرْنَ	لَنْ تُنْصَرْنَ	کوئی عمل نہیں
أَنْصُرُ	لَنْ أَنْصُرَ	لَنْ أُنْصَرَ	فتحۂ آخر
نَنْصُرُ	لَنْ نَنْصُرَ	لَنْ نُنْصَرَ	//

تمرین

1 حروفِ ناصبہ کتنے اور کون سے ہیں؟

2 فعل مضارع کب منصوب ہوتا ہے؟

3 إِذَنْ کا معنوی عمل لکھیں۔

4 مناسب لفظ سے خالی جگہ پُر کریں:

1 لَنْ یہ فعل مضارع مثبت کو .... میں بدل دیتا ہے۔

(مصدر مؤول، مضارع منفی مؤکد)

2 أَنْ یہ فعل مضارع کو .... میں بدل دیتا ہے۔

(مضارع منفی مؤکد، مصدر مؤول)

3 إِذَنْ فعل مضارع کو زمانہ .... کے ساتھ خاص کر دیتا ہے۔

(ماضی، حال، مستقبل)

5 مندرجہ ذیل افعال میں حرف ناصب لَنْ کے داخل ہونے سے کیا تبدیلی ہوئی؟ بیان کریں۔

لَنْ يَجْرَحُوا، لَنْ أَطْحَنَ، لَنْ تَذْهَبِي، لَنْ نَسْبَحَ، لَنْ يَغْسِلَا، لَنْ تَتْرُكَ، لَنْ تَذْهَبَا.

سبق:10

2 حروف جازمہ

حروف جازمہ پانچ ہیں: إِنْ، لَمْ، لَمَّا، لامِ امر، لائے نہی.

لفظی عمل: یہ حروف، فعلِ مضارع کے شروع میں آتے ہیں اور اسے جزم دیتے ہیں، یعنی جن پانچ صیغوں کے آخر میں ضمہ ہوتا ہے ان میں ضمہ کی جگہ جزم کی علامت سکون آجاتا ہے اور سات صیغوں سے نونِ اعرابی گر جاتا ہے، جبکہ جمع مؤنث کے دو صیغے اپنے حال پر رہتے ہیں۔

معنوی عمل: ہر حرف کا معنوی عمل مختلف ہوتا ہے، ایسے حروف اور ان کے معنوی عمل کی تفصیل درج ذیل ہے:

إِنْ (اگر): یہ فعل مضارع پر داخل ہوکر شرط کے معنی پیدا کرتا ہے اور فعل مضارع کو زمانۂ مستقبل کے ساتھ خاص کر دیتا ہے۔ یہ دو فعلوں کو جزم دیتا ہے، پہلے فعل کو شرط اور دوسرے کو جزا کہتے ہیں، جیسے: ﴿إِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ﴾ (محمد 7:47) ”اگر تم اللہ کی مدد کرو گے (تو) اللہ تمھاری مدد کرے گا۔“

لَمْ: یہ فعل مضارع کو ماضی منفی کے معنی میں کر دیتا ہے، جیسے: لَمْ يَكْتُبْ حَامِدٌ دَرْسَهٗ ”حامد نے اپنا سبق نہیں لکھا۔“ اسے نفی جحد بلَمْ کہتے ہیں۔

لَمَّا: (اب تک نہیں، نہیں) یہ بھی لَمْ کی طرح فعل مضارع کو ماضی منفی کے معنی میں کر دیتا ہے، جیسے: لَمَّا يَذْهَبْ خَالِدٌ ”خالد اب تک نہیں گیا۔“

لَمْ اور لَمَّا میں فرق

لَمْ اور لَمَّا میں فرق یہ ہے کہ لَمَّا کی نفی زمانۂ ماضی سے لے کر عام طور پر زمانۂ حال تک جاری رہتی ہے، جیسے: لَمَّا يَحْضُرْ خَالِدٌ ”خالد اب تک نہیں آیا۔“ ﴿وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ﴾ (الحجرات 14:49) ”اور ابھی تک تمھارے دلوں میں ایمان داخل نہیں ہوا۔“

اور لَمْ کی نفی عام طور پر زمانہ ماضی ہی میں واقع ہو کر ختم ہو جاتی ہے جیسے: لَمْ أَفْهَمْ كَلَامَكَ ''میں آپ کی بات نہیں سمجھا۔''

لامِ امر: یہ مکسور ہوتا ہے۔ فعل مضارع پر لامِ امر کے آنے سے اس کا صیغہ امر کے معنی میں زمانہ مستقبل کے ساتھ خاص ہو جاتا ہے اور اسے ''مضارع بہ لامِ امر'' کہتے ہیں، جیسے: ''لِيَكْتُبْ حَامِدٌ دَرْسَ الصَّرْفِ'' ''حامد صرف کا سبق لکھے۔'' ﴿لِيُنفِقْ ذُو سَعَةٍ مِّن سَعَتِهِ﴾ (الطلاق 65:7) ''وسعت والا اپنی وسعت کے مطابق خرچ کرے۔''

لائے نہی: لائے نہی کے آنے سے فعل مضارع، نہی کے معنی میں زمانہ مستقبل کے ساتھ خاص ہو جاتا ہے اور اسے ''مضارع بہ لائے نہی'' کہا جاتا ہے، جیسے: ﴿وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا﴾ (بنیٓ إسرآء یل 17:37) ''اور زمین پر اکڑ کر مت چل۔''

ان کی مزید تفصیل اور گردانیں آگے ذکر ہوں گی۔

گردان فعل مضارع نفی جحد بلم

مضارع مطلق	نفی جحد بلم معروف	نفی جحد بلم مجہول	علامت جزم
يَنْصُرُ [1]	لَمْ يَنْصُرْ [2]	لَمْ يُنْصَرْ [3]	سکونِ آخر
يَنْصُرَانِ	لَمْ يَنْصُرَا	لَمْ يُنْصَرَا	سقوطِ نون اعرابی
يَنْصُرُونَ	لَمْ يَنْصُرُوا	لَمْ يُنْصَرُوا	// //
تَنْصُرُ	لَمْ تَنْصُرْ	لَمْ تُنْصَرْ	سکونِ آخر
تَنْصُرَانِ	لَمْ تَنْصُرَا	لَمْ تُنْصَرَا	سقوطِ نون اعرابی
يَنْصُرْنَ	لَمْ يَنْصُرْنَ	لَمْ يُنْصَرْنَ	کوئی عمل نہیں
تَنْصُرُ	لَمْ تَنْصُرْ	لَمْ تُنْصَرْ	سکونِ آخر

[1] وہ ایک مرد مدد کرتا ہے/کرے گا۔ [2] اس ایک مرد نے مدد نہیں کی۔ [3] اس ایک مرد کی مدد نہیں کی گئی۔

تَنْصُرَانِ	لَمْ تَنْصُرَا	لَمْ تُنْصَرَا	سقوطِ نون اعرابی
تَنْصُرُونَ	لَمْ تَنْصُرُوا	لَمْ تُنْصَرُوا	// //
تَنْصُرِينَ	لَمْ تَنْصُرِي	لَمْ تُنْصَرِي	// //
تَنْصُرَانِ	لَمْ تَنْصُرَا	لَمْ تُنْصَرَا	// //
تَنْصُرْنَ	لَمْ تَنْصُرْنَ	لَمْ تُنْصَرْنَ	کوئی عمل نہیں
أَنْصُرُ	لَمْ أَنْصُرْ	لَمْ أُنْصَرْ	سکونِ آخر
نَنْصُرُ	لَمْ نَنْصُرْ	لَمْ نُنْصَرْ	//

تمرین

1. مضارع کب مجزوم ہوتا ہے؟
2. جوازم کے آنے سے فعل مضارع میں کونسی لفظی تبدیلی آتی ہے؟
3. لَمْ اور لَمَّا میں فرق بیان کریں۔
4. إِنْ فعل مضارع میں کب معنوی تبدیلی کرتا ہے؟
5. درج ذیل افعال سے نفی تاکید بلَنْ اور نفی جحد بلَم کی مکمل گردان دیے گئے نمونے کے مطابق کیجیے:

يَرْجِعُ ...... يَفْهَمُ ...... يَخْلُدُ ...... يَخْرُجُ ...... يَجْلِسُ ...... يَذْهَبُ.

نمونہ

فعل مضارع	نفی تاکید بلَنْ	نفی جحد بلم
يَرْجِعُ	لَنْ يَرْجِعَ	لَمْ يَرْجِعْ

6. مندرجہ ذیل افعال پر حرف لَمْ داخل کر کے لفظی و معنوی تبدیلی بیان کریں:

يَذْهَبُ ...... يَحْسِبُ ...... يَأْكُلُ ...... يَجْلِسُونَ ...... تَدْخُلُونَ
تَكْرُمِينَ ...... نَنْفُخُ ...... يَمْكُثُونَ ...... تَجْلِسِينَ ...... يَحْصُدُ.

سبق:11

3 نونِ تاکید

نون تاکید: یہ وہ نون ہے جو فعل مضارع اور امر وغیرہ کے آخر میں معنی کی تاکید اور پختگی کے لیے لگایا جاتا ہے۔

نون تاکید (توکید) کی دو قسمیں ہیں: 1 نون ثقیلہ جو مشدّد ہوتا ہے۔ 2 نون خفیفہ جو ساکن ہوتا ہے۔

یہ نون مضارع کے آخر میں آتا ہے اور اس کے ساتھ مضارع کے شروع میں عام طور پر لامِ تاکید بھی لگا دیا جاتا ہے جو ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے، جیسے: ﴿ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ ﴾ (الأنبياء 57:21) ''بلاشبہ میں ضرور تمھارے بتوں سے ایک چال چلوں گا۔'' لَأَقْرَأَنَّ قَوَاعِدَ الصَّرْفِ ''بلاشبہ میں ضرور قواعد الصرف پڑھوں گا۔''

نون ثقیلہ کے احکام

نون ثقیلہ کا لفظی اثر: نون ثقیلہ کی وجہ سے فعل مضارع میں درج ذیل لفظی تبدیلی ہوتی ہے:

1 سات صیغوں سے نون اعرابی گر جاتا ہے۔ وہ سات صیغے یہ ہیں: چاروں تثنیہ، جمع مذکر غائب و مخاطب اور واحد مؤنث مخاطب۔

2 جمع مذکر غائب و مخاطب سے واؤ گر جاتا ہے اور اس سے پہلے جو ضمہ ہوتا ہے وہ باقی رہتا ہے۔

3 واحد مؤنث مخاطب کی یاء گر جاتی ہے اور اس سے پہلے جو کسرہ ہوتا ہے وہ باقی رہتا ہے۔

4 جمع مؤنث کے دونوں صیغوں میں کوئی لفظی تبدیلی نہیں ہوتی کیونکہ وہ دونوں مبنی ہوتے ہیں۔

نون ثقیلہ سے پہلے حرف کی حالت

1 پانچ صیغوں میں نون ثقیلہ سے پہلے حرف پر فتحہ آتا ہے، وہ پانچ صیغے یہ ہیں:

واحد مذکر غائب، واحد مؤنث غائب، واحد مذکر مخاطب، واحد متکلم اور جمع متکلم۔

2 دو صیغوں میں اس سے پہلے حرف پر ضمہ آتا ہے، یعنی جمع مذکر غائب اور جمع مذکر مخاطب کے صیغوں میں۔

3 ایک صیغے میں نون ثقیلہ سے پہلے حرف پر کسرہ آتا ہے اور وہ واحد مؤنث مخاطب کا صیغہ ہے۔

4 چھ صیغوں میں نون ثقیلہ سے پہلے الف آتا ہے اور وہ یہ ہیں: چاروں تثنیہ، جمع مؤنث غائب اور جمع مؤنث مخاطب۔

نون ثقیلہ کی حرکت

جن چھ صیغوں میں نون ثقیلہ سے پہلے الف آتا ہے، وہاں نون ثقیلہ مکسور ہوتا ہے، باقی آٹھ صیغوں میں نون ثقیلہ مفتوح ہوتا ہے۔

نون خفیفہ کے احکام

نون خفیفہ کا لفظی اثر: مضارع کے جن صیغوں پر نون خفیفہ داخل ہوتا ہے، ان میں نون خفیفہ کا اثر و عمل بھی نون ثقیلہ ہی کی طرح ہوتا ہے۔

نون تاکید کا معنوی اثر: یہ دونوں فعل مضارع کی معنوی تاکید کے لیے آتے ہیں اور مضارع کو زمانۂ مستقبل کے ساتھ خاص کر دیتے ہیں۔

نون ثقیلہ اور خفیفہ میں فرق

نون ثقیلہ اور نون خفیفہ میں فرق یہ ہے کہ نون ثقیلہ مضارع کے تمام صیغوں میں آتا ہے اور نون خفیفہ صرف آٹھ صیغوں میں آتا ہے۔ باقی چھ صیغے جن میں نون ثقیلہ سے پہلے الف آتا ہے ان صیغوں میں نون خفیفہ نہیں آتا کیونکہ ان صیغوں میں نونِ خفیفہ اور الف کے جمع ہو جانے سے دو ساکن جمع ہو جائیں گے اور یہ کلامِ عرب میں ثقیل اور دشوار ہے۔

فائدہ نون ثقیلہ و خفیفہ فعل مضارع معروف اور مجہول دونوں کے ساتھ آتے ہیں۔ تفصیل گردان سے بخوبی واضح ہو جائے گی۔

گردان فعل مضارع مؤکد بلامِ تاکید ونون ثقیلہ وخفیفہ

مضارع مطلق	معروف بانون ثقیلہ	مجہول بانون ثقیلہ	معروف بانون خفیفہ	مجہول بانون خفیفہ
يَنْصُرُ [1]	لَيَنْصُرَنَّ [2]	لَيُنْصَرَنَّ [3]	لَيَنْصُرَنْ [4]	لَيُنْصَرَنْ [5]
يَنْصُرَانِ	لَيَنْصُرَانِّ	لَيُنْصَرَانِّ	X	X
يَنْصُرُوْنَ	لَيَنْصُرُنَّ	لَيُنْصَرُنَّ	لَيَنْصُرُنْ	لَيُنْصَرُنْ
تَنْصُرُ	لَتَنْصُرَنَّ	لَتُنْصَرَنَّ	لَتَنْصُرَنْ	لَتُنْصَرَنْ
تَنْصُرَانِ	لَتَنْصُرَانِّ	لَتُنْصَرَانِّ	X	X
يَنْصُرْنَ	لَيَنْصُرْنَانِّ [6]	لَيُنْصَرْنَانِّ	X	X
تَنْصُرُ	لَتَنْصُرَنَّ	لَتُنْصَرَنَّ	لَتَنْصُرَنْ	لَتُنْصَرَنْ
تَنْصُرَانِ	لَتَنْصُرَانِّ	لَتُنْصَرَانِّ	X	X
تَنْصُرُوْنَ	لَتَنْصُرُنَّ	لَتُنْصَرُنَّ	لَتَنْصُرُنْ	لَتُنْصَرُنْ
تَنْصُرِيْنَ	لَتَنْصُرِنَّ	لَتُنْصَرِنَّ	لَتَنْصُرِنْ	لَتُنْصَرِنْ
تَنْصُرَانِ	لَتَنْصُرَانِّ	لَتُنْصَرَانِّ	X	X
تَنْصُرْنَ	لَتَنْصُرْنَانِّ [7]	لَتُنْصَرْنَانِّ	X	X
أَنْصُرُ	لَأَنْصُرَنَّ	لَأُنْصَرَنَّ	لَأَنْصُرَنْ	لَأُنْصَرَنْ
نَنْصُرُ	لَنَنْصُرَنَّ	لَنُنْصَرَنَّ	لَنَنْصُرَنْ	لَنُنْصَرَنْ

مضارع بانون ثقیلہ کے چند صیغوں کی وضاحت

لَيَنْصُرَنَّ اصل میں يَنْصُرُ تھا، شروع میں لامِ تاکید اور آخر میں نونِ ثقیلہ لگایا اور اس سے ماقبل کو فتحہ دے دیا۔

[1] وہ ایک مرد مدد کرتا ہے/کرے گا۔ [2]، [4] یقیناً ضرور وہ ایک مرد مدد کرے گا۔ [3]، [5] یقیناً ضرور اس ایک مرد کی مدد کی جائے گی۔
[6]، [7] جمع مؤنث کے ان دو صیغوں میں نون ثقیلہ سے پہلے جو الف ہے اسے "الف فاصل" کہتے ہیں کیونکہ یہ الف، نونِ جمع اور نونِ تاکید میں فصل (علیحدگی) کے لیے آتا ہے۔

لَيَنْصُرَانِّ اصل میں يَنْصُرَانِ تھا، شروع میں لامِ تاکید اور آخر میں نونِ ثقیلہ لگایا۔ نون ثقیلہ کی وجہ سے نون اعرابی ساقط ہو گیا۔

لَيَنْصُرُنَّ اصل میں يَنْصُرُونَ تھا، شروع میں لامِ تاکید اور آخر میں نون ثقیلہ لگایا۔ نون ثقیلہ کی وجہ سے نونِ اعرابی گر گیا، دو ساکن (واؤ اور نون) کے جمع ہونے کی وجہ سے واؤ کو گرا دیا۔

لَيَنْصُرْنَانِّ اصل میں يَنْصُرْنَ تھا، شروع میں لام تاکید اور آخر میں نون ثقیلہ لگایا، تین نون اکھٹے ہو گئے جن کا پڑھنا دشوار ہے تو درمیان میں ایک الف فاصل بڑھا دیا۔

لَتَنْصُرِنَّ اصل میں تَنْصُرِينَ تھا، شروع میں لام تاکید اور آخر میں نون ثقیلہ لگایا۔ نون ثقیلہ کی وجہ سے نون اعرابی گر گیا، دو ساکن (یاء اور نون) جمع ہونے کی وجہ سے "ي" کو حذف کیا، اس کی تفصیل اس طرح ہے کہ نون ثقیلہ در اصل دو نون ہیں، پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہے۔ ساکن نون سے پہلے یاء مخاطبہ بھی ساکن ہے، چنانچہ دو ساکن جمع ہوئے، اس لیے یاء کو حذف کیا۔

تمرین

1. مضارع کے آخر میں نون تاکید آنے سے اس کے معنی اور لفظوں میں کیا تبدیلیاں آتی ہیں؟
2. کن صیغوں میں نون خفیفہ نہیں آتا اور نہ آنے کی وجہ کیا ہے؟
3. نون ثقیلہ اور خفیفہ میں فرق بیان کریں۔
4. يَسْمَعُ سے فعل مضارع با نون ثقیلہ اور يَجْلِسُ با نونِ خفیفہ کی گردان کریں۔
5. خط کشیدہ صیغے حل کریں:

﴿لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ﴾، ﴿لَتَرَوُنَّ الْجَحِيمَ﴾، ﴿ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ﴾، ﴿لَيَسْجُنُنَّهُ﴾، ﴿لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ﴾، ﴿لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ﴾، [وَاللّٰهِ لَأَفْعَلَنَّ ذٰلِكَ]، «لَتَتَّبِعُنَّ سَنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ»

6. درج ذیل افعال سے مضارع مرفوع، منصوب، مجزوم اور مؤکد کی مکمل گردان (دیے گئے نمونے کے مطابق) لکھیں:

يَذْهَبُ ...... يَغْسِلُ ...... يَأْكُلُ ...... يَكْرُمُ ...... يَحْسِبُ ...... يَدْخُلُ ...... يَشْرَبُ.

نمونہ

فعل مضارع	نفی تاکید بلن	نفی جحد بلم	لام تاکید بانون ثقیلہ	لام تاکید بانون خفیفہ
يَنْصُرُ	لَنْ يَّنْصُرَ	لَمْ يَنْصُرْ	لَيَنْصُرَنَّ	لَيَنْصُرَنْ

7 مندرجہ ذیل کی عربی بنائیں:

وہ شخص کبھی نہیں مارے گا۔ تم البتہ ضرور کھاؤ گے۔ تم نہیں بیٹھو گے۔

ہم دو عورتوں نے نہیں سنا۔ میں البتہ ضرور پیوں گا۔

سبق:12

فعل نہی

فعل نہی وہ فعل ہے جس میں کسی کام کے نہ کرنے کا مطالبہ ہو۔ یہ کوئی مستقل فعل نہیں بلکہ یہ وہ فعل مضارع ہے جس سے پہلے لائے نہی لگایا گیا ہو۔

بنانے کا طریقہ: مضارع مثبت معروف کے شروع میں لائے نہی لگا دینے سے نہی معروف اور مضارع مثبت مجہول کے شروع میں لگا دینے سے نہی مجہول بن جاتا ہے۔

لفظی عمل: لائے نہی فعل مضارع میں لفظ کے اعتبار سے وہی عمل کرتا ہے جو لَمْ کرتا ہے، یعنی پانچ صیغوں کو جزم کی علامت سکون دیتا ہے اور اگر آخر میں حرف علت ہو تو اسے گرا دیتا ہے۔ سات صیغوں سے نون اعرابی گرا دیتا ہے، جبکہ دو صیغوں: جمع مؤنث غائب اور جمع مؤنث مخاطب میں کچھ عمل نہیں کرتا، جیسے: تَنْصُرُ سے لَا تَنْصُرْ، تَدْعُو سے لَا تَدْعُ، تَخْشٰی سے لَا تَخْشَ، تَضْرِبَانِ سے لَا تَضْرِبَا، تَضْرِبْنَ سے لَا تَضْرِبْنَ.

فائدہ جس طرح فعل مضارع مثبت کے ساتھ نون ثقیلہ اور خفیفہ آتا ہے، نہی کے ساتھ بھی آتا ہے۔

ذیل میں فعل نہی کی تمام قسموں کی گردانیں لکھی جاتی ہیں، انھیں غور سے پڑھیں۔

ملاحظہ امر اور نہی کی گردان میں پہلے مخاطب کے، پھر غائب اور پھر متکلم کے صیغے پڑھے جاتے ہیں جیسا کہ مندرجہ ذیل گردان سے واضح ہے:

گردان فعل نہی

نہی معروف (مطلق)	نہی معروف بانون ثقیلہ	نہی معروف بانون خفیفہ	نہی مجہول (مطلق)	نہی مجہول بانون ثقیلہ	نہی مجہول بانون خفیفہ
لَا تَنْصُرْ [1]	لَا تَنْصُرَنَّ [2]	لَا تَنْصُرَنْ [3]	لَا تُنْصَرْ [4]	لَا تُنْصَرَنَّ [5]	لَا تُنْصَرَنْ [6]

[1] تو ایک مرد مدد نہ کر۔ [2]، [3] تو ایک مرد ہرگز مدد نہ کر۔ [4] تو ایک مرد مدد نہ کیا جائے۔ [5]، [6] تو ایک مرد ہرگز مدد نہ کیا جائے۔

لَا تَنْصُرَا	لَا تَنْصُرَانِّ	x	لَا تُنْصَرَا	لَا تُنْصَرَانِّ	x
لَا تَنْصُرُوا	لَا تَنْصُرُنَّ	لَا تَنْصُرُنْ	لَا تُنْصَرُوا	لَا تُنْصَرُنَّ	لَا تُنْصَرُنْ
لَا تَنْصُرِي	لَا تَنْصُرِنَّ	لَا تَنْصُرِنْ	لَا تُنْصَرِي	لَا تُنْصَرِنَّ	لَا تُنْصَرِنْ
لَا تَنْصُرَا	لَا تَنْصُرَانِّ	x	لَا تُنْصَرَا	لَا تُنْصَرَانِّ	x
لَا تَنْصُرْنَ	لَا تَنْصُرْنَانِّ	x	لَا تُنْصَرْنَ	لَا تُنْصَرْنَانِّ	x
لَا يَنْصُرْ	لَا يَنْصُرَنَّ	لَا يَنْصُرَنْ	لَا يُنْصَرْ	لَا يُنْصَرَنَّ	لَا يُنْصَرَنْ
لَا يَنْصُرَا	لَا يَنْصُرَانِّ	x	لَا يُنْصَرَا	لَا يُنْصَرَانِّ	x
لَا يَنْصُرُوا	لَا يَنْصُرُنَّ	لَا يَنْصُرُنْ	لَا يُنْصَرُوا	لَا يُنْصَرُنَّ	لَا يُنْصَرُنْ
لَا تَنْصُرْ	لَا تَنْصُرَنَّ	لَا تَنْصُرَنْ	لَا تُنْصَرْ	لَا تُنْصَرَنَّ	لَا تُنْصَرَنْ
لَا تَنْصُرَا	لَا تَنْصُرَانِّ	x	لَا تُنْصَرَا	لَا تُنْصَرَانِّ	x
لَا يَنْصُرْنَ	لَا يَنْصُرْنَانِّ	x	لَا يُنْصَرْنَ	لَا يُنْصَرْنَانِّ	x
لَا أَنْصُرْ	لَا أَنْصُرَنَّ	لَا أَنْصُرَنْ	لَا أُنْصَرْ	لَا أُنْصَرَنَّ	لَا أُنْصَرَنْ
لَا نَنْصُرْ	لَا نَنْصُرَنَّ	لَا نَنْصُرَنْ	لَا نُنْصَرْ	لَا نُنْصَرَنَّ	لَا نُنْصَرَنْ

لائے نہی اور لائے نفی میں فرق

فعل مضارع پر دو قسم کے ''لَا'' آتے ہیں ایک کو لائے نفی اور دوسرے کو لائے نہی کہتے ہیں۔ لائے نفی غیر عاملہ ہے، یعنی اس سے فعل مضارع میں کوئی لفظی تبدیلی نہیں آتی۔ البتہ اس سے اس کے معنی منفی میں بدل جاتے ہیں، جبکہ لائے نہی عاملہ ہے اور لفظی ومعنوی عمل کرتا ہے، جیسے: لَاتَقْرَأُ کے معنی ہیں: ''تو نہیں پڑھتا۔'' جبکہ لَاتَقْرَأْ کے معنی ہیں ''تو مت پڑھ۔'' پہلی مثال میں ''لا'' نافیہ ہے اور دوسری میں ناہیہ۔

تمرین

1. فعل نہی کی تعریف کریں۔
2. فعل نہی بنانے کا قاعدہ لکھیں۔
3. لائے نہی اور لائے نفی میں کیا فرق ہے؟
4. مندرجہ ذیل صیغوں سے نہی معروف ومجہول کی مکمل گردان مع نون تاکید کیجیے:

لَاتَفْتَحْ، لَاتَغْسِلْ، لَاتَقْتُلْ.

5. لَاتَسْمَعْ اور لَاتَسْمَعُ فعل کی کون سی قسمیں ہیں اور ان کے کیا معنی ہیں؟
6. مندرجہ ذیل افعال کے صیغے اور معانی بتائیں:

لَا يَذْهَبْ، لَا يَرْقُدُوا، لَا يَجْلِسْنَانِّ، لَا تَنْزِلُوا، لَا أَخْرُجْ، لَا تَطْلُبِي، لَا تَضْرِبَنْ.

سبق: 13

فعل امر

فعلِ امر وہ فعل ہے جس کے ذریعے سے کسی سے کوئی کام کرنے کا مطالبہ کیا جائے۔

فعل امر کی مندرجہ ذیل تین قسمیں بیان کی جاتی ہیں:

1 امر حاضر معروف 2 امر غائب ومتکلم معروف 3 امر مجہول

لیکن ان میں سے امر حاضر معروف ہی حقیقت میں امر ہے، اس لیے سب سے پہلے اسی کا بیان کیا جاتا ہے۔

1 **امر حاضر معروف بنانے کا قاعدہ:** امر حاضر معروف کے چھ صیغے ہوتے ہیں اور یہ فعل مضارع معروف سے بنتا ہے۔ بنانے کا طریقہ حسبِ ذیل ہے:

علامت مضارع ''ت'' کو حذف کر دیں اور آخری حرف کو ساکن کر دیں اگر وہ حرف علت نہ ہو۔ اگر آخری حرف، حرف علت ہو تو اسے گرا دیں، پھر دیکھیں کہ علامت مضارع کے بعد والا حرف اگر متحرک ہے تو اسے متحرک ہی رہنے دیں، جیسے: تَعِدُ سے عِدْ، تَضَعُ سے ضَعْ ''رکھ'' اور تَقِي سے قِ ''بچا''۔

اگر علامتِ مضارع کے بعد والا حرف ساکن ہو تو پھر عینِ کلمہ (تیسرے حرف) کو دیکھیں۔ اگر عین کلمہ مضموم ہو تو شروع میں ہمزۂ وصل[1] مضموم بڑھا دیں اور اگر عینِ کلمہ مکسور یا مفتوح ہو تو ہمزۂ وصل مکسور بڑھا دیں، جیسے: تَنْصُرُ سے أُنْصُرْ، تَضْرِبُ سے اِضْرِبْ، تَسْمَعُ سے اِسْمَعْ، تَدْعُو سے أُدْعُ، تَرْمِي سے اِرْمِ اور تَخْشٰی سے اِخْشَ.

[1] ہمزۂ وصل وہ ہمزہ ہے جو لکھا اور بولا جاتا ہے لیکن جب وسطِ کلام میں واقع ہو جائے تو تلفظ سے گرا دیا جاتا ہے۔

گردان فعل امر حاضر معروف

مضارع معروف مخاطب	امر	معنی	صیغہ
تَنْصُرُ	اُنْصُرْ	تو ایک مرد مدد کر	واحد مذکر مخاطب
تَنْصُرَانِ	اُنْصُرَا	تم دو مرد مدد کرو	تثنیہ مذکر مخاطب
تَنْصُرُوْنَ	اُنْصُرُوا	تم کئی مرد مدد کرو	جمع مذکر مخاطب
تَنْصُرِينَ	اُنْصُرِي	تو ایک عورت مدد کر	واحد مؤنث مخاطب
تَنْصُرَانِ	اُنْصُرَا	تم دو عورتیں مدد کرو	تثنیہ مؤنث مخاطب
تَنْصُرْنَ	اُنْصُرْنَ	تم کئی عورتیں مدد کرو	جمع مؤنث مخاطب

امر حاضر معروف میں واحد مؤنث، تثنیہ مذکر و مؤنث اور جمع مذکر سے نونِ اعرابی ساقط ہو جاتا ہے، جبکہ جمع مؤنث میں نون جمع برقرار رہتا ہے۔ امر حاضر معروف کے تمام (چھ) صیغے مبنی ہوتے ہیں، جبکہ امر کی باقی قسمیں معرب ہوتی ہیں، اس لیے کہ وہ حقیقت میں فعل مضارع ہی ہیں۔

2 **امر غائب و متکلم معروف:** درحقیقت یہ کوئی مستقل فعل نہیں بلکہ فعل مضارع بہ لامِ امر ہی کا دوسرا نام ہے۔

بنانے کا طریقہ: یہ، فعل مضارع غائب و متکلم کے آٹھ صیغوں پر لامِ امر لگانے سے بنتا ہے۔ لامِ امر پانچ صیغوں کو جزم دینے اور نون اعرابی کو گرانے میں لَمْ کی طرح عمل کرتا ہے، جیسے: لِيَنْصُرْ، لِيَنْصُرَا اصل میں يَنْصُرُ، يَنْصُرَانِ تھے۔

ملاحظہ مضارع میں لام امر سے جو لفظی یا معنوی تبدیلی ہوتی ہے اس کا ذکر حروف جازمہ کے تحت سبق: 10 میں ہو چکا ہے۔

3 **امر مجہول:** امر مجہول، فعل مضارع کے تمام صیغوں سے آتا ہے۔

بنانے کا طریقہ: فعل مضارع مجہول پر لام امر لگائیں اور آخر کو جزم دیں، جیسے: يُنْصَرُ، يُنْصَرَانِ ...... سے لِيُنْصَرْ، لِيُنْصَرَا...... الخ

ملحوظہ امر کی تمام قسموں، معروف ومجہول کے آخر میں نون ثقیلہ وخفیفہ دونوں لاحق ہوتے ہیں، جیسے: اُنْصُرْ سے اُنْصُرَنَّ، اُنْصُرَنْ اور لِيَنْصُرْ سے لِيَنْصُرَنَّ، لِيَنْصُرَنْ وغیرہ۔

فائدہ مذکورہ بحث سے یہ معلوم ہوا کہ امر حاضر معروف لام کے بغیر، جبکہ امر کی باقی اقسام لام مکسور کے ساتھ آتی ہیں، تفصیل گردان سے معلوم ہو جائے گی۔

ذیل میں امر کی تمام قسموں کی گردانیں یکجا لکھی جاتی ہیں۔انھیں خوب غور سے پڑھیں۔

گردان فعلِ امر

امر حاضر معروف	امر حاضر معروف بانون ثقیلہ	امر حاضر معروف بانون خفیفہ	امر حاضر مجہول	امر حاضر مجہول بانون ثقیلہ	امر حاضر مجہول بانون خفیفہ
اُنْصُرْ [1]	اُنْصُرَنَّ [2]	اُنْصُرَنْ [3]	لِتُنْصَرْ [4]	لِتُنْصَرَنَّ [5]	لِتُنْصَرَنْ [6]
اُنْصُرَا	اُنْصُرَانِّ	x	لِتُنْصَرَا	لِتُنْصَرَانِّ	x
اُنْصُرُوْا	اُنْصُرُنَّ	اُنْصُرُنْ	لِتُنْصَرُوْا	لِتُنْصَرُنَّ	لِتُنْصَرُنْ
اُنْصُرِيْ	اُنْصُرِنَّ	اُنْصُرِنْ	لِتُنْصَرِيْ	لِتُنْصَرِنَّ	لِتُنْصَرِنْ
اُنْصُرَا	اُنْصُرَانِّ	x	لِتُنْصَرَا	لِتُنْصَرَانِّ	x
اُنْصُرْنَ	اُنْصُرْنَانِّ	x	لِتُنْصَرْنَ	لِتُنْصَرْنَانِّ	x
امر غائب ومتکلم					
لِيَنْصُرْ	لِيَنْصُرَنَّ	لِيَنْصُرَنْ	لِيُنْصَرْ	لِيُنْصَرَنَّ	لِيُنْصَرَنْ
لِيَنْصُرَا	لِيَنْصُرَانِّ	x	لِيُنْصَرَا	لِيُنْصَرَانِّ	x
لِيَنْصُرُوْا	لِيَنْصُرُنَّ	لِيَنْصُرُنْ	لِيُنْصَرُوْا	لِيُنْصَرُنَّ	لِيُنْصَرُنْ
لِتَنْصُرْ	لِتَنْصُرَنَّ	لِتَنْصُرَنْ	لِتُنْصَرْ	لِتُنْصَرَنَّ	لِتُنْصَرَنْ

[1] تو ایک مرد مدد کر۔ [2]، [3] تو ایک مرد ضرور مدد کر۔ [4] تجھ ایک مرد کی مدد کی جائے۔ [5]، [6] تجھ ایک مرد کی ضرور مدد کی جائے۔

لِتَنْصُرَا	لِتَنْصُرَانِّ	x	لِتُنْصَرَا	لِتُنْصَرَانِّ	x
لِيَنْصُرْنَ	لِيَنْصُرْنَانِّ	x	لِيُنْصَرْنَ	لِيُنْصَرْنَانِّ	x
لِأَنْصُرْ	لِأَنْصُرَنَّ	لِأَنْصُرَنْ	لِأُنْصَرْ	لِأُنْصَرَنَّ	لِأُنْصَرَنْ
لِنَنْصُرْ	لِنَنْصُرَنَّ	لِنَنْصُرَنْ	لِنُنْصَرْ	لِنُنْصَرَنَّ	لِنُنْصَرَنْ

تمرین

1. امر کی کتنی قسمیں ہیں؟ امر حاضر معروف بنانے کا طریقہ تحریر کریں۔
2. امر غائب و متکلم معروف بنانے کا طریقہ بیان کریں۔
3. درج ذیل کا ترجمہ کریں، نیز بتائیں کہ یہ کیا صیغے ہیں؟

اِغْسِلْ ...... لَاتَضْرِبْ ...... اِفْهَمْنَ ...... لِتُنْصَرُوا

اِذْهَبَنَّ ...... لَايُضْرَبُوا ...... اِفْتَحِي ...... لَاتَفْتَحُنْ.

4. مندرجہ ذیل صیغوں سے امر حاضر معروف و مجہول کی مکمل گردان مع نون تاکید کیجیے:

اُطْلُبْ ''تو ایک مرد طلب کر''، اِمْدَحْ ''تو ایک مرد تعریف کر''، اِحْمِلْ ''تو ایک مرد اٹھا''، اِلْبَسْ ''تو ایک مرد پہن''

5. لَيَشْرَبَنَّ اور لِيَشْرَبَنَّ میں معنی اور صیغے کے اعتبار سے کیا فرق ہے؟
6. مندرجہ ذیل جملوں کی عربی بنائیں:

تم کئی مرد معزز ہو جاؤ۔	وہ دو عورتیں ماریں،	ہم کئی مرد مدد کریں۔
تم کئی عورتیں اٹھاؤ،	وہ نہ دھوئے۔	تم دو مرد کاشت کرو،
تم دو عورتیں طلب کرو،	تم دو مرد اُترو۔	

اسم کی تقسیم

اسم کی تین قسمیں ہیں: |1| جامد |2| مصدر |3| مشتق۔ [1]

جامد: وہ اسم ہے جو کسی دوسرے لفظ سے مشتق نہ ہو، جیسے: رَجُلٌ "مرد"، فَرَسٌ "گھوڑا"۔

مصدر: وہ اسم ہے جو حَدَث، یعنی مجرد معنی پر دلالت کرے۔ اسی سے افعال اور اسمائے مشتقہ بنائے جاتے ہیں۔ اس کے اُردو ترجمے کے آخر میں "نا" آتا ہے، جیسے: نَصْرٌ "مدد کرنا" فَتْحٌ "کھولنا"۔

مشتق: وہ اسم ہے جو مصدر سے بنایا جاتا ہے، جیسے: نَصْرٌ سے نَاصِرٌ "اسم فاعل" اور مَنْصُورٌ "اسم مفعول" وغیرہ۔

اسمائے مشتقہ کا بیان

اسمائے مشتقہ کی سات قسمیں ہیں: |1| اسم فاعل |2| اسم مبالغہ |3| اسم مفعول |4| صفت مشبّہ |5| اسم تفضیل |6| اسم آلہ |7| اسم ظرف۔

ان اسماء کا فعل سے ایک خاص تعلق ہے، مثلاً: نَصَرَ زَيْدٌ بَكْرًا. "زید نے بکر کی مدد کی" اس میں نَصَرَ کے تعلق سے زید، نَاصِرٌ "مدد کرنے والا" اور بکر، مَنْصُورٌ "جس کی مدد کی جائے" کہلائے گا، جس چیز کے ذریعے سے مدد کی گئی ہے وہ مِنْصَرٌ "مدد کرنے کا آلہ"، جس جگہ اور جس وقت میں فعل واقع ہوا وہ مَنْصَرٌ "مدد کرنے کی جگہ / وقت". پس نَاصِرٌ اسم فاعل، مَنْصُورٌ اسم مفعول، مِنْصَرٌ اسم آلہ اور مَنْصَرٌ اسم ظرف ہے۔

[1] یہ تقسیم برصغیر کے صرفیوں کے قول کے مطابق ہے جبکہ دیگر صرفی اسم کی دو قسمیں بتاتے ہیں: (1) جامد (2) مشتق۔ اس کی تفصیل قواعد الصرف برائے جماعت دوم میں آئے گی۔ إن شاء اللہ

سبق:15

اسم فاعل

اسم فاعل وہ اسم مشتق ہے جو بدلنے والے (غیر دائمی) مصدری معنی پر اور اس ذات پر دلالت کرے جس سے یہ معنی صادر ہو یا جس کے ساتھ یہ قائم ہو، جیسے: نَاصِرٌ "وہ شخص جس سے مدد صادر ہو"۔ جَائِعٌ "وہ شخص جس کے ساتھ بھوک قائم ہو"۔

بنانے کا طریقہ: اگر فعل تین حرفی (ثلاثی مجرد) ہو تو اسم فاعل فَاعِلٌ کے وزن پر آتا ہے، جیسے: نَصْرٌ سے نَاصِرٌ، ذَهَابٌ سے ذَاهِبٌ.

اور اگر فعل تین حرفی سے زائد ہو، یعنی غیر ثلاثی مجرد ہو تو اسم فاعل اس کے فعل مضارع معروف سے بنایا جاتا ہے۔ اس طرح کہ علامت مضارع کو حذف کر کے اس کی جگہ میم مضموم لگا دیتے ہیں اور آخری سے پہلے حرف کو کسرہ اور آخری حرف پر تنوین لگا دیتے ہیں، جیسے: يَجْتَنِبُ سے مُجْتَنِبٌ.

مؤنث کے آخر میں تائے تانیث لگتی ہے، اور تثنیہ وجمع کی حالت میں ان کے آخر میں علامتِ تثنیہ الف اور علامتِ جمع واؤ/ات لگا دی جاتی ہے۔

اسم فاعل کی گردان

صیغہ	مذکر	وزن	معنی	مؤنث	وزن	معنی
واحد	نَاصِرٌ	فَاعِلٌ	مدد کرنے والا ایک مرد	نَاصِرَةٌ	فَاعِلَةٌ	مدد کرنے والی ایک عورت
تثنیہ	نَاصِرَانِ	فَاعِلَانِ	مدد کرنے والے دو مرد	نَاصِرَتَانِ	فَاعِلَتَانِ	مدد کرنے والی دو عورتیں
جمع	نَاصِرُونَ	فَاعِلُونَ	مدد کرنے والے کئی مرد	نَاصِرَاتٌ	فَاعِلَاتٌ	مدد کرنے والی کئی عورتیں

اسم فاعل میں غائب، مخاطب اور متکلم کی گردان میں کوئی فرق نہیں۔ ان میں فرق ضمیروں سے ہوتا ہے جیسا کہ ذیل کے نقشے سے ظاہر ہے:

ضمیر	گردان	معنی	صیغہ
هُوَ	نَاصِرٌ	وہ ایک مرد مدد کرنے والا ہے۔	واحد مذکر برائے غائب
هُمَا	نَاصِرَانِ	وہ دو مرد مدد کرنے والے ہیں۔	تثنیہ مذکر برائے غائب
هُمْ	نَاصِرُونَ	وہ کئی مرد مدد کرنے والے ہیں۔	جمع مذکر برائے غائب
هِيَ	نَاصِرَةٌ	وہ ایک عورت مدد کرنے والی ہے۔	واحد مؤنث برائے غائب
هُمَا	نَاصِرَتَانِ	وہ دو عورتیں مدد کرنے والی ہیں۔	تثنیہ مؤنث برائے غائب
هُنَّ	نَاصِرَاتٌ	وہ کئی عورتیں مدد کرنے والی ہیں۔	جمع مؤنث برائے غائب
أَنْتَ	نَاصِرٌ	تو ایک مرد مدد کرنے والا ہے۔	واحد مذکر برائے مخاطب
أَنْتُمَا	نَاصِرَانِ	تم دو مرد مدد کرنے والے ہو۔	تثنیہ مذکر برائے مخاطب
أَنْتُمْ	نَاصِرُونَ	تم کئی مرد مدد کرنے والے ہو۔	جمع مذکر برائے مخاطب
أَنْتِ	نَاصِرَةٌ	تو ایک عورت مدد کرنے والی ہے۔	واحد مؤنث برائے مخاطب
أَنْتُمَا	نَاصِرَتَانِ	تم دو عورتیں مدد کرنے والی ہو۔	تثنیہ مؤنث برائے مخاطب
أَنْتُنَّ	نَاصِرَاتٌ	تم کئی عورتیں مدد کرنے والی ہو۔	جمع مؤنث برائے مخاطب
أَنَا	نَاصِرٌ/نَاصِرَةٌ	میں ایک مرد/عورت مدد کرنے والا/والی ہوں۔	واحد مذکر/مؤنث برائے متکلم
نَحْنُ	نَاصِرَانِ/ نَاصِرَتَانِ	ہم دو مرد مدد کرنے والے ہیں/ہم دو عورتیں مدد کرنے والی ہیں۔	تثنیہ مذکر و مؤنث برائے متکلم
	نَاصِرُونَ/ نَاصِرَاتٌ	ہم کئی مرد/کئی عورتیں مدد کرنے والے ہیں۔	جمع مذکر و مؤنث برائے متکلم

سبق: 16

اسم مبالغہ

اسم مبالغہ وہ اسم مشتق ہے جو اسم فاعل میں مصدری معنی کی کثرت و اضافے پر دلالت کرے، جیسے: ضَرَّابٌ ''بہت مارنے والا''۔ اس میں ضَارِبٌ کی بنسبت ضَرْبٌ ''مارنے'' کی کثرت و اضافہ پایا جاتا ہے۔ اس کے اوزان، اسم فاعل کے اوزان سے مختلف ہوتے ہیں جس کی تفصیل آ رہی ہے۔

قدیم صرفیوں کے نزدیک اسم مبالغہ کے پانچ اوزان قیاسی (قاعدے اور قانون کے تحت) ہیں اور باقی سماعی ہیں، یعنی کسی قاعدے اور قانون کے تحت نہیں آتے بلکہ قدیم عربوں سے سماع پر موقوف ہیں۔ قیاسی اوزان مندرجہ ذیل ہیں:

	وزن	مثال	معنی
1	فَعِلٌ	حَذِرٌ	بہت بچنے والا
2	فَعِيلٌ	رَحِيمٌ	بہت رحم کرنے والا
3	فَعُولٌ	صَبُورٌ	بہت صبر کرنے والا
4	فَعَّالٌ	حَمَّادٌ	بہت تعریف کرنے والا
5	مِفْعَالٌ	مِحْذَارٌ	بہت بچنے والا/احتیاط کرنے والا

چند سماعی اوزان درج ذیل ہیں:

	وزن	مثال	معنی
1	فُعُّولٌ	قُدُّوسٌ	بہت پاک

2	فُعَّلٌ	قُلَّبٌ	بہت پلٹیاں کھانے والا/غیر مستقل مزاج
3	فُعَالٌ	عُجَابٌ	بہت عجیب
4	فَاعُولٌ	فَارُوقٌ	بہت فرق کرنے والا
5	فُعَلَةٌ	هُمَزَةٌ	بہت عیب نکالنے والا
6	فَيْعُولٌ	قَيُّومٌ	سب چیزوں کی حفاظت ونگرانی کرنے والا
7	فِعِّيلٌ	صِدِّيقٌ	بہت سچا

تنبیہ مبالغے کے اوزان میں فَعِيلٌ کے سوا، مذکر و مؤنث کا فرق نہیں ہوتا، یہ صیغے دونوں کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔ کبھی کسی وزن میں تائے مدورہ ''ۃ'' بڑھا دی جاتی ہے وہ ''ۃ'' تانیث کی نہیں ہوتی بلکہ مبالغے میں مزید زیادتی پیدا کرنے کے لیے ہوتی ہے، جیسے: عَلَّامَةٌ ''بہت جاننے والا/ بہت جاننے والی''۔ البتہ کبھی اس اسم مبالغہ میں جو فَعِيلٌ کے وزن پر ہو، اس کے مذکر و مؤنث میں ''ۃ'' مدورہ کے ذریعے سے فرق کرتے ہیں، جیسے: رَجُلٌ أَلِيفٌ ''بہت الفت کرنے والا مرد''، اِمْرَأَةٌ أَلِيفَةٌ ''بہت الفت کرنے والی عورت''۔

تمرین

1. اسم مبالغہ کی تعریف کریں۔
2. ثلاثی مجرد سے اسم فاعل کس وزن پر آتا ہے؟
3. مبالغہ اور اسم فاعل میں کیا فرق ہے؟
4. فعل غیر ثلاثی مجرد سے اسم فاعل بنانے کا طریقہ لکھیں۔
5. مندرجہ ذیل افعال سے اسم فاعل بنا کر اس کی گردان کریں:

فَتَحَ ...... ذَهَبَ ...... شَهِدَ ...... اِسْتَنْصَرَ ...... قَاتَلَ ...... تَقَبَّلَ ...... اِنْفَطَرَ ...... اِجْتَنَبَ.

6. مندرجہ ذیل اسماء کے معانی اور صیغے بتائیں:

سَامِعُونَ ...... سَمِيعٌ ...... شَكُورٌ ...... عَلِيمٌ ...... مِعْطَاءٌ ...... أَكُولٌ ...... فَطِنٌ ...... سَفَّاحٌ

مُسْتَنْصِرَانِ ...... دَاخِلَةٌ ...... قَاعِدَتَانِ ...... نَازِلُونَ ...... عَاصِرَاتٌ ...... سَاتِرَانِ

سبق :17

اسم مفعول

اسم مفعول وہ اسم مشتق ہے جو غیر دائمی، یعنی بدلنے والے مصدری معنی پر اور اس ذات پر دلالت کرے جس پر یہ معنی واقع ہو، جیسے: مَنْصُورٌ ''وہ شخص جس کی مدد کی جائے، یعنی مدد کیا ہوا''۔

بنانے کا طریقہ: یہ سہ حرفی افعال (ثلاثی مجرد) کے مصدر سے مَفْعُولٌ کے وزن پر آتا ہے، جیسے: کَتْبٌ سے مَکْتُوبٌ، فَتْحٌ سے مَفْتُوحٌ، قِرَاءَۃٌ سے مَقْرُوءٌ وغیرہ۔

غیر ثلاثی مجرد یعنی سہ حرفی سے زائد افعال میں اس باب کے فعل مضارع مجہول سے بنایا جاتا ہے اس طرح کہ علامت مضارع کو حذف کر کے میم مضموم لگائیں اور آخر میں تنوین لگا دیں، جیسے: یُجْتَنَبُ سے مُجْتَنَبٌ.

مؤنث کے آخر میں تائے تانیث بھی لگتی ہے اور تثنیہ وجمع کی حالت میں آخر میں علامت تثنیہ وجمع بھی لاحق ہو جاتی ہے۔

ملحوظہ جو افعال لازم ہیں اُن سے اسم مفعول براہِ راست نہیں آتا۔

اسم مفعول کی گردان

صیغہ	مذکر	وزن	معنی	مؤنث	وزن	معنی
واحد	مَنْصُورٌ	مَفْعُولٌ	مدد کیا ہوا ایک مرد	مَنْصُورَۃٌ	مَفْعُولَۃٌ	مدد کی ہوئی ایک عورت
تثنیہ	مَنْصُورَانِ	مَفْعُولَانِ	مدد کیے ہوئے دو مرد	مَنْصُورَتَانِ	مَفْعُولَتَانِ	مدد کی ہوئی دو عورتیں
جمع	مَنْصُورُونَ	مَفْعُولُونَ	مدد کیے ہوئے کئی مرد	مَنْصُورَاتٌ	مَفْعُولَاتٌ	مدد کی ہوئی کئی عورتیں

ملاحظہ اسم فاعل کی طرح اسم مفعول کے غائب، مخاطب اور متکلم کا فرق بھی اس کے شروع میں ضمیریں لگانے سے ہوتا ہے۔

تمرین

1. اسم مفعول کی تعریف کریں اور ثلاثی مجرد سے اس کے بنانے کا طریقہ بیان کریں۔
2. درج ذیل کلمات سے اسم مفعول کی گردان کیجیے:

مَجْهُولٌ ...... مَشْهُودٌ ...... مُكْرَمٌ ...... مُتَقَبَّلٌ ...... مُصَرَّفٌ.

3. غیر ثلاثی مجرد سے اسم مفعول بنانے کا طریقہ لکھیں۔
4. مندرجہ ذیل افعال سے اسم مفعول بنائیں:

قَتَلَ ...... عَلِمَ ...... يُعْتَمَدُ ...... يُسْتَخْرَجُ ...... يُحْضَرُ ...... يُكَذَّبُ ...... مَدَحَ ...... مَضَغَ.

5. عربی میں ترجمہ کریں:

وہ کئی عورتیں تعریف کی ہوئی ہیں۔ وہ دو مرد گواہ بنائے گئے ہیں۔ تم کئی مرد سُنے گئے ہو۔

ہم کئی مرد مدد کیے ہوئے ہیں۔ تم کئی عورتیں پلائی گئی ہیں۔ ہم کئی مرد پہچانے گئے ہیں۔

سبق :18

صفت مشبّہ

صفت مشبہ [1] وہ اسم مشتق ہے جو صاحبِ صفت کے لیے صفت (مصدری معنی) کے ثبوت اور دوام پر دلالت کرے، جیسے: شَرِیفٌ "شرف والا مرد"، جَمِیلٌ "خوبصورت مرد"، شُجَاعٌ "دلیر، بہادر"۔ یہ اوصاف عارضی نہیں بلکہ دائمی ہیں۔

اسم فاعل اور صفت مشبّہ میں فرق

1 اسم فاعل میں مصدری معنی عارضی طور پر پائے جاتے ہیں اور صفت مشبّہ میں پائیداری اور دوام کے ساتھ پائے جاتے ہیں۔ اس کی مزید وضاحت اس طرح سمجھیں کہ جَالِسٌ کسی شخص کے بارے میں اس وقت کہا جائے گا جب وہ بیٹھا ہو، اسی طرح ذَاهِبٌ کسی شخص کو اس وقت کہا جائے گا جب اس سے یہ صفت صادر ہو رہی ہو، یعنی چل رہا ہو اور اگر یہ چلنے سے رک جائے اور بیٹھا ہوا شخص کھڑا ہو جائے تو اسے ذَاهِبٌ اور جَالِسٌ نہیں کہیں گے۔ جبکہ جَمِیلٌ وہ ہے جس میں جمال کی صفت دائمی طور پر پائی جائے اور شُجَاعٌ وہ ہے جس میں دلیری کی صفت دائمی ہو، عارضی نہ ہو۔

2 صفت مشبہ عموماً فعل لازم سے آتی ہے اور اسم فاعل لازم ومتعدی دونوں سے آتا ہے۔

بنانے کا طریقہ: صفت مشبّہ بنانے کا کوئی قاعدہ مقرر نہیں، اس کے چند مشہور اوزان مندرجہ ذیل ہیں:

وزن	مثال	معنی	وزن	مثال	معنی
فَعْلٌ	صَعْبٌ	مشکل	فِعْلٌ	صِفْرٌ	خالی

[1] مشبہ کے معنی ہیں مشابہ قرار دیا ہوا، چونکہ صفت مشبہ تثنیہ وجمع، تذکیر وتانیث اور عمل میں اسم فاعل کے مشابہ ہوتی ہے، اس لیے اسے صفت مشبہ کہتے ہیں۔

فُعْلٌ	صُلْبٌ	سخت	فَعَلٌ	حَسَنٌ	اچھا،خوبصورت
فَعِلٌ	خَشِنٌ	کھردرا	فَعِيلٌ	كَبِيرٌ	بہت بڑا

ملحوظہ 1 جب فعل میں رنگ، عیب یا حلیے کے معنی پائے جائیں تو مذکر کا صیغہ أَفْعَلُ اور مؤنث کا فَعْلَاءُ کے وزن پر آتا ہے، مثلاً: أَسْوَدُ ''سیاہ رنگ والا''، سَوْدَاءُ ''سیاہ رنگ والی''، أَعْرَجُ ''لنگڑا''، عَرْجَاءُ ''لنگڑی''، أَكْحَلُ ''سرگیں آنکھوں والا، كَحْلَاءُ ''سرگیں آنکھوں والی''۔

2 أَفْعَلُ کے آخر میں غیر منصرف ہونے کی وجہ سے تنوین نہیں آتی اور واحد مؤنث کا ہمزہ تثنیہ میں ''و'' سے بدل جاتا ہے، جیسے: سَوْدَاءُ سے سَوْدَاوَانِ، حَمْرَاءُ سے حَمْرَاوَانِ.

3 صفت مشبہ کے بھی اسم فاعل کی طرح چھ صیغے آتے ہیں۔

گردان صفت مشبہ

مذکر			مؤنث		
واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع
أَحْمَرُ	أَحْمَرَانِ	حُمْرٌ	حَمْرَاءُ	حَمْرَاوَانِ	حُمْرٌ
حَسَنٌ	حَسَنَانِ	حَسَنُونَ	حَسَنَةٌ	حَسَنَتَانِ	حَسَنَاتٌ

نوٹ صفت مشبہ کو غائب، مخاطب یا متکلم کے ساتھ خاص کرنے کے لیے ضمیریں لگائی جاتی ہیں، جیسے: هُوَ سَيِّدٌ ''وہ سردار ہے''، أَنْتَ أَحْمَرُ ''تو سرخ ہے''، أَنَا شَرِيفٌ ''میں شریف ہوں''۔

تمرین

1 صفت مشبہ کی تعریف کریں اور اس کے اوزان بیان کریں۔

2 اسم فاعل اور صفت مشبہ میں کیا فرق ہے؟

3 درج ذیل افعال سے صفت مشبہ کا صیغہ بنائیں اور گردان کریں:

عَرِجَ ''وہ لنگڑا ہوا''، حَوِلَ ''وہ بھینگا ہوا''، سَوِدَ ''وہ کالا ہوا''، كَحِلَ ''وہ سرگیں آنکھوں والا ہوا''۔

4 أَنْتَ شُجَاعٌ، هُمَا صَدِيقَانِ، نَحْنُ حَسَنُونَ کے معنی بیان کریں۔

5 مندرجہ ذیل صیغے بتائیں:

نَاظِرٌ ...... صَفْرَاوَانِ ...... زَرْقَاءُ ...... ظَاهِرَانِ ...... شَدِيدٌ

سَمِيعٌ ...... سَامِعٌ ...... سَوْدَاءُ ...... كَرِيمٌ ...... صَدُوقٌ.

سبق:19

اسم تفضیل

اسم تفضیل وہ اسم مشتق ہے جو یہ بتائے کہ ایک صفت دو یا دو سے زیادہ اشیاء میں مشترک طور پر پائی جاتی ہے لیکن اُن میں سے ایک شے اُس صفت میں، دوسری سے بڑھ کر ہے، جیسے: زَيْدٌ أَعْلَمُ مِنْ بَكْرٍ "زید بکر سے بڑھ کر عالم ہے۔"

جس میں معنی کی زیادتی ہو اُسے مُفَضَّل اور جس کے مقابلہ میں ہو اسے مفضَّل علیہ کہتے ہیں۔ مذکورہ مثال میں زید مفضل اور بکر مفضل علیہ ہے۔

بنانے کا طریقہ: اسم تفضیل کا صیغۂ مذکر أَفْعَلُ اور مؤنث فُعْلٰی کے وزن پر آتا ہے اور غیر منصرف ہونے کی وجہ سے آخر میں تنوین نہیں آتی۔ اور تثنیہ و جمع کی حالت میں اس کے آخر میں علامتِ تثنیہ، الف اور علامتِ جمع واؤ / ات بھی لگادی جاتی ہے۔ یہ ہمیشہ سہ حرفی افعال (ثلاثی مجرد) سے آتا ہے۔ اس کی گردان مندرجہ ذیل ہے:

گردان اسم تفضیل

مذکر			
صیغہ	گردان	وزن	معنی
واحد	أَنْصَرُ	أَفْعَلُ	زیادہ مدد کرنے والا ایک مرد
تثنیہ	أَنْصَرَانِ	أَفْعَلَانِ	زیادہ مدد کرنے والے دو مرد
جمع	أَنْصَرُونَ	أَفْعَلُونَ	زیادہ مدد کرنے والے کئی مرد

مؤنث			
واحد	نُصْرٰی	فُعْلٰی	زیادہ مدد کرنے والی ایک عورت
تثنیہ	نُصْرَیَانِ	فُعْلَیَانِ	زیادہ مدد کرنے والی دو عورتیں
جمع	نُصْرَیَاتٌ	فُعْلَیَاتٌ	زیادہ مدد کرنے والی کئی عورتیں

اسم تفضیل اور اسم مبالغہ میں فرق

اسم مبالغہ اور اسم تفضیل دونوں میں معنی کی زیادتی اور کثرت پائی جاتی ہے لیکن دونوں میں فرق یہ ہے کہ اسم مبالغہ میں زیادتی اپنی ذات کے اعتبار سے ہوتی ہے اور اسم تفضیل میں دوسرے کے مقابلے میں ہوتی ہے، جیسے: خَالِدٌ عَلَّامَةٌ ''خالد بہت بڑا عالم ہے۔'' اس میں کسی دوسرے کا لحاظ نہیں اور خالد میں علم کی زیادتی بذاتِ خود عَلَّامَةٌ کے لفظ سے ظاہر ہوتی ہے۔ جبکہ خَالِدٌ أَعْلَمُ مِنْ سَعِيدٍ ''خالد سعید سے زیادہ عالم ہے۔'' یہاں أَعْلَمُ کے لفظ سے ثابت ہو رہا ہے کہ ''خالد'' میں ''علم'' کی زیادتی ''سعید'' کے مقابلے میں ہے۔

فائدہ اسم تفضیل اکثر اسم فاعل کے معنی دیتا ہے، جیسے: أَنْصَرُ ''زیادہ مدد کرنے والا'' مگر کبھی اسم مفعول کے معنی میں بھی آتا ہے، جیسے: أَشْهَرُ ''زیادہ مشہور'' أَشْغَلُ ''زیادہ مشغول''۔

تنبیہ وہ افعال جو غیر ثلاثی مجرد ہوں یا لَون ''رنگ'' اور عیب کے معنی میں ہوں، ان سے اسم تفضیل أَفْعَلُ کے وزن پر نہیں آتا، چنانچہ أَسْوَدُ ''سیاہ رنگ والا'' اور أَعْوَرُ ''کانا'' اسم تفضیل نہیں بلکہ صفت مشبہ ہیں۔

جن افعال سے أَفْعَلُ کے وزن پر اسم تفضیل نہیں آتا ان سے اگر اسم تفضیل کے معنی ادا کرنا ہوں تو ان افعال کے مصدر کے شروع میں أَشَدُّ، أَكْبَرُ، أَضْعَفُ، أَصْغَرُ یا اسی وزن پر ان کے ہم معنی کوئی لفظ بڑھا دیا جائے اور مصدر کو نصب دیا جائے، جیسے: أَشَدُّ اِجْتِنَابًا ''زیادہ اجتناب کرنے والا''، أَشَدُّ حُمْرَةً ''زیادہ سُرخ رنگ والا''۔

فعل تعجب

اظہار تعجب و حیرانی کے لیے صرفیوں کے ہاں دو قیاسی صیغے ہیں: مَا أَفْعَلَهُ اور أَفْعِلْ بِهِ، انھیں فِعْلَا التَّعَجُّبِ یا صِيغَتَا التَّعَجُّبِ کہتے ہیں: یہ دونوں فعل ماضی ہیں۔ ان میں سے ایک اگرچہ فعل امر کے

وزن پر آیا ہے لیکن حقیقت میں یہ فعل امر نہیں ہے۔ مذکر و مؤنث اور واحد، تثنیہ، جمع کے لیے یہی دو صیغے استعمال ہوتے ہیں۔

مَا أَفْعَلَهُ کی مثال: مَا أَحْسَنَ رَشِيدًا! ”رشید کیا ہی حسین ہے!“ مَا أَحْسَنَ عَزِيزَةَ! ”عزیزہ کیا ہی حسین ہے!“

أَفْعِلْ بِهِ کی مثال: أَحْسِنْ بِرَشِيدٍ ”رشید کیا ہی حسین ہے!“ أَحْسِنْ بِعَزِيزَةَ! ”عزیزہ کیا ہی حسین ہے!“

یہ بھی اسم تفضیل کی طرح ثلاثی مجرد ہی سے بنایا جاتا ہے۔

تمرین

1. اسم تفضیل کی تعریف اور بنانے کا طریقہ لکھیں۔
2. أَكْبَرُ اور أَحْمَرُ میں کیا فرق ہے اور ان کا صیغۂ مؤنث کیا ہوگا؟
3. صیغۂ تعجب کتنے اور کون سے ہیں؟
4. مندرجہ ذیل صیغے بتائیں:

أَعْرَجُ ...... أَسْوَدُ ...... أَحْوَلُ ...... أَشْرَفُ ...... أَشْجَعُ ...... فُضْلٰى ...... كُبْرٰى.

5. درج ذیل مصادر سے اسم تفضیل بنائیں:

نَصْرٌ ...... جَمَالٌ ...... حَذَرٌ ...... كَرَمٌ ...... قُرْبٌ.

سبق:20

اسم آلہ

اسم آلہ وہ اسم مشتق ہے جو اُس چیز پر دلالت کرے جس کے ذریعے سے کام کیا جاتا ہے، مثلاً: مِفْتَاحٌ ''کھولنے کا آلہ، یعنی چابی''، مِرْقَاةٌ''چڑھنے کا آلہ، یعنی سیڑھی'' یہ ثلاثی مجرد، لازم و متعدی دونوں سے آتا ہے۔

بنانے کا طریقہ: اسم آلہ ثلاثی مجرد''سہ حرفی افعال'' کے مصدر میں مطلوبہ تبدیلی کرکے اسے مِفْعَلٌ، مِفْعَلَةٌ اور مِفْعَالٌ کے وزن پر لانے سے بنتا ہے، جیسے: نَصْرٌ سے مِنْصَرٌ، مِنْصَرَةٌ اور مِنْصَارٌ.

اسم آلہ کے قیاسی اوزان

اسم آلہ کے قیاسی اوزان تین ہیں:

1. مِفْعَلٌ، جیسے: مِبْرَدٌ''ریتی، رندا''، مِنْجَلٌ''درانتی''، مِقَصٌّ''کاٹنے کا آلہ، یعنی قینچی''۔
2. مِفْعَلَةٌ، جیسے: مِكْنَسَةٌ''جھاڑو''، مِطْرَقَةٌ''ہتھوڑا''۔
3. مِفْعَالٌ، جیسے: مِيزَانٌ''تولنے کا آلہ، یعنی ترازو''، مِفْتَاحٌ''کھولنے کا آلہ یعنی، چابی''، مِرْقَاةٌ''چڑھنے کا آلہ، یعنی سیڑھی''۔

اسم آلہ کی گردان

وزن مِفْعَلٌ			
صیغہ	گردان	وزن	معنی
واحد	مِنْصَرٌ	مِفْعَلٌ	مدد کرنے کا ایک آلہ
تثنیہ	مِنْصَرَانِ	مِفْعَلَانِ	مدد کرنے کے دو آلے
جمع	مَنَاصِرُ	مَفَاعِلُ	مدد کرنے کے کئی آلے

وزن مِفْعَلَةٌ			
واحد	مِنْصَرَةٌ	مِفْعَلَةٌ	مدد کرنے کا ایک آلہ
تثنیہ	مِنْصَرَتَانِ	مِفْعَلَتَانِ	مدد کرنے کے دو آلے
جمع	مَنَاصِرُ	مَفَاعِلُ	مدد کرنے کے کئی آلے
وزن مِفْعَالٌ			
واحد	مِنْصَارٌ	مِفْعَالٌ	مدد کرنے کا ایک آلہ
تثنیہ	مِنْصَارَانِ	مِفْعَالَانِ	مدد کرنے کے دو آلے
جمع	مَنَاصِيرُ	مَفَاعِيلُ	مدد کرنے کے کئی آلے

ان تین اوزان کے علاوہ اسم آلہ کے باقی تمام صیغے غیر قیاسی (سماعی) ہیں۔

تمرین

1. سَمِعَ سے اسمِ آلہ کی گردان کریں۔
2. اسمِ آلہ کے کتنے وزن ہیں؟ بیان کریں۔
3. اسم آلہ بنانے کا طریقہ لکھیں۔
4. درج ذیل افعال سے اسم آلہ بنائیں:

يَفْتَحُ ...... يَذْهَبُ ...... يَدْخُلُ ...... يَحْرُثُ ...... يَحْمِلُ ...... يَجْلِسُ.

سبق: 21

اسم ظرف

اسم ظرف وہ اسم مشتق ہے جو اس جگہ یا وقت پر دلالت کرے جس میں فعل واقع ہو، جیسے: مَلْعَبٌ ''کھیلنے کی جگہ یا وقت''۔

بنانے کا طریقہ: یہ ثلاثی مجرد کے مصدر سے اس طرح بنتا ہے کہ مصدر میں کچھ تبدیلی کر کے اسے مَفْعَلٌ یا مَفْعِلٌ کے وزن پر لے آتے ہیں، جیسے: نَصْرٌ سے مَنْصَرٌ.

غیر ثلاثی مجرد کے افعال سے اس کے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ علامتِ مضارع کو گرا کر اس کی جگہ میم مضموم لگائیں اور عینِ کلمہ کو فتحہ اور آخری حرف کو تنوین دے دیں، جیسے: یُکْرِمُ سے مُکْرَمٌ.

اسم ظرف کے اوزان

ثلاثی مجرد سے اسم ظرف کے دو وزن آتے ہیں: 1 مَفْعِلٌ (عین کے کسرہ کے ساتھ) 2 مَفْعَلٌ (عین کے فتحہ کے ساتھ)۔

درج ذیل صورتوں میں اسم ظرف مَفْعِلٌ کے وزن پر آتا ہے:

1 ثلاثی مجرد کے ماضی کے تینوں حرف ''صحیح'' ہوں اور مضارع مکسور العین ہو، جیسے: جَلَسَ یَجْلِسُ سے مَجْلِسٌ، رَجَعَ یَرْجِعُ سے مَرْجِعٌ، قَصَدَ یَقْصِدُ سے مَقْصِدٌ.

2 ماضی مثال واوی صحیح اللام ہو، جیسے: وَعَدَ یَعِدُ سے مَوْعِدٌ، وَثِقَ یَثِقُ سے مَوْثِقٌ.

3 اجوف یائی مضارع مکسور العین ہو، جیسے: بَاعَ یَبِیعُ سے مَبِیعٌ، قَالَ یَقِیلُ سے مَقِیلٌ.

مذکورہ صورتوں کے علاوہ اسم ظرف مَفْعَلٌ ہی کے وزن پر آئے گا، جیسے: مَنْصَرٌ، مَسْمَعٌ، اَلْمَجْرٰی، اَلْمَطْوٰی، مَقَرٌّ، مَفَرٌّ، مَیْقَظٌ وغیرہ۔

گردان

اسم ظرف بروزن مَفْعَلٌ			
صیغہ	گردان	وزن	معنی
واحد	مَنْصَرٌ	مَفْعَلٌ	مدد کرنے کا ایک وقت یا جگہ
تثنیہ	مَنْصَرَانِ	مَفْعَلَانِ	مدد کرنے کے دو وقت یا دو جگہیں
جمع	مَنَاصِرُ	مَفَاعِلُ	مدد کرنے کے کئی وقت یا جگہیں
اسم ظرف بروزن مَفْعِلٌ			
واحد	مَجْلِسٌ	مَفْعِلٌ	بیٹھنے کا ایک وقت یا جگہ
تثنیہ	مَجْلِسَانِ	مَفْعِلَانِ	بیٹھنے کے دو وقت یا دو جگہیں
جمع	مَجَالِسُ	مَفَاعِلُ	بیٹھنے کے کئی وقت یا جگہیں

فائدہ چند الفاظ ایسے بھی ہیں، جن کا ظرف اصولی طور پر مَفْعَلٌ کے وزن پر (مفتوح العین) آنا چاہیے لیکن ان کا استعمال عموماً مَفْعِلٌ کے وزن پر (مکسور العین) ہوتا ہے، وہ الفاظ مندرجہ ذیل ہیں:

لفظ	معنی	لفظ	معنی	لفظ	معنی
مَنْسِكٌ	قربان گاہ	مَشْرِقٌ	سورج نکلنے کی جگہ	مَرْفِقٌ	نرمی کرنے کی جگہ
مَنْخِرٌ	نتھنا	مَغْرِبٌ	سورج غروب ہونے کی جگہ	مَسْكِنٌ	رہائش گاہ
مَنْبِتٌ	اُگنے کی جگہ	مَطْلِعٌ	طلوع ہونے کی جگہ	مَفْرِقٌ	مانگ نکالنے کی جگہ
مَسْقِطٌ	گرنے کی جگہ	مَسْجِدٌ	سجدہ کرنے کی جگہ	مَجْزِرٌ	اونٹوں کا مذبح خانہ

نوٹ ان الفاظ کو قاعدے کے مطابق مَفْعَلٌ کے وزن پر پڑھنا بھی درست ہے۔

صرفیوں نے افعال اور اسمائے مشتقہ کی مشق کے لیے یہ طریقہ مقرر کیا ہے کہ ان سب کا ایک ایک ابتدائی صیغہ لے کر گردان کرتے ہیں، اس گردان کو صرفِ صغیر کہا جاتا ہے۔

نَصَرَ، یَنْصُرُ، نَصْرًا فَهُوَ نَاصِرٌ

وَ نُصِرَ، یُنْصَرُ، نَصْرًا [1] فَذَاكَ مَنْصُورٌ

لَمْ یَنْصُرْ لَمْ یُنْصَرْ، لَا یَنْصُرُ لَا یُنْصَرُ، لَنْ یَنْصُرَ لَنْ یُنْصَرَ

اَلْأَمرُ مِنْهُ: اُنْصُرْ، لِتُنْصَرْ، لِیَنْصُرْ، لِیُنْصَرْ

وَالنَّهْيُ مِنْهُ: لَا تَنْصُرْ، لَا تُنْصَرْ، لَا یَنْصُرْ، لَا یُنْصَرْ

اَلظَّرْفُ مِنْهُ: مَنْصَرٌ

وَالْآلَةُ مِنْهُ: مِنْصَرٌ

وَ أَفْعَلُ التَّفْضِیلِ الْمُذَكَّرِ مِنْهُ: أَنْصَرُ

وَالْمُؤَنَّثِ مِنْهُ: نُصْرٰی.

تمرین

1. اسم ظرف کی تعریف اور بنانے کا طریقہ لکھیں۔
2. اجوف یائی مضارع مکسور العین ہو یا ماضی مثال واوی صحیح اللام ہو تو اسم ظرف کس وزن پر آتا ہے؟
3. درج ذیل افعال سے اسم ظرف بنائیں:

یَقْعُدُ ...... یَجْلِسُ ...... یَعْصِرُ ...... یَنْسُجُ ...... یَكْسِبُ ...... یَحْمَدُ ...... یَفْهَمُ.

4. مندرجہ ذیل الفاظ کا ترجمہ کریں اور صیغہ بتائیں:

صَالِحَاتٌ ...... مَبْعُوثُونَ ...... مَعْلُومَاتٌ ...... شَكُورٌ ...... رَحِیمٌ

أَبْیَضُ ...... صَفْرَاءُ ...... مِفْتَاحٌ ...... مِنْشَارٌ ...... مَرْجِعٌ ...... مَوْقِفٌ.

[1] مصدر معروف ومجہول شکل وصورت میں ایک جیسا ہوتا ہے، البتہ معنی میں فرق ہوتا ہے۔ مصدر معروف ضَرْبًا کے معنی ''مارنا'' اور مجہول کے ''مارا جانا'' ہیں۔

سبق: 22

شش اقسام

اسم معرب اور فعل میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جو تین حروف سے کم پر مشتمل ہو، یعنی اسم اور فعل میں حروف اصلی کم از کم تین ہوتے ہیں۔ بعض اسمائے معرب اور افعال، جو بظاہر تین حروف سے کم پر مشتمل نظر آتے ہیں اصل میں ایسے نہیں ہوتے، بلکہ وہاں کوئی حرف محذوف ہوتا ہے، مثلاً: أَبٌ اصل میں أَبَوٌ تھا، أَخٌ اصل میں أَخَوٌ تھا، كُلْ اصل میں أُؤْكُلْ تھا اور قِ تَقِي سے بنا ہے۔ حذف و تعلیل سے ان کی یہ شکلیں رہ گئیں۔

اسم میں اصلی حروف پانچ تک ہوتے ہیں اور زائد حروف مل کر سات تک ہو سکتے ہیں۔

فعل میں اصلی حروف چار تک ہوتے ہیں اور زائد مل کر چھ تک ہو سکتے ہیں۔

تعدادِ حروف کے لحاظ سے اسم کی قسمیں

تعدادِ حروف کے لحاظ سے اسم کی بنیادی تین قسمیں ہیں: ثلاثی، رباعی، اور خماسی۔ پھر ان میں سے ہر ایک کی دو قسمیں ہیں: مُجرد اور مزید فیہ۔

اس طرح سے اسم کی کل چھ قسمیں ہوئیں:

1 ثلاثی مجرد: جس میں تین حروف اصلی ہوں اور کوئی حرف زائد نہ ہو، جیسے: فَلْسٌ، زَمَنٌ.

2 ثلاثی مزید فیہ: جس میں تین حروف اصلی ہوں اور کوئی حرف زائد بھی ہو، جیسے: زَمَانٌ اس میں الف زائد ہے۔

3 رباعی مجرد: جس میں چار حروف اصلی ہوں اور کوئی حرف زائد نہ ہو، جیسے: جَعْفَرٌ، دِرْهَمٌ.

4 رباعی مزید فیہ: جس میں چار حروف اصلی ہوں اور کوئی حرف زائد بھی ہو، جیسے: قِنْدِيلٌ اس میں ي زائد ہے۔

5| خماسی مجرد: جس میں پانچ حروف اصلی ہوں اور کوئی حرف زائد نہ ہو، جیسے: سَفَرْجَلٌ ''بہی/بِہی کا درخت''۔

6| خماسی مزید فیہ: جس میں پانچ حروف اصلی ہوں اور کوئی حرف زائد بھی ہو، جیسے: عَضْرَفُوطٌ ''ایک جانور کا نام'' اس میں ''و'' زائد ہے۔

فائدہ اصطلاح میں انھیں شش اقسام کہتے ہیں۔

تعدادِ حروف کے لحاظ سے فعل کی قسمیں

تعدادِ حروف کے لحاظ سے فعل کی دو قسمیں ہیں: ثلاثی، رباعی، یعنی فعل خماسی نہیں ہوتا۔

پھر ان میں سے ہر ایک کی دو قسمیں ہیں: مُجرد اور مزید فیہ۔ اس طرح سے فعل کی چار قسمیں بن جاتی ہیں: ثلاثی مجرد، ثلاثی مزید فیہ، رباعی مجرد، رباعی مزید فیہ۔

1| ثلاثی مجرد: یہ وہ فعل ہے جس میں تینوں حروف اصلی ہوں اور کوئی حرف زائد نہ ہو، جیسے: دَخَلَ، نَصَرَ.

2| ثلاثی مزید فیہ: یہ وہ فعل ہے جس میں تین حروف اصلی ہوں اور کوئی حرف زائد بھی ہو، جیسے: أَخْرَجَ، أَكْرَمَ ان میں ہمزہ زائد ہے۔

3| رباعی مجرد: یہ وہ فعل ہے جس میں چاروں حروف اصلی ہوں اور کوئی حرف زائد نہ ہو، جیسے: بَعْثَرَ، دَحْرَجَ.

4| رباعی مزید فیہ: یہ وہ فعل ہے جس میں چاروں حروف اصلی ہوں اور کوئی حرف زائد بھی ہو، جیسے: تَدَحْرَجَ. اس میں ت زائد ہے۔

مجرد اور مزید فیہ کی شناخت

فعل مجرد اور مزید فیہ کی شناخت کے لیے واحد مذکر غائب، فعل ماضی معروف کا صیغہ خاص ہے، اگر اس صیغے میں زائد حرف نہ ہو تو اسے اور اس کے مصدر اور تمام مشتقات کو مجرد ہی کہیں گے، جیسے: يَخْرُجُ اپنی ماضی خَرَجَ کے لحاظ سے مجرد کہلائے گا کیونکہ اس (ماضی) میں کوئی حرف زائد نہیں، اسی طرح خَارِجٌ، أُخْرُجْ وغیرہ بھی مجرد ہی کہلائیں گے، البتہ يُخْرِجُ اپنی ماضی أَخْرَجَ کے لحاظ سے مزید فیہ کہلائے گا کیونکہ اُس میں ایک حرف ہمزہ ''أ'' زائد ہے، لہٰذا اس کا مصدر اور مشتقات بھی مزید فیہ ہی کہلائیں گے۔

حرف اصلی اور زائد کا فرق

جو حرف کلمہ کے تمام تغیرات میں قائم رہے وہ اصلی ہے اور جو ایک ہی مادہ کے بعض ابواب اور صیغوں میں

موجود ہو اور بعض میں نہ ہو، وہ زائد ہوتا ہے، جیسے: کَرُمَ سے أَکْرَمَ، اس میں کَرُمَ کے تمام حروف اصلی ہیں اور أَکْرَمَ کا ہمزہ زائد ہے۔ قَبِلَ سے تَقَبَّلَ، اس میں قَبِلَ کے تمام حروف اصلی ہیں اور تَقَبَّلَ میں ت اور ایک ب زائد ہے، لہٰذا کَرُمَ اور قَبِلَ دونوں فعل ماضی، مجرد ہیں جبکہ أَکْرَمَ اور تَقَبَّلَ دونوں فعل ماضی، مزید فیہ ہیں۔ اسی طرح عَلِمَ، یَعْلَمُ، عَالِمٌ اور مَعْلُومٌ یہ سب مجرد ہی کہلائیں گے اگرچہ ان میں ع، ل اور م حروفِ اصلیہ اور ي، الف اور و زائد ہیں، اس لیے کہ ان کی ماضی میں کوئی حرف زائد نہیں۔

میزانِ صرفی

علمائے صرف نے حروف اصلی اور زائد کی شناخت کے لیے درج ذیل اوزان مقرر کیے ہیں:

1. ثلاثی مجرد کا وزن: ف، ع، ل
2. رباعی مجرد کا وزن: ف، ع، ل، ل
3. خماسی مجرد کا وزن: ف، ع، ل، ل، ل

جس کلمے کا وزن نکالنا ہو اسے موزون اور جس کے ذریعے سے وزن نکالا جائے اسے وَزن یا میزان کہتے ہیں، مثلاً: نَصَرَ بروزن فَعَلَ میں نَصَرَ موزون اور فَعَلَ وزن یا میزان ہے۔

ان اوزان کے ذریعے سے ثلاثی، رباعی، خماسی اور مجرد و مزید فیہ ہونا اس طرح معلوم کیا جاتا ہے کہ موزون کے حرفوں کا مقابلہ وزن (میزان) کے حرفوں سے ترتیب وار کیا جاتا ہے، جیسے: ضَرَبَ بروزن فَعَلَ، ضَارَبَ بروزن فَاعَلَ، اسی طرح حرکات وسکنات کے موافق ہونے کا بھی لحاظ رکھا جاتا ہے تو جو حروف ''ف، ع، ل'' کے مقابلے میں آئیں وہ اصلی ہوں گے اور جو ان کے مقابلے میں نہ ہوں وہ زائد ہوں گے۔

لہٰذا نَصَرَ بروزن فَعَلَ، زَمَنٌ بروزن فَعَلٌ (ثلاثی) دَحْرَجَ بروزن فَعْلَلَ، جَعْفَرٌ بروزن فَعْلَلٌ (رباعی) سَفَرْجَلٌ بروزن فَعَلْلَلٌ (خماسی) تمام مجرد ہی کہلائیں گے کیونکہ وزن وموزون میں تمام حروف اصلی ہیں اور ضَارَبَ بروزن فَاعَلَ، زَمَانٌ بروزن فَعَالٌ (ثلاثی) تَدَحْرَجَ بروزن تَفَعْلَلَ، قِنْدِیلٌ بروزن فِعْلِیلٌ (رباعی) عَضْرَفُوطٌ بروزن فَعْلَلُولٌ (خماسی) مزید فیہ کہلائیں گے کیونکہ موزون میں کچھ حروف زائد بھی ہیں جس کا علم میزان کے ذریعے وزن کرنے سے ہوا۔

تمرین

1. حروفِ اصلی اور زائد کے اعتبار سے اسم و فعل کی کتنی اقسام ہیں؟
2. مجرد اور مزید فیہ کی پہچان کا کیا طریقہ ہے؟
3. حروفِ اصلی اور زائد میں فرق بیان کریں۔
4. مندرجہ ذیل کلمات کا وزن نکالیں:

ضَرَبْنَ ...... مَعْلُومٌ ...... نَاصِرُونَ ...... جَلَسُوا ...... ذَهَبْتُنَّ.

5. درج ذیل میں ثلاثی، رباعی اور خماسی کلمات کی نشاندہی کریں:

اِسْتَنْصَرَ ...... تَقَابَلَ ...... شَرُفَ ...... عَقْرَبٌ ...... فَنَادِقُ ...... دِرْهَمٌ ...... تَصْرِيفٌ.

سبق :23

فعل ثلاثی مجرد کے اوزان

ثلاثی مجرد میں فعل ماضی کے تین وزن ہیں: فَعَلَ، فَعِلَ، فَعُلَ. ان میں سے ماضی فَعَلَ (مفتوح العین) کے مضارع کے بھی تین وزن ہیں: یَفْعُلُ (عین کے ضمہ کے ساتھ) جیسے: یَنْصُرُ، یَفْعِلُ (عین کے کسرہ کے ساتھ) جیسے: یَضْرِبُ اور یَفْعَلُ (عین کے فتحہ کے ساتھ) جیسے: یَفْتَحُ.

ماضی فَعِلَ (بکسر العین) کے مضارع کے دو وزن استعمال ہوتے ہیں: یَفْعَلُ (عین کے فتحہ کے ساتھ)، جیسے: یَسْمَعُ اور یَفْعِلُ (عین کے کسرہ کے ساتھ) جیسے: یَحْسِبُ.

ماضی فَعُلَ (مضموم العین) کے مضارع کا صرف ایک وزن ہے: یَفْعُلُ (عین کے ضمہ کے ساتھ) جیسے: یَکْرُمُ.

ثلاثی مجرد کے ابواب

ابواب باب کی جمع ہے۔ باب کے لغوی معنیٰ ہیں: دروازہ۔ اصطلاح میں ثلاثی مجرد کے ماضی اور مضارع کے صیغۂ واحد مذکر غائب کے مجموعے کو "باب" کہتے ہیں، جبکہ غیر ثلاثی مجرد میں وزنِ مصدر کو "باب" کہتے ہیں۔

ثلاثی مجرد کے کل چھ باب استعمال ہوتے ہیں۔ ان چھ ابواب میں تین کے ماضی ومضارع کے عین کلمے کی حرکت مختلف ہوتی ہے اور تین کی متفق۔ جن کی حرکات مختلف ہیں وہ کثیر الاستعمال ہیں۔ ان کو اصول کہتے ہیں اور دوسروں کو فروع۔ تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

اصول

1. فَعَلَ یَفْعُلُ، جیسے: نَصَرَ یَنْصُرُ
2. فَعَلَ یَفْعِلُ، جیسے: ضَرَبَ یَضْرِبُ
3. فَعِلَ یَفْعَلُ، جیسے: سَمِعَ یَسْمَعُ

فروع

1 فَعَلَ يَفْعَلُ ، جیسے: فَتَحَ يَفْتَحُ

2 فَعُلَ يَفْعُلُ ، جیسے: كَرُمَ يَكْرُمُ

3 فَعِلَ يَفْعِلُ ، جیسے: حَسِبَ يَحْسِبُ

تمرین

1 باب کسے کہتے ہیں؟ اصول کے ابواب میں سے مندرجہ ذیل کی صرف صغیر کیجیے:

1 فَعَلَ يَفْعِلُ: اَلْغَسْلُ ، اَلْغَلَبَةُ ، اَلظُّلْمُ.

2 فَعَلَ يَفْعُلُ: اَلطَّلَبُ، اَلدُّخُولُ ، اَلنَّصْرُ.

3 فَعِلَ يَفْعَلُ: اَلْعِلْمُ، اَلْجَهْلُ ، اَلشَّهَادَةُ.

2 فروع کے ابواب سے مندرجہ ذیل کی صرف صغیر کیجیے:

1 فَعَلَ يَفْعَلُ: اَلْجَرْحُ ،اَلْمَنْعُ ، اَلصَّبْغُ ، اَلْفَتْحُ.

2 فَعُلَ يَفْعُلُ: اَللُّطْفُ ، اَلْقُرْبُ ، اَلْكَثْرَةُ، اَلْكَرَمُ.

3 فَعِلَ يَفْعِلُ: اَلْحِسْبَانُ

سبق: 24

غیر ثلاثی مجرد کے ابواب

ابواب ثلاثی مزید فیہ: فعل ثلاثی مزید فیہ کے بارہ باب ہیں جو ماضی ثلاثی مجرد کی ابتدا یا وسط میں ایک، دو یا تین حروف بڑھانے سے بنتے ہیں۔ ان کے تین گروہ ہیں۔

1 وہ ابواب جو ایک حرف بڑھانے سے بنتے ہیں، تین ہیں:

	مصدر اور نام	فعل	بنانے کا طریقہ	مثال
1	إِفْعَالٌ	أَفْعَلَ	ثلاثی مجرد کے فائے کلمہ سے پہلے ہمزہ قطعی ''أ'' بڑھانے سے	كَرُمَ سے أَكْرَمَ ''اس نے عزت کی''
2	تَفْعِيلٌ	فَعَّلَ	عینِ کلمہ کو مشدّد کرنے سے	صَرَفَ سے صَرَّفَ ''اس نے پھیر دیا''
3	مُفَاعَلَةٌ	فَاعَلَ	فائے کلمہ کے بعد الف بڑھانے سے	قَتَلَ سے قَاتَلَ ''اس نے لڑائی کی''

2 وہ ابواب جو دو حروف بڑھانے سے بنتے ہیں، پانچ ہیں۔

	مصدر اور نام	فعل	بنانے کا طریقہ	مثال
1	تَفَعُّلٌ	تَفَعَّلَ	شروع میں ''ت'' لگانے اور عینِ کلمہ کو مشدد کرنے سے	قَبِلَ سے تَقَبَّلَ ''اس نے قبول کیا''
2	تَفَاعُلٌ	تَفَاعَلَ	شروع میں ت اور فائے کلمہ کے بعد الف لگانے سے	قَبِلَ سے تَقَابَلَ ''اس نے مقابلہ کیا''
3	اِفْتِعَالٌ	اِفْتَعَلَ	شروع میں ہمزہ وصلی اور فائے کلمہ کے بعد ''ت'' لگانے سے	جَنَبَ سے اِجْتَنَبَ ''اس نے اجتناب کیا''

4	اِنْفِعَالٌ	اِنْفَعَلَ	شروع میں ہمزہ وصلی اور "ن" لگانے سے	فَطَرَ سے اِنْفَطَرَ "وہ پھٹا"
5	اِفْعِلَالٌ	اِفْعَلَّ	شروع میں ہمزہ وصلی لگانے اور لام کلمہ کو مشدد کرنے سے	حَمِرَ سے اِحْمَرَّ "وہ بہت سرخ ہوا"

3 وہ ابواب جن میں تین حرف بڑھائے جاتے ہیں، چار ہیں:

	مصدر اور نام	فعل	بنانے کا طریقہ	مثال
1	اِفْعِيلَالٌ	اِفْعَالَّ	شروع میں ہمزہ وصلی اور عینِ کلمہ کے بعد الف بڑھانے اور لام کو مشدّد کرنے سے	دَهِمَ سے اِدْهَامَّ "بہت سیاہ ہوا"
2	اِسْتِفْعَالٌ	اِسْتَفْعَلَ	شروع میں ہمزہ وصلی، س اور ت لگانے سے	نَصَرَ سے اِسْتَنْصَرَ "اس نے مدد طلب کی"
3	اِفْعِيعَالٌ	اِفْعَوْعَلَ	شروع میں ہمزہ وصلی اور عینِ کلمہ کے بعد واؤ لگانے اور عینِ کلمہ کو مکرر لانے سے	خَشُنَ سے اِخْشَوْشَنَ "وہ سخت کھردرا ہوا"
4	اِفْعِوَّالٌ	اِفْعَوَّلَ	شروع میں ہمزہ لگانے اور عینِ کلمہ کے بعد "و" مشدّد لگانے سے	جَلَذَ سے اِجْلَوَّذَ "وہ تیز چلا"

رباعی مجرد: رباعی مجرد کا صرف ایک باب فَعْلَلَةٌ ہے، جیسے: دَحْرَجَ بروزن فَعْلَلَ "اس نے لڑھکایا"۔

ابواب رباعی مزید فیہ: رباعی مزید فیہ کے تین ابواب ہیں اور ثلاثی مزید فیہ کی طرح رباعی مجرد کی ماضی میں ایک یا دو حرف بڑھانے سے بنتے ہیں اور یہ دو حصوں میں منقسم ہیں۔

1 وہ باب جو ایک حرف بڑھانے سے بنتا ہے، صرف ایک ہے۔

مصدر اور نام	فعل	بنانے کا طریقہ	مثال
تَفَعْلُلٌ	تَفَعْلَلَ	مجرد کے شروع میں ت بڑھانے سے	دَحْرَجَ سے تَدَحْرَجَ "وہ لڑھکا"

2 وہ باب جن میں دو حرف بڑھائے جاتے ہیں، دو ہیں:

	مصدر اور نام	فعل	بنانے کا طریقہ	مثال
1	اِفْعِنْلَالٌ	اِفْعَنْلَلَ	شروع میں ہمزہ وصلی لانے اور عینِ کلمہ کے بعد "ن" لگانے سے	حَرْجَمَ سے اِحْرَنْجَمَ "جمع ہونا، کسی کام کا ارادہ کرکے پھر اس سے مڑنا"
2	اِفْعِلَّالٌ	اِفْعَلَلَّ	شروع میں ہمزہ وصلی اور لامِ کلمہ کو مشدد کرنے سے	قَشْعَرَ سے اِقْشَعَرَّ "وہ لرزا"

ہمزہ وصلی اور قطعی میں فرق

ہمزۂ وصلی اور قطعی دونوں زائد ہوتے ہیں، ان میں فرق یہ ہے کہ ہمزۂ وصلی وسطِ کلام میں تلفظ سے گرجاتا ہے، جیسے: ﴿فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّیْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِیْنَ﴾ میں فَانْتَظِرُوا کی فاء کے بعد والا ہمزہ۔ اور ہمزۂ قطعی وسطِ کلام میں بھی تلفظ سے ساقط نہیں ہوتا، جیسے: ﴿وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ﴾ میں أَنْذِرْ کا ہمزہ اور اَلْأَقْرَبِينَ کا دوسرا ہمزہ۔

ابواب ثلاثی مجرد کی صرف صغیر

مصادر	ماضی معروف	مضارع معروف	مصدر	اسم فاعل	ماضی مجہول	مضارع مجہول	مصدر	اسم مفعول	امر حاضر	نہی	ظرف	آلہ	تفضیل
اَلنَّصْرُ	نَصَرَ	يَنْصُرُ	نَصْرًا	نَاصِرٌ	نُصِرَ	يُنْصَرُ	نَصْرًا	مَنْصُورٌ	اُنْصُرْ	لَا تَنْصُرْ	مَنْصَرٌ	مِنْصَرٌ	أَنْصَرُ
اَلضَّرْبُ	ضَرَبَ	يَضْرِبُ	ضَرْبًا	ضَارِبٌ	ضُرِبَ	يُضْرَبُ	ضَرْبًا	مَضْرُوبٌ	اِضْرِبْ	لَا تَضْرِبْ	مَضْرِبٌ	مِضْرَبٌ	أَضْرَبُ
اَلسَّمْعُ	سَمِعَ	يَسْمَعُ	سَمْعًا	سَامِعٌ	سُمِعَ	يُسْمَعُ	سَمْعًا	مَسْمُوعٌ	اِسْمَعْ	لَا تَسْمَعْ	مَسْمَعٌ	مِسْمَعٌ	أَسْمَعُ
اَلْفَتْحُ	فَتَحَ	يَفْتَحُ	فَتْحًا	فَاتِحٌ	فُتِحَ	يُفْتَحُ	فَتْحًا	مَفْتُوحٌ	اِفْتَحْ	لَاتَفْتَحْ	مَفْتَحٌ	مِفْتَحٌ	أَفْتَحُ
اَلْكَرَمُ	كَرُمَ	يَكْرُمُ	كَرَمًا	كَارِمٌ	x	x	x	x	اُكْرُمْ	لَا تَكْرُمْ	مَكْرَمٌ	مِكْرَمٌ	أَكْرَمُ
اَلْحِسْبَانُ	حَسِبَ	يَحْسِبُ	حِسْبَانًا	حَاسِبٌ	حُسِبَ	يُحْسَبُ	حِسْبَانًا	مَحْسُوبٌ	اِحْسِبْ	لَا تَحْسِبْ	مَحْسِبٌ	مِحْسَبٌ	أَحْسَبُ

ثلاثی مزید فیہ کے ابواب کی صرف صغیر

مصادر	ماضی معروف	مضارع معروف	مصدر	اسم فاعل	ماضی مجہول	مضارع مجہول	مصدر	اسم مفعول	امر حاضر	نہی	ظرف
اَلْإِكْرَامُ	أَكْرَمَ	يُكْرِمُ	إِكْرَامًا	مُكْرِمٌ	أُكْرِمَ	يُكْرَمُ	إِكْرَامًا	مُكْرَمٌ	أَكْرِمْ	لَا تُكْرِمْ	مُكْرَمٌ
اَلتَّصْرِيفُ	صَرَّفَ	يُصَرِّفُ	تَصْرِيفًا	مُصَرِّفٌ	صُرِّفَ	يُصَرَّفُ	تَصْرِيفًا	مُصَرَّفٌ	صَرِّفْ	لَا تُصَرِّفْ	مُصَرَّفٌ
اَلْمُقَاتَلَةُ	قَاتَلَ	يُقَاتِلُ	مُقَاتَلَةً	مُقَاتِلٌ	قُوتِلَ	يُقَاتَلُ	مُقَاتَلَةً	مُقَاتَلٌ	قَاتِلْ	لَاتُقَاتِلْ	مُقَاتَلٌ
اَلتَّصَرُّفُ	تَصَرَّفَ	يَتَصَرَّفُ	تَصَرُّفًا	مُتَصَرِّفٌ	تُصُرِّفَ	يُتَصَرَّفُ	تَصَرُّفًا	مُتَصَرَّفٌ	تَصَرَّفْ	لَا تَتَصَرَّفْ	مُتَصَرَّفٌ

اَلتَّقَابُلُ	تَقَابَلَ	يَتَقَابَلُ	تَقَابُلًا	مُتَقَابِلٌ	تُقُوبِلَ	يُتَقَابَلُ	تَقَابُلًا	مُتَقَابَلٌ	تَقَابَلْ	لَا تَتَقَابَلْ	مُتَقَابَلٌ
اَلْاِجْتِنَابُ	اِجْتَنَبَ	يَجْتَنِبُ	اِجْتِنَابًا	مُجْتَنِبٌ	اُجْتُنِبَ	يُجْتَنَبُ	اِجْتِنَابًا	مُجْتَنَبٌ	اِجْتَنِبْ	لَا تَجْتَنِبْ	مُجْتَنَبٌ
اَلْاِنْصِرَافُ	اِنْصَرَفَ	يَنْصَرِفُ	اِنْصِرَافًا	مُنْصَرِفٌ	x	x	x	x	اِنْصَرِفْ	لَا تَنْصَرِفْ	مُنْصَرَفٌ
اَلْاِحْمِرَارُ	اِحْمَرَّ	يَحْمَرُّ	اِحْمِرَارًا	مُحْمَرٌّ	x	x	x	x	اِحْمَرَّ، اِحْمَرِرْ	لَا تَحْمَرَّ، لَا تَحْمَرِرْ	مُحْمَرٌّ
اَلْاِدْهِيمَامُ	اِدْهَامَّ	يَدْهَامُّ	اِدْهِيمَامًا	مُدْهَامٌّ	x	x	x	x	اِدْهَامَّ، اِدْهَامِمْ	لَا تَدْهَامَّ، لَا تَدْهَامِمْ	مُدْهَامٌّ
اَلْاِسْتِنْصَارُ	اِسْتَنْصَرَ	يَسْتَنْصِرُ	اِسْتِنْصَارًا	مُسْتَنْصِرٌ	اُسْتُنْصِرَ	يُسْتَنْصَرُ	اِسْتِنْصَارًا	مُسْتَنْصَرٌ	اِسْتَنْصِرْ	لَا تَسْتَنْصِرْ	مُسْتَنْصَرٌ
اَلْاِخْشِيشَانُ	اِخْشَوْشَنَ	يَخْشَوْشِنُ	اِخْشِيشَانًا	مُخْشَوْشِنٌ	x	x	x	x	اِخْشَوْشِنْ	لَا تَخْشَوْشِنْ	مُخْشَوْشَنٌ
اَلْاِجْلِوَّاذُ	اِجْلَوَّذَ	يَجْلَوِّذُ	اِجْلِوَّاذًا	مُجْلَوِّذٌ	x	x	x	x	اِجْلَوِّذْ	لَا تَجْلَوِّذْ	مُجْلَوَّذٌ
رباعی مجرد کے باب کی صرف صغیر											
اَلدَّحْرَجَةُ	دَحْرَجَ	يُدَحْرِجُ	دَحْرَجَةً	مُدَحْرِجٌ	دُحْرِجَ	يُدَحْرَجُ	دَحْرَجَةً	مُدَحْرَجٌ	دَحْرِجْ	لَا تُدَحْرِجْ	مُدَحْرَجٌ
رباعی مزید فیہ کے ابواب کی صرف صغیر											
اَلتَّدَحْرُجُ	تَدَحْرَجَ	يَتَدَحْرَجُ	تَدَحْرُجًا	مُتَدَحْرِجٌ	x	x	x	x	تَدَحْرَجْ	لَا تَتَدَحْرَجْ	مُتَدَحْرَجٌ
اَلْاِحْرِنْجَامُ	اِحْرَنْجَمَ	يَحْرَنْجِمُ	اِحْرِنْجَامًا	مُحْرَنْجِمٌ	x	x	x	x	اِحْرَنْجِمْ	لَا تَحْرَنْجِمْ	مُحْرَنْجَمٌ
اَلْاِقْشِعْرَارُ	اِقْشَعَرَّ	يَقْشَعِرُّ	اِقْشِعْرَارًا	مُقْشَعِرٌّ	x	x	x	x	اِقْشَعِرَّ، اِقْشَعْرِرْ	لَا تَقْشَعِرَّ، لَا تَقْشَعْرِرْ	مُقْشَعَرٌّ

تمرین

1. ثلاثی مزید فیہ کے کل کتنے ابواب ہیں؟
2. ثلاثی مجرد سے بابِ إفعال، مفاعلہ اور تفعّل کیسے بنتے ہیں؟
3. وہ ابواب جن میں تین حروف زائد ہوتے ہیں کتنے اور کونسے ہیں؟
4. رباعی مجرد کے کتنے باب ہیں اور رباعی مزید فیہ کے کتنے؟
5. ہمزہ وصلی اور قطعی میں فرق بیان کریں۔

سبق: 25

ہفت اقسام

حرفِ صحیح اور حرفِ علت کے اعتبار سے کلمہ کی جو قسمیں بنتی ہیں انھیں ہفت اقسام کہتے ہیں۔

عربی کے بعض کلمات میں کبھی حرفِ علت ہوتا ہے، کبھی ہمزہ، کبھی ایک جنس کے دو حرف اور کبھی ان تینوں صورتوں میں سے کوئی صورت نہیں ہوتی، پس صرفیوں نے اس اعتبار سے اسمائے معرب اور افعالِ متصرفہ کی تقسیم کی ہے، چنانچہ جس کلمے کے حروف اصلیہ میں حرفِ علت ہو، اسے "مُعْتَل" اور جس میں نہ ہو اسے "صحیح" کہتے ہیں۔

صحیح کی پھر تین قسمیں ہیں: سالم، مہموز، مضاعف۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

سالم: وہ کلمہ ہے جس کے حروفِ اصلی میں ہمزہ، حرفِ علت یا ایک جنس کے دو حرف جمع نہ ہوں، جیسے:

ضَرَبَ، بَعْثَرَ، رَجُلٌ، جَعْفَرٌ، سَفَرْجَلٌ.

مہموز: وہ کلمہ ہے جس کے حروف اصلی میں ہمزہ ہو۔ اس کی تین قسمیں ہیں:

1. **مہموز الفاء:** جس کے فائے کلمہ میں ہمزہ ہو، جیسے: أَمَرَ، إِبِلٌ.
2. **مہموز العین:** جس کے عینِ کلمہ میں ہمزہ ہو، جیسے: سَأَلَ، رَأْسٌ.
3. **مہموز اللام:** جس کے لامِ کلمہ میں ہمزہ ہو، جیسے: قَرَأَ، جُزْءٌ.

ملاحظہ

1. حروفِ علت [1] تین ہیں: واؤ، الف اور یاء.
2. حروفِ علت جب ساکن ہوں اور اُن سے پہلے حرف کی حرکت اُن کے موافق ہو تو انھیں مَدّہ، اور موافق نہ ہو تو لِین کہتے ہیں۔

[1] عربی زبان میں بیماری کو "علت" کہتے ہیں۔ بیماری کی حالت میں عربی مریض وای پکارتا ہے۔ یہ لفظ تین حروف واؤ، الف اور یاء کا مجموعہ ہے، چنانچہ ان کا نام حروفِ علت رکھ دیا گیا۔

مضاعف: وہ کلمہ ہے جس کے اصلی حروف میں ایک جنس کے دو حرف ہوں۔

اس کی دو قسمیں ہیں:

1 **مضاعف ثلاثي:** جس کا عین اور لامِ کلمہ ایک جنس کے ہوں، جیسے: مَدَّ، سَبَّ.

2 **مضاعف رباعي:** جس کا فائے کلمہ اور پہلا لامِ کلمہ ایک جنس کے ہوں اور عینِ کلمہ اور دوسرا لامِ کلمہ بھی ایک جنس کے ہوں، جیسے: زَلْزَلَ، عَسْعَسَ.

معتل: معتل وہ کلمہ ہے جس کے حروفِ اصلیہ میں حرفِ علت ہو۔ اس کی دو قسمیں ہیں: ① معتل بیک حرف ② معتل بدوحروف۔

1 **معتل بیک حرف:** یہ وہ کلمہ ہے جس کے حروف اصلیہ میں ایک حرف علت ہو۔ اس کی تین قسمیں ہیں:

① **معتل الفاء:** جس کا فائے کلمہ حرفِ علت ہو، اسے مثال بھی کہتے ہیں، جیسے: وَعَدَ، يَسَرَ، وَرْدٌ، يُمْنٌ.

② **معتل العين:** جس کا عینِ کلمہ حرفِ علت ہو، اسے اجوف بھی کہتے ہیں، جیسے: قَالَ، بَاعَ، قَوْمٌ، لَيْلٌ.

③ **معتل اللام:** جس کا لامِ کلمہ حرفِ علت ہو، اسے ناقص بھی کہتے ہیں، جیسے: دَعَا، رَمٰی، دَلْوٌ، ظَبْيٌ.

2 **معتل بدوحروف:** جس کلمے کے حروفِ اصلیہ میں دو حرف علت ہوں اسے لفیف کہتے ہیں اور اس کی دو قسمیں ہیں:

① **لفیف مفروق:** جس میں دو حرف علت علیحدہ علیحدہ ہوں، جیسے: وَلِيَ، وَحْيٌ.

② **لفیف مقرون:** جس میں دو حرف علت اکٹھے، یعنی متصل ہوں، جیسے: طَوٰی، حَيِيَ، يَوْمٌ.

نوٹ مذکورہ تفصیل کے مطابق تو گیارہ قسمیں بنتی ہیں مگر بعض صرفیوں نے بعض قسموں کو چھوڑ کر سات کو درج ذیل شعر میں ذکر کیا ہے، انھیں ہفت اقسام کہتے ہیں:

صحیح است و مثال است و مضاعف
لفیف و ناقص و مهموز و اجوف

ان اقسام میں سے صحیح میں کوئی تغیر نہیں ہوتا جبکہ ان کے علاوہ دیگر اقسام میں ہمزہ، حرف علت یا تکرار حروف سے ثقل پیدا ہو جاتا ہے۔ اس ثقل کو دور کرنے کے لیے صرفیوں نے کچھ قواعد مقرر کیے ہیں۔ ان قواعد کا بیان آئندہ اسباق میں ہوگا۔

تمرین

1. ہفت اقسام کون سی ہیں؟ ان میں سے سالم اور مضاعف کی تعریف کریں۔

2. خالی جگہ مناسب لفظ سے پر کیجیے:

(1) جس کلمہ کے حروف اصلی میں ہمزہ ہو اسے .... کہتے ہیں۔

(ناقص، مہموز، اجوف)

(2) جس کلمے میں دو حرف علت ہوں اسے .... کہتے ہیں۔

(مثال، لفیف، مضاعف)

(3) معتل اسے کہتے ہیں جس کے حروف اصلیہ میں .... ہو۔

(ہمزہ، ایک جنس کے دو حروف، حرف علت)

(4) جس کے حروف اصلیہ میں حرف علت نہ ہو، اسے .... کہتے ہیں۔

(صحیح، معتل)

3. مندرجہ ذیل میں ہفت اقسام کے لحاظ سے کلمات کی نشاندہی کریں:

زَلْزَلَ ...... وَعَدَ ...... خَبَأَ ...... سَأَلَ ...... وَلِيَ ...... هَوٰى ...... غَوٰى ...... مَدَّ ...... شَدَّ

عَسْعَسَ ...... قُعُودٌ ...... أَدَبَ ...... نَجْمٌ ...... تَبَّ ...... قَوِيَ ...... وَعٰى ...... سُوءٌ۔

سبق: 26

مہموز کا بیان

مہموز وہ کلمہ ہے جس کے حروفِ اصلی میں ہمزہ ہو، جیسے: أَكَلَ، سَأَلَ، بُؤْسٌ.

اس کی تین قسمیں ہیں:

1 **مہموز الفاء:** جس کے فائے کلمہ میں ہمزہ ہو، جیسے: أَمَرَ، أَخْذٌ.

2 **مہموز العین:** جس کے عینِ کلمہ میں ہمزہ ہو، جیسے: سَأَلَ، رَأْسٌ.

3 **مہموز اللام:** جس کے لامِ کلمہ میں ہمزہ ہو، جیسے: قَرَأَ، بَدْءٌ.

مہموز میں ہونے والے تصرف کو تخفیف کہتے ہیں۔ تخفیف کی دو صورتیں ہیں:

1 تخفیف جوازی 2 تخفیف وجوبی۔

اگر کلمہ میں ایک ہمزہ ہو تو تخفیف جوازی اور دو ہمزے ہوں تو تخفیف وجوبی ہوتی ہے۔

تخفیف جوازی کے قواعد

اگر کلمے میں ایک ہمزہ ہو تو اس کی تخفیف کے لیے مندرجہ ذیل قاعدے ہیں:

قاعدۂ رَاسٌ: اگر ہمزہ ساکن ہو اور اس کا ماقبل متحرک ہو تو اُسے ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدلنا جائز ہے، جیسے: رَأْسٌ، بُؤْسٌ اور ذِئْبٌ [1] سے رَاسٌ، بُوسٌ اور ذِيبٌ.

قاعدۂ جُوَنٌ: اگر ہمزہ مفتوح ہو اور اس کا ماقبل مضموم یا مکسور ہو تو اسے ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدلنا جائز ہے، جیسے: جُؤَنٌ، مِئَرٌ [2] سے جُوَنٌ، مِيَرٌ.

[1] رَأْسٌ "سر" بُؤْسٌ "مشقت، فقر" ذِئْبٌ "بھیڑیا"۔ [2] جُوَنٌ، جُوْنَةٌ کی جمع "چمڑے کی ٹوکری" مِيَرٌ، مِئَرَةٌ کی جمع "بدلہ، عداوت"۔

قاعدۂ یَسَلُ: ہمزہ متحرک ہو اور اس کا ماقبل ساکن ہو تو اُس کی حرکت ماقبل کو دے کر اسے گرا دینا جائز ہے، بشرطیکہ ہمزہ کا ماقبل مدّہ زائدہ، نونِ انفعال یا یائے تصغیر نہ ہو، جیسے: یَسْئَلُ، شَيْءٌ، ضَوْءٌ، قَدْ أَكْرَمَ سے یَسَلُ، شَيٌ، ضَوٌ، قَدَ اكْرَمَ.

قاعدۂ مَقْرُوٌّ: ہمزہ متحرک ہو اور اس کے ماقبل "و" یا "ي" مدّہ زائدہ یا یائے تصغیر ہو تو ہمزہ کو ماقبل کی جنس سے بدلنا جائز ہے اور ابدال کے بعد ادغام ضروری ہے، جیسے: مَقْرُوءٌ، خَطِيئَةٌ اور أُفَيْئِسٌ سے مَقْرُوٌّ، خَطِيَّةٌ، أُفَيِّسٌ.

تخفیف وجوبی کے قواعد

جب کلمے میں دو ہمزے جمع ہو جائیں تو ان کی تخفیف کے لیے مندرجہ ذیل قاعدے ہیں:

قاعدۂ آمَنَ: جب دو قطعی ہمزے ایک کلمے میں جمع ہو جائیں اور دوسرا ہمزہ ساکن ہو تو اس کو پہلے ہمزے کی حرکت کے موافق حرفِ علت سے بدلنا ضروری ہے، جیسے: آمَنَ، أُومِنَ، إِيمَانًا جو اصل میں أَأْمَنَ، أُؤْمِنَ، إِءْمَانًا تھے۔

قاعدۂ جَاءٍ: جب دو ہمزے متحرک ایک کلمے میں جمع ہو جائیں اور اُن میں سے ایک مکسور ہو تو دوسرے کو "ي" سے بدلنا ضروری ہے، جیسے: جَاءِءٌ سے جَاءٍ. دوسرے ہمزے کو "ي" سے بدل دیا، قاعدۂ رَاضٍ کے تحت جَاءٍ ہو گیا۔ [1] (قاعدۂ رَاضٍ ناقص کے بیان میں ذکر ہوگا)

قاعدۂ أَوَادِمُ: جب دو ہمزے متحرک ایک کلمے میں جمع ہو جائیں اور ان میں سے کوئی بھی مکسور نہ ہو تو دوسرے کو "و" سے بدلنا ضروری ہے، جیسے: أَآدِمُ، أُأَمِّلُ سے أَوَادِمُ [2] أُوَمِّلُ.

مہموز کے ابوابِ مجرد

مہموز الفاء سے ثلاثی مجرد کے چار اور مہموز العین و مہموز اللام سے تین تین ابواب آتے ہیں۔

[1] جَاءٍ کی تعلیل: جَاءٍ اصل میں جَايِءٌ تھا۔ قاعدۂ قَائِلٌ سے جَاءِءٌ ہوا ہے، پھر دو متحرک ہمزے ایک جگہ جمع ہو گئے ان میں سے پہلا مکسور ہے، اس لیے دوسرے ہمزہ کو یاء سے بدل دیا، یاء پر ضمہ ثقیل تھا، چنانچہ قاعدۂ رَاضٍ کے تحت یاء کی حرکت گرا دی۔ دو ساکن، یاء اور تنوین جمع ہوئے تو یاء کو حذف کر دیا۔ جَاءٍ رہ گیا۔ [2] أَوَادِمُ آدَمُ کی جمع ہے۔ "آدم زاد"

مہموز ثلاثی مجرد کے ابواب

	مصدر	باب	معنی
مہموز الفاء			
1	اَلْأَمْرُ	نَصَرَ يَنْصُرُ	حکم دینا
2	اَلْأَدْبُ	ضَرَبَ يَضْرِبُ	دعوت کا کھانا تیار کرنا
3	اَلْأَمْنُ	سَمِعَ يَسْمَعُ	بے خوف ہونا
4	اَلْأَدَبُ	كَرُمَ يَكْرُمُ	باادب ہونا
مہموز العین			
1	اَلسُّؤَالُ	فَتَحَ يَفْتَحُ	مانگنا، سوال کرنا
2	اَلْيَأْسُ	سَمِعَ يَسْمَعُ	ناامید ہونا
3	اَللُّؤْمُ	كَرُمَ يَكْرُمُ	کمینہ ہونا
مہموز اللام			
1	اَلْقِرَاءَةُ	فَتَحَ يَفْتَحُ	پڑھنا
2	اَلصَّدَأُ	سَمِعَ يَسْمَعُ	زنگ لگ جانا
3	اَلْجُرْأَةُ	كَرُمَ يَكْرُمُ	دلیر ہونا

مہموز الفاء ثلاثی مجرد کے ابواب کی صرف صغیر

مصادر	باب	ماضی معروف	مضارع معروف	مصدر	اسم فاعل	ماضی مجہول	مضارع مجہول	مصدر	اسم مفعول	امر حاضر	نہی	ظرف	آلہ	تفضیل
اَلْأَمْرُ	نَصَرَ يَنْصُرُ	أَمَرَ	يَأْمُرُ	أَمْرًا	آمِرٌ	أُمِرَ	يُؤْمَرُ	أَمْرًا	مَأْمُورٌ	مُرْ	لَا تَأْمُرْ	مَأْمَرٌ	مِئْمَرٌ	آمَرُ
اَلْأَمْنُ	سَمِعَ يَسْمَعُ	أَمِنَ	يَأْمَنُ	أَمْنًا	آمِنٌ	أُمِنَ	يُؤْمَنُ	أَمْنًا	مَأْمُونٌ	اِئْمَنْ	لَا تَأْمَنْ	مَأْمَنٌ	مِئْمَنٌ	آمَنُ
اَلْأَدَبُ	كَرُمَ يَكْرُمُ	أَدُبَ	يَأْدُبُ	أَدَبًا	آدِبٌ	x	x	x	x	أُوْدُبْ	لَا تَأْدُبْ	مَأْدَبٌ	مِئْدَبٌ	آدَبُ

مہموز العین

مصادر	باب	ماضی معروف	مضارع معروف	مصدر	اسم فاعل	ماضی مجہول	مضارع مجہول	مصدر	اسم مفعول	امر حاضر	نہی	ظرف	آلہ	تفضیل
اَلسُّؤَالُ	فَتَحَ يَفْتَحُ	سَأَلَ	يَسْأَلُ	سُؤَالًا	سَائِلٌ	سُئِلَ	يُسْئَلُ	سُؤَالًا	مَسْئُولٌ	اِسْئَلْ	لَا تَسْئَلْ	مَسْأَلٌ	مِسْأَلٌ	أَسْأَلُ
اَللُّؤْمُ	كَرُمَ يَكْرُمُ	لَؤُمَ	يَلْؤُمُ	لُؤْمًا	لَائِمٌ	x	x	x	x	اُلْؤُمْ	لَا تَلْؤُمْ	مَلْؤَمٌ	مِلْئَمٌ	أَلْأَمُ

مہموز اللام

مصادر	باب	ماضی معروف	مضارع معروف	مصدر	اسم فاعل	ماضی مجہول	مضارع مجہول	مصدر	اسم مفعول	امر حاضر	نہی	ظرف	آلہ	تفضیل
اَلْقِرَاءَةُ	فَتَحَ يَفْتَحُ	قَرَأَ	يَقْرَأُ	قِرَاءَةً	قَارِئٌ	قُرِئَ	يُقْرَأُ	قِرَاءَةً	مَقْرُوءٌ	اِقْرَأْ	لَا تَقْرَأْ	مَقْرَأٌ	مِقْرَأٌ	أَقْرَأُ
اَلْجُرْأَةُ	كَرُمَ يَكْرُمُ	جَرُؤَ	يَجْرُؤُ	جُرْءَةً	جَارِئٌ	x	x	x	x	أُجْرُؤْ	لَا تَجْرُؤْ	مَجْرَؤٌ	مِجْرَؤٌ	أَجْرَؤُ

ملحوظہ مذکورہ گردانوں کے اسماء وافعال میں قواعدِ مہموز مندرجہ ذیل طریقے سے جاری ہوں گے:

1 مہموز الفاء کے مضارع معروف ، اسم ظرف اور اسم آلہ میں رَأْسٌ کا قاعدہ جاری کرنا جائز ہے مگر مضارع معروف ومجہول کے واحد متکلم اور اسم تفضیل میں قاعدہ اٰمَنَ لاگو کرنا ضروری ہے۔

أَمَرَ يَأْمُرُ، أَكَلَ يَأْكُلُ اور أَخَذَ يَأْخُذُ سے امر حاضر خلاف قیاس كُلْ، خُذْ اور مُرْ آتا ہے۔ مُرْ کی گردان مندرجہ ذیل ہے:

جنس	مذکر			مؤنث		
نوع	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع
امر حاضر	مُرْ [1]	مُرَا	مُرُوا	مُرِي	مُرَا	مُرْنَ
نون ثقیلہ	مُرَنَّ	مُرَانِّ	مُرُنَّ	مُرِنَّ	مُرَانِّ	مُرْنَانِّ
نون خفیفہ	مُرَنْ	x	مُرُنْ	مُرِنْ	x	x

2 مہموز العین کے مضارع ، اسم مفعول اور امر حاضر میں قاعدۂ يَسَلُ جاری ہوسکتا ہے اور امر میں اس قاعدے کے بعد ہمزۂ وصل بوجہ عدم ضرورت ساقط ہو جاتا ہے، جیسے: سَئَلَ يَسْئَلُ سے سَلْ. گردان درج ذیل ہے:

جنس	مذکر			مؤنث		
نوع	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع
امر حاضر	سَلْ	سَلَا	سَلُوا	سَلِي	سَلَا	سَلْنَ
نون ثقیلہ	سَلَنَّ	سَلَانِّ	سَلُنَّ	سَلِنَّ	سَلَانِّ	سَلْنَانِّ
نون خفیفہ	سَلَنْ	x	سَلُنْ	سَلِنْ	x	x

[1] مُرْ اگر شروع میں ہو تو بغیر ہمزہ کے آتا ہے، جیسے: «مُرُوا صِبْيَانَكُمْ بِالصَّلَاةِ» اور وسط کلام میں ہو تو ہمزہ کے ساتھ آتا ہے، جیسے: ﴿وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ﴾.

مہموز کے ابواب ثلاثی مزید فیہ

مہموز، ثلاثی مزید فیہ کے صرف سات ابواب سے آتا ہے۔ ان میں سے تخفیفِ ہمزہ کے قواعد صرف تین ابواب إفعال، افتعال اور استفعال میں جاری ہوتے ہیں۔

مہموز ثلاثی مزید فیہ کے ابواب

	مصدر	باب	معنی
مہموز الفاء			
1	اَلْإِيمَانُ	الإفعال	ایمان لانا
2	اَلِائْتِمَارُ	الافتعال	حکم ماننا
3	اَلِاسْتِئْذَانُ	الاستفعال	اجازت چاہنا
4	اَلتَّأْدِيبُ	التفعيل	ادب سکھانا
5	اَلتَّأَدُّبُ	التفعل	ادب سیکھنا/ادب کرنا
6	اَلْمُؤَاخَذَةُ	المفاعلة	مؤاخذہ کرنا، گرفت کرنا
7	اَلتَّآنُسُ	التفاعل	باہم مانوس ہونا
مہموز العین			
1	اَلْمُسَاءَلَةُ	المفاعلة	باہم سوال کرنا
2	اَلتَّفَاؤُلُ	التفاعل	فال لینا
مہموز اللام			
1	اَلْإِبْرَاءُ	الإفعال	بری کرنا
2	اَلتَّبْرِءَةُ	التفعيل	بری کرنا

مصادر	باب	ماضی معروف	مضارع معروف	مصدر	اسم فاعل	ماضی مجہول	مضارع مجہول	مصدر	اسم مفعول	امر حاضر	نہی	ظرف
مہموز ثلاثی مزید فیہ کے ابواب کی صرف صغیر												
اَلْإِيمَانُ	افعال	أٰمَنَ	يُؤْمِنُ	إِيمَانًا	مُؤْمِنٌ	أُومِنَ	يُؤْمَنُ	إِيمَانًا	مُؤْمَنٌ	أٰمِنْ	لَا تُؤْمِنْ	مُؤْمَنٌ
اَلتَّبْرِئَةُ	تفعیل	بَرَّأَ	يُبَرِّئُ	تَبْرِئَةً	مُبَرِّئٌ	بُرِّئَ	يُبَرَّأُ	تَبْرِئَةً	مُبَرَّأٌ	بَرِّئْ	لَا تُبَرِّئْ	مُبَرَّأٌ
اَلْمُؤَاخَذَةُ	مفاعلة	أٰخَذَ	يُؤَاخِذُ	مُؤَاخَذَةً	مُؤَاخِذٌ	أُوخِذَ	يُؤَاخَذُ	مُؤَاخَذَةً	مُؤَاخَذٌ	أٰخِذْ	لَا تُؤَاخِذْ	مُؤَاخَذٌ
اَلِائْتِمَارُ	افتعال	اِئْتَمَرَ	يَأْتَمِرُ	اِئْتِمَارًا	مُؤْتَمِرٌ	أُوْتُمِرَ	يُؤْتَمَرُ	اِئْتِمَارًا	مُؤْتَمَرٌ	اِئْتَمِرْ	لَا تَأْتَمِرْ	مُؤْتَمَرٌ
اَلِاسْتِئْذَانُ	استفعال	اِسْتَأْذَنَ	يَسْتَأْذِنُ	اِسْتِئْذَانًا	مُسْتَأْذِنٌ	اُسْتُئْذِنَ	يُسْتَأْذَنُ	اِسْتِئْذَانًا	مُسْتَأْذَنٌ	اِسْتَأْذِنْ	لَا تَسْتَأْذِنْ	مُسْتَأْذَنٌ

تمرین

1. مہموز کی تعریف کریں۔
2. یُؤمَرُ، اور أمَرُ (اسم تفضیل) میں مہموز کا کون سا قاعدہ جاری ہوا ہے؟
3. کُلْ، خُذْ اور مُرْ کیا صیغے ہیں یہ اصل میں کیا تھے۔ اور کس طرح تخفیف ہوئی؟
4. درج ذیل کلمات کی اصل اور صیغے بتائیں:

سَلُونِي ...... أَوَادِمُ ...... كُلُوا ...... خُذُوا ...... مُبَرَّءُونَ ...... لَا تَسْئَلْنَ ...... اِسْتِيمَانٌ.

5. اَلْأَمْنُ، اَلْجُرْأَةُ سے ماضی، امر اور اسم فاعل کی گردان کریں۔
6. خالی جگہیں مناسب الفاظ کے ساتھ پر کریں:

1. مہموز العین کے مضارع، اسم مفعول اور امر حاضر میں قاعدہ ...... جاری ہوتا ہے۔

(أمَنَ، يَسَلُ، أَوَادِمُ)

2. مہموز الفاء کے مضارع معروف، اسم ظرف اور اسم آلہ میں قاعدہ ...... جاری کرنا جائز ہے۔

(رَأْسٌ، يَسَلُ، أمَنَ)

7. قوسین (..........) میں دیے گئے جوابات میں سے درست پر (✓) نشان لگائیں:

خُذْ: (مثال، ناقص، مہموز)

أمِرُونَ: (مہموز، مثال، اجوف)

اِسْئَلُوا: (سالم، مہموز، ناقص)

قَارِئٌ: (مثال، مضاعف، مہموز)

اِقْرَأْ: (لفیف، مثال، مہموز)

مُؤَدَّبَةٌ: (مہموز، ناقص، سالم)

سبق: 27

مضاعف کا بیان

مضاعف: مضاعف وہ کلمہ ہے جس کے حروف اصلی میں ایک جنس کے دو حرف ہوں، اس کی دو قسمیں ہیں:

مضاعف ثلاثی: جس کا عین کلمہ اور لامِ کلمہ ایک جنس کے ہوں، جیسے: مَدَّ، یَدٌّ.

مضاعف رباعی: جس کا فائے کلمہ اور پہلا لامِ کلمہ ایک جنس کے ہوں اور عین کلمہ اور دوسرا لامِ کلمہ بھی ایک جنس کے ہوں، جیسے: زَلْزَلَ، حَصْحَصَ.

مضاعف کے تغیرات

مضاعف میں تکرارِ حروف سے ثقل پیدا ہوجاتا ہے۔ اس ثقل کو دور کرنے کی تین صورتیں ہیں: 1 ابدال 2 حذف 3 ادغام۔

1 **ابدال:** دو ہم جنس یا قریب المخرج حروف میں سے ایک کو دوسرے حرف سے بدل دینا، ابدال کہلاتا ہے۔

2 **حذف:** دو ہم جنس حروف میں سے ایک کو گرادینا، حذف کہلاتا ہے۔

3 **ادغام:** دو ہم جنس یا قریب المخرج حروف کو ملا کر پڑھنا، ادغام کہلاتا ہے، جیسے: مَدَّ، مَدَدْتَّ.

جس حرف کا ادغام کیا جائے اسے "مُدغم" اور جس میں ادغام کیا جائے اسے "مدغم فیہ" کہتے ہیں، جیسے: مَدَّ، جو اصل میں مَدَدَ تھا، اس میں پہلی دال مدغم اور دوسری مدغم فیہ ہے۔

ادغام کی تین صورتیں ہیں: 1 واجب 2 جائز 3 ممتنع۔

ان کی تفصیل اور قواعد مندرجہ ذیل ہیں:

وجوبی صورت

قاعدۂ یَمُدُّ: جب ایک جنس کے دو متحرک حرف ایک کلمے میں جمع ہوجائیں اور ان کا ماقبل صحیح ساکن ہو تو پہلے

حرف کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دے کر ادغام کرنا واجب ہے، جیسے: یَمْدُدُ سے یَمُدُّ.

قاعدۂ مَدَّ، مَادٌّ: اگر ماقبل حرف متحرک ہو یا مَدّہ زائدہ ہو تو پہلے حرف کی حرکت حذف کر کے دوسرے میں ادغام کرنا ضروری ہے، جیسے: مَدَّ، مَادٌّ اصل میں مَدَدَ، مَادِدٌ تھے۔

قاعدۂ مَدٌّ: جب دو حرف ایک جنس کے ایک کلمے میں جمع ہو جائیں، پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہو تو پہلے کو دوسرے میں وجوباً ادغام کر دیا جاتا ہے، جیسے: مَدٌّ اصل میں مَدْدٌ تھا۔

جوازی صورت

قاعدۂ لَمْ یَمُدُّ: جب دو حرف ایک جنس کے اکٹھے ہو جائیں، پہلا متحرک اور دوسرا ساکن ہو اور دوسرے حرف کا سکون عارضی (جزمی یا وقفی) ہو تو ادغام اور عدم ادغام دونوں جائز ہیں۔ ادغام کی حالت میں دوسرے حرف کو فتحہ یا کسرہ دینا جائز ہے اگر ماقبل مضموم ہو تو اس کی موافقت کے لیے ضمہ بھی جائز ہے، جیسے: لَمْ یَمُدَّ، لَمْ یَمُدِّ لَمْ یَمُدُّ، اور عدم ادغام کی حالت میں لَمْ یَمْدُدْ کہا جائے گا۔

ممتنع صورت: امتناع ادغام کی چند صورتیں درج ذیل ہیں:

1. جب ایک جنس کے دو حرف اکٹھے ہو جائیں اور ان میں سے پہلا متحرک ہو اور دوسرا ساکن اور یہ سکون لازمی ہو، جیسے: مَدَدْنَ.
2. دونوں ہم جنس حرف کلمے کی ابتدا میں آئیں، جیسے: بَبْرٌ "ببر شیر"۔
3. دونوں ہم جنس حروف ہمزہ ہوں، جیسے: قَرَأَ أَبُوكَ.

شرائط ادغام: ادغام کے قواعد کے نفاذ کے لیے مندرجہ ذیل شرائط کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے:

1. اعلال کے قاعدے سے تعارض نہ ہو، یعنی جس کلمے میں اعلال اور ادغام دونوں کا قاعدہ جاری ہو سکتا ہو، اس میں اعلال کو ترجیح دیں گے، جیسے: اِرْعَوٰی اصل میں اِرْعَوَوَ تھا، اس میں اعلال کو ادغام پر مقدم کیا، یعنی واؤ کا واؤ میں ادغام کرنے کے بجائے دوسرے واؤ کو قاعدۂ قَالَ کے مطابق الف سے بدل دیا۔
2. اسم متحرک العین نہ ہو، جس میں ادغام کرنے سے التباس آئے، جیسے: سَبَبٌ اگر اس میں ادغام کریں تو سَبٌّ ہو جائے گا اور سَبٌّ "گالی دینا" کے ساتھ التباس لازم آئے گا۔
3. دو ہم جنس حرفوں میں سے پہلا حرف، ہمزہ یا الف کا بدل نہ ہو، جیسے: أُووِيَ (اصل میں أُءْوِيَ تھا) اور قُووِلَ (قَاوَلَ کا مجہول)

أُووِيَ میں پہلا واؤ ہمزے کے بدل میں اور قُووِلَ میں پہلا واؤ الف کے بدل میں ہے۔

4 دو ہم جنس حرفوں میں سے پہلا مشدّد نہ ہو، جیسے: حَبَّبَ .

گردان فعل ماضی ومضارع معروف ومجہول

ماضی معروف	ماضی مجہول	مضارع معروف	مضارع مجہول	تعلیل
مَدَّ	مُدَّ	يَمُدُّ	يُمَدُّ	مَدَّ اصل میں مَدَدَ تھا۔ ایک جنس کے دو حرف متحرک جمع ہوئے، پہلے کو ساکن کر کے دوسرے میں ادغام کیا۔ يَمُدُّ اصل میں يَمْدُدُ تھا۔ دو متحرک حرف ایک جنس کے جمع ہوئے اور ماقبل ان کا حرف صحیح ساکن ہے، پہلے حرف کی حرکت ماقبل کو دے کر دوسرے میں ادغام کیا۔
مَدَّا	مُدَّا	يَمُدَّانِ	يُمَدَّانِ	
مَدُّوا	مُدُّوا	يَمُدُّونَ	يُمَدُّونَ	
مَدَّتْ	مُدَّتْ	تَمُدُّ	تُمَدُّ	
مَدَّتَا	مُدَّتَا	تَمُدَّانِ	تُمَدَّانِ	
مَدَدْنَ	مُدِدْنَ	يَمْدُدْنَ	يُمْدَدْنَ	مَدَدْنَ، مُدِدْنَ، يَمْدُدْنَ اور يُمْدَدْنَ میں ادغام ممتنع ہے کیونکہ دوسرے حرف کا سکون لازمی ہے۔ اسی طرح باقی صیغوں میں بھی ادغام ممتنع ہے۔
مَدَدْتَ	مُدِدْتَ	تَمُدُّ	تُمَدُّ	
مَدَدْتُمَا	مُدِدْتُمَا	تَمُدَّانِ	تُمَدَّانِ	
مَدَدْتُمْ	مُدِدْتُمْ	تَمُدُّونَ	تُمَدُّونَ	
مَدَدْتِّ	مُدِدْتِّ	تَمُدِّينَ	تُمَدِّينَ	
مَدَدْتُّمَا	مُدِدْتُّمَا	تَمُدَّانِ	تُمَدَّانِ	
مَدَدْتُّنَّ	مُدِدْتُّنَّ	تَمْدُدْنَ	تُمْدَدْنَ	
مَدَدْتُ	مُدِدْتُ	أَمُدُّ	أُمَدُّ	
مَدَدْنَا	مُدِدْنَا	نَمُدُّ	نُمَدُّ	

گردان فعل مضارع نفی تاکید بلن، نفی جحد بلم اور مؤکد بانون تاکید

نفی تاکید بلن	نفی جحد بلم	لام تاکید بانون ثقیلہ	لام تاکید بانون خفیفہ
لَنْ يَمُدَّ	لَمْ يَمُدَّ، لَمْ يَمْدُدْ	لَيَمُدَّنَّ	لَيَمُدَّنْ
لَنْ يَمُدَّا	لَمْ يَمُدَّا	لَيَمُدَّانِّ	x
لَنْ يَمُدُّوا	لَمْ يَمُدُّوا	لَيَمُدُّنَّ	لَيَمُدُّنْ
لَنْ تَمُدَّ	لَمْ تَمُدَّ، لَمْ تَمْدُدْ	لَتَمُدَّنَّ	لَتَمُدَّنْ
لَنْ تَمُدَّا	لَمْ تَمُدَّا	لَتَمُدَّانِّ	x
لَنْ يَمْدُدْنَ	لَمْ يَمْدُدْنَ	لَيَمْدُدْنَانِّ	x
لَنْ تَمُدَّ	لَمْ تَمُدَّ، لَمْ تَمْدُدْ	لَتَمُدَّنَّ	لَتَمُدَّنْ
لَنْ تَمُدَّا	لَمْ تَمُدَّا	لَتَمُدَّانِّ	x
لَنْ تَمُدُّوا	لَمْ تَمُدُّوا	لَتَمُدُّنَّ	لَتَمُدُّنْ
لَنْ تَمُدِّي	لَمْ تَمُدِّي	لَتَمُدِّنَّ	لَتَمُدِّنْ
لَنْ تَمُدَّا	لَمْ تَمُدَّا	لَتَمُدَّانِّ	x
لَنْ تَمْدُدْنَ	لَمْ تَمْدُدْنَ	لَتَمْدُدْنَانِّ	x
لَنْ أَمُدَّ	لَمْ أَمُدَّ، لَمْ أَمْدُدْ	لَأَمُدَّنَّ	لَأَمُدَّنْ
لَنْ نَمُدَّ	لَمْ نَمُدَّ، لَمْ نَمْدُدْ	لَنَمُدَّنَّ	لَنَمُدَّنْ

ملحوظہ لَمْ يَمُدَّ اصل میں لَمْ يَمْدُدْ تھا۔ فَكِّ ادغام (ادغام ختم کردینے) سے لَمْ يَمْدُدْ پڑھیں گے اور ادغام کی حالت میں ماقبل کی حرکت نقل کرنے کے بعد اسے لَمْ يَمُدَّ، لَمْ يَمُدِّ، لم يَمُدُّ پڑھ سکتے ہیں۔

گردان اسم فاعل و اسم مفعول

اسم فاعل	اسم مفعول	تغیر
مَادٌّ	مَمْدُودٌ	مَادٌّ اصل میں مَادِدٌ تھا۔ دو حرف ایک جنس کے اکٹھے ہوئے، پہلے کو ساکن کر کے دوسرے میں ادغام کیا، مَادٌّ ہوا۔
مَادَّانِ	مَمْدُودَانِ	
مَادُّونَ	مَمْدُودُونَ	
مَادَّةٌ	مَمْدُودَةٌ	
مَادَّتَانِ	مَمْدُودَتَانِ	
مَادَّاتٌ	مَمْدُودَاتٌ	

مضاعف کے ابواب

مضاعف ثلاثی مجرد کے ابواب

	مصدر	باب	معنی
1	اَلْمَدُّ	نَصَرَ يَنْصُرُ	کھینچنا
2	اَلْفِرَارُ	ضَرَبَ، يَضْرِبُ	بھاگنا
3	اَلْمَسُّ	سَمِعَ يَسْمَعُ	چھونا

مضاعف ثلاثی مزید فیہ کے ابواب

	مصدر	باب	معنی
1	اَلْإِمْدَادُ	الإفعال	مدد دینا
2	اَلتَّقْرِيرُ	التفعیل	ثابت کرنا

3	اَلْمُمَاسَّةُ	المفاعلة	ملنا
4	اَلتَّقَرُّرُ	التفعل	ثابت ہونا
5	اَلتَّمَاسُّ	التفاعل	باہم ملنا
6	اَلِامْتِدَادُ	الافتعال	دراز ہونا
7	اَلِانْسِدَادُ	الانفعال	بند ہونا
8	اَلِاسْتِمْدَادُ	الاستفعال	مدد چاہنا
مضاعف رباعی			
1	اَلزَّلْزَلَةُ	الفعللة	ہلانا
2	اَلتَّمَضْمُضُ	التفعلل	کلی کرنا

مضاعف ثلاثی مجرد کے ابواب کی صرف صغیر

مصادر	باب	ماضی معروف	مضارع معروف	مصدر	اسم فاعل	ماضی مجہول	مضارع مجہول	مصدر	اسم مفعول	امر حاضر	نہی	ظرف	آلہ	تفضیل
اَلْمَدُّ	نَصَرَ يَنْصُرُ	مَدَّ	يَمُدُّ	مَدًّا	مَادٌّ	مُدَّ	يُمَدُّ	مَدًّا	مَمْدُوْدٌ	مُدَّ، اُمْدُدْ	لَا تَمُدَّ، لَا تَمْدُدْ	مَمَدٌّ	مِمَدٌّ	أَمَدُّ
اَلْفِرَارُ	ضَرَبَ يَضْرِبُ	فَرَّ	يَفِرُّ	فِرَارًا	فَارٌّ	فُرَّ	يُفَرُّ	فِرَارًا	مَفْرُوْرٌ	فِرَّ، اِفْرِرْ	لَا تَفِرَّ، لَا تَفْرِرْ	مَفَرٌّ	مِفَرٌّ	أَفَرُّ

مضاعف ثلاثی مزید فیہ کے ابواب کی صرف صغیر

مصادر	ماضی معروف	مضارع معروف	مصدر	اسم فاعل	ماضی مجہول	مضارع مجہول	مصدر	اسم مفعول	امر حاضر	نہی	ظرف
اَلْإِمْدَادُ	أَمَدَّ	يُمِدُّ	إِمْدَادًا	مُمِدٌّ	أُمِدَّ	يُمَدُّ	إِمْدَادًا	مُمَدٌّ	أَمِدَّ، أَمْدِدْ	لَا تُمِدَّ، لَا تُمْدِدْ	مُمَدٌّ
اَلِاسْتِمْدَادُ	اِسْتَمَدَّ	يَسْتَمِدُّ	اِسْتِمْدَادًا	مُسْتَمِدٌّ	اُسْتُمِدَّ	يُسْتَمَدُّ	اِسْتِمْدَادًا	مُسْتَمَدٌّ	اِسْتَمِدَّ، اِسْتَمْدِدْ	لَا تَسْتَمِدَّ، لَا تَسْتَمْدِدْ	مُسْتَمَدٌّ
اَلِامْتِدَادُ	اِمْتَدَّ	يَمْتَدُّ	اِمْتِدَادًا	مُمْتَدٌّ	اُمْتُدَّ	يُمْتَدُّ	اِمْتِدَادًا	مُمْتَدٌّ	اِمْتَدَّ، اِمْتَدِدْ	لَا تَمْتَدَّ، لَا تَمْتَدِدْ	مُمْتَدٌّ
اَلِانْسِدَادُ	اِنْسَدَّ	يَنْسَدُّ	اِنْسِدَادًا	مُنْسَدٌّ	x	x	x	x	اِنْسَدِّ، اِنْسَدِدْ	لَا تَنْسَدَّ، لَا تَنْسَدِدْ	مُنْسَدٌّ
اَلْمُمَاسَّةُ	مَاسَّ	يُمَاسُّ	مُمَاسَّةً	مُمَاسٌّ	مُوْسَّ	يُمَاسُّ	مُمَاسَّةً	مُمَاسٌّ	مَاسِّ، مَاسِسْ	لَا تُمَاسَّ، لَا تُمَاسِسْ	مُمَاسٌّ

مضاعف رباعی کے ابواب کی صرف صغیر

اَلزَّلْزَلَةُ	زَلْزَلَ	يُزَلْزِلُ	زَلْزَلَةً	مُزَلْزِلٌ	زُلْزِلَ	يُزَلْزَلُ	زَلْزَلَةً	مُزَلْزَلٌ	زَلْزِلْ	لَا تُزَلْزِلْ	مُزَلْزَلٌ
اَلتَّزَلْزُلُ	تَزَلْزَلَ	يَتَزَلْزَلُ	تَزَلْزُلًا	مُتَزَلْزِلٌ	تُزُلْزِلَ	يُتَزَلْزَلُ	تَزَلْزُلًا	مُتَزَلْزَلٌ	تَزَلْزَلْ	لَا تَتَزَلْزَلْ	مُتَزَلْزَلٌ

تمرین

1 مضاعف کی تعریف کیجیے۔

2 لَمْ یَمُدَّ اصل میں کیا تھا اور اس کے آخر میں کتنی حرکات پڑھی جاسکتی ہیں؟

3 لَمْ یَمْدُدْ میں ادغام جائز ہے اور لَمْ یَمْدُدْنَ میں ناجائز کیوں؟

4 مَادٌّ اصل میں کیا تھا اور اس میں اجتماعِ ساکنین کیوں جائز ہے؟

5 اسم متحرک العین کے کون سے وزن ہیں جن میں ادغام ممتنع ہے؟

6 سَبَبٌ میں ادغام کرنے سے کیا خرابی واقع ہوتی ہے؟

7 قوسین (..........) میں دیے گئے جوابات میں سے درست پر (✓) نشان لگائیں:

وَادٌّ:	(مہموز، مضاعف، لفیف)	حُكَّ:	(مضاعف، مثال، اجوف)
رَشَّتْ:	(سالم، ناقص، مضاعف)	لَاتَسُبَّ:	(مہموز، مضاعف، ناقص)
اِشْتَدِدْ:	(اجوف، ناقص، مضاعف)	یَسْتَحِقُّونَ:	(مضاعف، سالم، مہموز)

8 مندرجہ ذیل صیغوں کی تحلیل کریں:

زَلَلْنَ ...... یُكَفَّانِ ...... یَعَضُّ ...... اِهْتَمِمْ ...... مُنْفَكٌّ ...... أَحَبُّ

دُقَّ ...... لَا تُمِلَّ ...... خَفِّفْ ...... مُجَدِّدٌ ...... مُتَشَتِّتٌ ...... تَحَبَّبْ.

9 مندرجہ ذیل آیات میں مضاعف کے صیغوں کی تحلیل کیجیے:

﴿ وَإِنْ تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللهِ لَا تُحْصُوهَا ﴾ ، ﴿ اَلْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ﴾ ، ﴿ اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ ﴾ ، ﴿ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا ﴾ ، ﴿ وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا ﴾

سبق: 28

افتعال، تفاعل اور تفعّل کے قواعد

باب افتعال کا فائے کلمہ

1 جب باب افتعال کا فائے کلمہ "و" یا "ي" اصلی ہو تو اُسے تاء سے بدل کر افتعال کی تاء میں مدغم کر دیا جاتا ہے، جیسے: اِوْتَصَلَ، اِیْتَسَرَ سے اِتَّصَلَ، اِتَّسَرَ.

ملحوظہ اگر وہ "و" یا "ي" ہمزہ سے بدلی ہو تو اس کا تاء سے بدلنا درست نہ ہوگا، جیسے: اِیتَزَرَ (جو دراصل اِئْتَزَرَ تھا) کی یاء کو تاء سے بدلنا درست نہیں کیونکہ "ي" ہمزہ کے بدلے میں ہے، اصلی نہیں۔ البتہ اِتَّکَلَ جو دراصل اِیتَکَلَ تھا، اِس قانون سے مستثنٰی ہے۔

2 جب افتعال کا فائے کلمہ "ص، ض، ط، ظ" میں سے کوئی ایک ہو تو تائے افتعال کو "ط" سے بدل دیا جاتا ہے اور "ط" کا "ط" میں ادغام کر دیا جاتا ہے، جیسے: اِصْتِلَاحٌ، اِضْتِرَابٌ، اِطْتِلَاعٌ، اِظْتِلَامٌ سے اِصْطِلَاحٌ، اِضْطِرَابٌ، اِطِّلَاعٌ، اِظْطِلَامٌ.

3 جب افتعال کا فائے کلمہ "د، ذ، ز" میں سے کوئی ایک ہو تو تائے افتعال کو "د" سے بدلنا۔ اور "د" کا "د" میں ادغام ضروری ہے، جیسے: اِدْتَعٰی سے اِدَّعٰی، اِذْتَکَرَ سے اِذْدَکَرَ اور اِزْتَجَرَ سے اِزْدَجَرَ.

باب افتعال کا عین کلمہ

اگر باب افتعال کے عین کلمہ کی جگہ درج ذیل بارہ حروف میں سے کوئی ایک آجائے تو تائے افتعال کو عینِ کلمہ کی جنس سے بدل کر ادغام کرنا جائز ہے، وہ بارہ حروف یہ ہیں: ت، ث، د، ذ، ر، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ.

اور ادغام کی صورت میں فائے کلمہ کے متحرک ہونے کی وجہ سے ہمزہ وصلی حذف ہو جاتا ہے، جیسے: اِخْتَصَمَ

اور اِقْتَتَلَ سے خَصَّمَ، قَتَّلَ.

باب تفعُّل اور تفَاعُل

جب باب تَفَعُّل یا تَفَاعُل کا فائے کلمہ مذکورہ حروف (ت، ث، د، ذ، ر، ز، س، ش ص، ض، ط، ظ) میں سے کوئی ایک ہو تو تائے تَفَعُّل اور تَفَاعُل کو فائے کلمہ کی جنس سے بدل کر ادغام کرنا جائز ہے۔ اس صورت میں مصدر، ماضی اور امر کے شروع میں ہمزہ وصل لگایا جاتا ہے، جیسے: تَطَهَّرَ، یَتَطَهَّرُ تَطَهُّرًا سے اِطَّهَّرَ، یَطَّهَّرُ، اِطَّهُّرًا اور تَثَاقَلَ، یَتَثَاقَلُ، تَثَاقُلًا سے اِثَّاقَلَ، یَثَّاقَلُ، اِثَّاقُلًا.

تمرین

1. جب باب افتعال کا فائے کلمہ و یا ي ہو تو اسے کس سے بدلتے ہیں؟ مثال بھی ذکر کریں۔
2. وہ کون سے حروف ہیں جو باب افتعال کے عینِ کلمہ کی جگہ آئیں تو تائے افتعال کو ان کی جنس سے بدلنا جائز ہوتا ہے؟
3. مندرجہ ذیل کلمات کو کتنی طرح پڑھا جا سکتا ہے؟ ان کی وضاحت کریں:

اِزْتَجَرَ ...... اِذْتَکَرَ ...... اِضْتِرَابٌ ...... اِخْتَصَمَ ...... اِدْتَعٰی.

سبق: 29

مثال کا بیان

مثال: جس کا فائے کلمہ حرفِ علت (واؤ، یاء) ہو اسے مثال کہتے ہیں، جیسے: وَعَدَ، یَسَرَ. اگر واؤ ہو تو اسے مثال واوی اور یاء ہو تو مثال یائی کہتے ہیں۔[1]

مثال کے قواعد

قاعدۂ یَعِدُ: جو واؤ ساکن، علامتِ مضارع مفتوحہ اور کسرۂ عین کے درمیان واقع ہو وہ حذف ہو جاتا ہے، جیسے: یَوْعِدُ سے یَعِدُ.

قاعدۂ یَهَبُ: جو واؤ ساکن، علامت مضارع مفتوحہ اور فتحۂ عین کے درمیان واقع ہو اور اس کے مضارع کا عین یا لامِ کلمہ حرفِ حلقی ہو تو اسے بھی گرا دیا جاتا ہے، جیسے: یَوْهَبُ، سے یَهَبُ، یَوْضَعُ سے یَضَعُ.

نوٹ حروف حلقی چھ ہیں: ھمزہ، ہ، ح، خ، ع، غ.

قاعدۂ عِدَةٌ: اگر مثال واوی کے فعل مضارع سے قاعدۂ یَعِدُ یا قاعدۂ یَهَبُ کے تحت واؤ حذف ہو چکا ہو تو اس کے مصدر سے بھی واؤ کو حذف کرنا جائز ہے۔ اس صورت میں اس کے عوض میں آخر میں "ۃ" بڑھا دی جاتی ہے اور عینِ کلمہ کو کسرہ اور لام کلمہ کو فتحہ دیا جاتا ہے۔ جیسے: وَعَدَ یَعِدُ وَعْدًا. وَزَنَ، یَزِنُ، وَزْنًا. وَهَبَ، یَهَبُ، وَهْبًا، میں مصدر وَعْدًا کو عِدَةً، وَزْنًا کو زِنَةً اور وَهْبًا کو هِبَةً بنانا بھی جائز ہے۔

قاعدۂ مِیزَانٌ: جو واؤ ساکن، غیر مدغم ہو اور اس سے پہلے حرف پر کسرہ ہو تو وہ ي سے بدل جاتا ہے، جیسے: مِوْزَانٌ (صیغۂ اسم آلہ)، اِوْجَلْ (صیغۂ امر) سے مِیزَانٌ، اِیجَلْ.

قاعدۂ مُوقِنٌ: جو ي ساکن، غیر مدغم ہو اور اس سے پہلے حرف پر ضمہ ہو تو وہ "و" سے بدل جاتی ہے، جیسے: مُیْقِنٌ، یُیْسِرُ سے مُوقِنٌ، یُوسِرُ.

[1] اسے مثال اس لیے کہتے ہیں کہ اس کی ماضی میں تعلیل نہ ہونے کی وجہ سے یہ صحیح کی مثل ہے، اس کی گردان میں تغیر بہت کم ہوتا ہے۔

قاعدہ اِتَّقَدَ: جو واو یا یاء اصلی ہو اور بابِ افتعال کے فائے کلمہ میں واقع ہو اسے ''ت'' سے وجوبًا بدل دیا جاتا ہے، پھر اِس ''ت'' کو تائے افتعال میں مُدغَم کر دیا جاتا ہے، جیسے: اِوْتَقَدَ، اِيتَسَرَ سے اِتَّقَدَ، اِتَّسَرَ.

مثال واوی سے فعل ثلاثی مجرد کے پانچ اور مثال یائی سے چار باب آتے ہیں۔

باب	مثال واوی	معنی	مثال یائی	معنی
مثال ثلاثی مجرد کے ابواب				
ضَرَبَ يَضْرِبُ	اَلْوَعْدُ/ اَلْعِدَةُ	وعدہ کرنا	اَلْيَسْرُ	آسان ہونا
فَتَحَ يَفْتَحُ	اَلْوَهْبُ/ اَلْهِبَةُ	عطا کرنا/ ہبہ کرنا	اَلْيَنْعُ	میوے کا پکنا
سَمِعَ يَسْمَعُ	اَلْوَجْلُ	ڈرنا	اَلْيُتْمُ	تنہا رہ جانا/ یتیم ہونا
كَرُمَ يَكْرُمُ	اَلْوَسَامَةُ	خوبصورت ہونا	اَلْيَقَاظَةُ	جاگنا
حَسِبَ يَحْسِبُ	اَلْوَرَمُ	سوجنا	x	x
مثال ثلاثی مزید فیہ کے ابواب				
الإفعال	اَلْإِيقَادُ	آگ بھڑکانا	اَلْإِيسَارُ	دولت مند ہونا
التفعيل	اَلتَّوْكِيلُ	وکیل بنانا	اَلتَّيْسِيرُ	آسان کرنا
المفاعلة	اَلْمُوَاظَبَةُ	مداومت کرنا	اَلْمُيَاسَرَةُ	بائیں جانب چلنا/ نرمی کرنا
التفعل	اَلتَّوَكُّلُ	بھروسہ کرنا	اَلتَّيَقُّنُ	یقین کرنا
التفاعل	اَلتَّوَافُقُ	ایک دوسرے کے موافق ہونا	اَلتَّيَامُنُ	دائیں جانب چلنا
الافتعال	اَلِاتِّقَادُ	بھڑکنا/ چمکنا	اَلِاتِّسَارُ	باہم تقسیم کرنا
الاستفعال	اَلِاسْتِيقَادُ	آگ جلانا/ آگ کا بھڑکنا	اَلِاسْتِيقَاظُ	بیدار ہونا

مثال واوی مجرد کے ابواب کی صرف صغیر

مصادر	ماضی معروف	مضارع معروف	مصدر	اسم فاعل	ماضی مجہول	مضارع مجہول	مصدر	اسم مفعول	امر حاضر	نہی	ظرف	آلہ	تفضیل
اَلْوَعْدُ/اَلْعِدَةُ	وَعَدَ	يَعِدُ	وَعْدًا/عِدَةً	وَاعِدٌ	وُعِدَ	يُوعَدُ	وَعْدًا/عِدَةً	مَوْعُودٌ	عِدْ	لَا تَعِدْ	مَوْعِدٌ	مِيعَدٌ	أَوْعَدُ
اَلْوَجْلُ	وَجِلَ	يَوْجَلُ	وَجْلًا	وَاجِلٌ	x	x	x	x	اِيجَلْ	لَا تَوْجَلْ	مَوْجَلٌ	مِيجَلٌ	أَوْجَلُ
اَلْوَسَامَةُ	وَسُمَ	يَوْسُمُ	وَسَامَةً	وَاسِمٌ	x	x	x	x	أُوسُمْ	لَا تَوْسُمْ	مَوْسِمٌ	مِيسَمٌ	أَوْسَمُ

مثال یائی مجرد کے ابواب کی صرف صغیر

مصادر	ماضی معروف	مضارع معروف	مصدر	اسم فاعل	ماضی مجہول	مضارع مجہول	مصدر	اسم مفعول	امر حاضر	نہی	ظرف	آلہ	تفضیل
اَلْيَسْرُ	يَسَرَ	يَيْسِرُ	يَسْرًا	يَاسِرٌ	x	x	x	x	اِيسِرْ	لَا تَيْسِرْ	مَيْسَرٌ	مِيسَرٌ	أَيْسَرُ
اَلْيَقَاظَةُ	يَقُظَ	يَيْقُظُ	يَقَاظَةً	يَاقِظٌ	x	x	x	x	أُوقُظْ	لَا تَيْقُظْ	مَيْقَظٌ	مِيقَظٌ	أَيْقَظُ

مثال واوی مزید فیہ کے ابواب کی صرف صغیر

مصادر	باب	ماضی معلوم	مضارع معلوم	مصدر	اسم فاعل	ماضی مجہول	مضارع مجہول	مصدر	اسم مفعول	امر حاضر	نہی	ظرف
اَلْإِيقَادُ	إفعال	أَوْقَدَ	يُوقِدُ	إِيقَادًا	مُوقِدٌ	أُوقِدَ	يُوقَدُ	إِيقَادًا	مُوقَدٌ	أَوْقِدْ	لَا تُوقِدْ	مُوقَدٌ
اَلتَّوْكِيلُ	تفعيل	وَكَّلَ	يُوَكِّلُ	تَوْكِيلًا	مُوَكِّلٌ	وُكِّلَ	يُوَكَّلُ	تَوْكِيلًا	مُوَكَّلٌ	وَكِّلْ	لَا تُوَكِّلْ	مُوَكَّلٌ
اَلتَّوَكُّلُ	تفعّل	تَوَكَّلَ	يَتَوَكَّلُ	تَوَكُّلًا	مُتَوَكِّلٌ	X	X	X	X	تَوَكَّلْ	لَا تَتَوَكَّلْ	مُتَوَكَّلٌ
اَلِاتِّقَادُ	افتعال	اِتَّقَدَ	يَتَّقِدُ	اِتِّقَادًا	مُتَّقِدٌ	X	X	X	X	اِتَّقِدْ	لَا تَتَّقِدْ	مُتَّقَدٌ
اَلِاسْتِيقَادُ	استفعال	اِسْتَوْقَدَ	يَسْتَوْقِدُ	اِسْتِيقَادٌ	مُسْتَوْقِدٌ	أُسْتُوقِدَ	يُسْتَوْقَدُ	اِسْتِيقَادًا	مُسْتَوْقَدٌ	اِسْتَوْقِدْ	لَا تَسْتَوْقِدْ	مُسْتَوْقَدٌ

مثال یائی مزید فیہ کے ابواب کی صرف صغیر

مصادر	باب	ماضی معلوم	مضارع معلوم	مصدر	اسم فاعل	ماضی مجہول	مضارع مجہول	مصدر	اسم مفعول	امر حاضر	نہی	ظرف
اَلْإِيسَارُ	إفعال	أَيْسَرَ	يُوسِرُ	إِيسَارًا	مُوسِرٌ	أُوسِرَ	يُوسَرُ	إِيسَارًا	مُوسَرٌ	أَيْسِرْ	لَاتُوسِرْ	مُوسَرٌ
اَلِاسْتِيقَاظُ	استفعال	اِسْتَيْقَظَ	يَسْتَيْقِظُ	اِسْتِيقَاظًا	مُسْتَيْقِظٌ	أُسْتُوقِظَ	يُسْتَيْقَظُ	اِسْتِيقَاظًا	مُسْتَيْقَظٌ	اِسْتَيْقِظْ	لَا تَسْتَيْقِظْ	مُسْتَيْقَظٌ

نوٹ مثال واوی سے باب افعال اور استفعال کے مصدر کا فائے کلمہ اگر واؤ، ہو تو قاعدۂ میزان کے تحت یاء ہو جاتا ہے۔

تمرین

1. مثال کی تعریف کریں اور اس کی قسمیں بیان کریں۔
2. یُوعِدُ اور یَوْجَلُ میں قاعدۂ یَعِدُ جاری کیوں نہیں ہوا؟
3. وَصَلَ سے باب افتعال کے فعل نفی جحد بلم اور وَجَبَ سے باب استفعال کے فعل نہی کی گردان کریں۔
4. مندرجہ ذیل کلمات میں کن قواعد کے تحت تبدیلی ہوئی ان کی اصل بھی بتائیں:

یَزِنُ ...... اِیجَلْ ...... ضَعْ ...... اِتَّصِلْ ...... یَرِثُ ...... مُوقِنٌ ...... زِنَةٌ ...... مِیزَانٌ ...... یُوسِرُ.

5. مندرجہ ذیل خالی جگہوں کو پڑھتے ہوئے قواعد کی مدد سے پُر کریں:

(1) جب واوٗ ساکن علامتِ مضارع مفتوحہ اور فتحۂ عین کے درمیان واقع ہو اور ...... تو اسے بھی گرا دیا جاتا ہے، جیسے: یَهَبُ.

(2) جو واوٗ ساکن، غیر مدغم ہو اور اس سے پہلے حرف پر کسرہ ہو تو وہ .... سے بدل جاتا ہے۔

6. قوسین (..........) میں دیے گئے جوابات میں سے درست پر (✓) نشان لگائیں۔

مَوْعِدٌ: (سالم، مثال، اجوف) زِنُوا: (اجوف، مضاعف، مثال) وَاصِلُونَ (مثال، مہموز، لفیف)

یَوْجَعْنَ: (لفیف، ناقص، مثال) مُتَّخِذٌ: (مضاعف، مثال، مہموز) اِتَّسَعْتَ: (مثال، لفیف، سالم)

7. آیات ذیل میں معتل الفاء افعال اور اسماء کی نشان دہی کریں:

﴿اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ﴾ ، ﴿فَهَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا يَّرِثُنِیْ﴾ ، ﴿وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ﴾ ، ﴿وَ وٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً﴾ ، ﴿اَللّٰهُ الصَّمَدُ ○ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ﴾ ، ﴿مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِی اسْتَوْقَدَ نَارًا﴾ ، ﴿وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى﴾

سبق:30

اجوف کا بیان

اجوف: جس کا عینِ کلمہ حرفِ علت ہو اسے معتل العین یا "اجوف" کہتے ہیں، جیسے: قَالَ، بَاعَ، قَوْمٌ، لَيْلٌ.
[1] اگر حرف علت واؤ ہو تو اجوف واوی اور یاء ہو تو اجوف یائی کہلاتا ہے۔

قواعد

قاعدۂ قَالَ: جو "و" یا "ي" متحرک ہو اور اس سے پہلے حرف پر فتحہ ہو تو اس و یا ي کو الف سے بدل دیا جاتا ہے، جیسے: قَالَ، بَاعَ. یہ اصل میں قَوَلَ اور بَيَعَ تھے۔

درج ذیل صورتوں میں یہ قاعدہ جاری نہیں ہوگا:

- و، ي فائے کلمہ میں ہوں، جیسے: تَوَكَّلَ، تَوَحَّدَ، تَيَسَّرَ.
- و، ي لفیف کے عینِ کلمہ میں یا صورتِ لفیف میں ہوں، جیسے: طَوٰی، حَيِيَ، اِرْعَوٰى.
- و، ي الف تثنیہ یا جمع مؤنث سالم کے الف سے پہلے ہوں، جیسے: دَعَوَا، رَمَيَا، رَحَيَاتٌ، عَصَوَاتٌ.
- و، ي کی حرکت عارضی ہو، لازمی نہ ہو، جیسے: لَوِ اسْتَطَعْنَا اس میں واؤ کا کسرہ عارضی ہے۔
- و، ي متحرک، ماقبل مفتوح دو الگ الگ کلموں میں ہوں، جیسے: سَيَقُولُ اس میں سین الگ کلمہ ہے اور يَقُولُ الگ۔
- مَدّہ زائدہ سے پہلے ہوں، جیسے: طَوِيلٌ، غَيُورٌ.
- یائے نسبت یا نون تاکید سے پہلے ہوں، جیسے: عَلَوِيٌّ، اِخْشَيَنَّ .
- وہ کلمہ رنگ یا عیب کے معنی رکھتا ہو، جیسے: سَوِدَ "سیاہ ہونا"، صَيِدَ "گردن ٹیڑھی ہونا"۔
- وہ لفظ اس کلمے کا ہم معنی ہو جس میں تعلیل نہ ہو سکتی ہو، جیسے: اِجْتَوَرَ بمعنی تَجَاوَرَ "ایک دوسرے کے

[1] اجوف جَوْف (درمیان) سے ہے، چونکہ اس کلمے میں حرفِ علت درمیان میں ہوتا ہے، اس لیے اسے اجوف کہتے ہیں۔

پڑوس میں رہنا"۔

❁ وہ کلمہ فَعَلَانٌ، فَعَلٰی اور فَعَلَةٌ کے وزن پر ہو، جیسے: حَيَوَانٌ، حَيَدٰی "متکبرانہ چال" حَوَكَةٌ "حَائِكٌ کی جمع، کپڑا بننے والا، جولاہا"۔

گردان فعل ماضی معروف

واوی	یائی	واوی	صیغہ
قَالَ	بَاعَ	خَافَ	واحد مذکر غائب
قَالَا	بَاعَا	خَافَا	تثنیہ مذکر غائب
قَالُوا	بَاعُوا	خَافُوا	جمع مذکر غائب
قَالَتْ	بَاعَتْ	خَافَتْ	واحد مؤنث غائب
قَالَتَا	بَاعَتَا	خَافَتَا	تثنیہ مؤنث غائب
قُلْنَ	بِعْنَ	خِفْنَ	جمع مؤنث غائب
قُلْتَ	بِعْتَ	خِفْتَ	واحد مذکر مخاطب
قُلْتُمَا	بِعْتُمَا	خِفْتُمَا	تثنیہ مذکر مخاطب
قُلْتُمْ	بِعْتُمْ	خِفْتُمْ	جمع مذکر مخاطب
قُلْتِ	بِعْتِ	خِفْتِ	واحد مؤنث مخاطب
قُلْتُمَا	بِعْتُمَا	خِفْتُمَا	تثنیہ مؤنث مخاطب
قُلْتُنَّ	بِعْتُنَّ	خِفْتُنَّ	جمع مؤنث مخاطب
قُلْتُ	بِعْتُ	خِفْتُ	واحد مذکر ومؤنث متکلم
قُلْنَا	بِعْنَا	خِفْنَا	تثنیہ وجمع مذکر ومؤنث متکلم

تعلیلات: قَالَ، بَاعَ اور خَافَ اصل میں قَوَلَ، بَيَعَ اور خَوِفَ تھے۔ و، ي متحرک اور ان سے پہلے فتحہ

ہے، چنانچہ انھیں قاعدۂ قَالَ کے تحت الف سے بدل دیا۔ پہلے پانچ صیغوں میں یہی تعلیل ہوگی۔

اجتماعِ ساکنین

اس کی دو قسمیں ہیں: 1 اجتماعِ ساکنین علی حدّہٖ۔ (جائز) 2 اجتماعِ ساکنین علی غیرِ حدّہٖ۔ (ممنوع)

اجتماعِ ساکنین علی حدّہ وہ ہے کہ ایک ہی کلمے میں پہلا ساکن حروفِ مدّہ یا لین میں سے ہو اور دوسرا ساکن اپنے ہم جنس حرف میں مدغم، یعنی مشدد ہو، جیسے: مَادٌّ، اِحْمَارَّ، خُوَیْصَّةٌ، اُحْمُورَّ. جبکہ اجتماعِ ساکنین علی غیر حدہ وہ ہے جو اس کے برعکس ہو۔

اجتماعِ ساکنین علی حدّہ کو برقرار رکھا جاتا ہے جیسا کہ مذکورہ مثالوں سے واضح ہے۔ لیکن جب کسی ایک کلمے یا دو کلموں میں اجتماعِ ساکنین علی غیر حدّہ پایا جائے تو اسے ختم کرنا ضروری ہوتا ہے۔

ختم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ یا تو ساکن اول کو حذف کردیا جائے، یا اسے کوئی حرکت دی جائے، جیسے: قُلْ جو اصل میں قُوْلْ تھا اور بِعْ جو اصل میں بِیْعْ تھا۔ ان مثالوں میں اول ساکن کو حذف کردیا گیا۔ اور ﴿ اَنِ اقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اَوِ اخْرُجُوْا ﴾ جو اصل میں أَنْ اقْتُلُوا اور أَوْ اخْرُجُوا تھے۔ ان میں پہلے ساکن کی حرکت دی گئی ہے۔

قاعدۂ قُلْنَ، بِعْنَ: جب فعل ماضی ثلاثی مجرد کا عینِ کلمہ و، ي اجتماعِ ساکنین[1] کی وجہ سے ساقط ہو جائے تو اجوف واوی مفتوح العین اور مضموم العین میں فائے کلمہ کو ضمہ اور اجوف یائی اور واوی مکسور العین میں کسرہ دیتے ہیں، جیسے: قُلْنَ، بِعْنَ، خِفْنَ.

تعلیلات: قُلْنَ، بِعْنَ اور خِفْنَ اصل میں قَوَلْنَ، بَیَعْنَ اور خَوِفْنَ تھے۔ و، ي کو قاعدۂ قَالَ کے تحت الف سے بدل دیا تو قَالْنَ، بَاعْنَ، خَافْنَ بن گئے۔ دو ساکن جمع ہوئے، اس وجہ سے پہلا ساکن، الف گر گیا، اس کے بعد قَلْنَ میں فائے کلمہ کے فتحہ کو ضمہ سے بدلا، چنانچہ قُلْنَ بن گیا اور بِعْنَ، خِفْنَ میں فائے کلمہ کو کسرہ دیا۔

قاعدۂ قِیلَ: جب و، ي ماضی مجہول کے عینِ کلمہ میں ہوں تو و، ي کو ساکن کرکے ان کی حرکت ماقبل کو دی جاتی ہے، بشرطیکہ اس کی ماضی معلوم میں تعلیل ہوچکی ہو، جیسے: بِیعَ (بَاعَ کا مجہول) اصل میں بُیِعَ تھا. اگر عینِ کلمہ و ہو تو اسے ي سے بدل دیا جاتا ہے، جیسے: قِیلَ اصل میں قُوِلَ تھا۔

[1] دو ساکن حروف کے مل جانے کو اجتماعِ ساکنین یا التقائے ساکنین کہتے ہیں۔

گردان فعل ماضی مجہول

واوی	یائی	واوی	صیغہ
قِيلَ	بِيعَ	خِيفَ	واحد مذکر غائب
قِيلَا	بِيعَا	خِيفَا	تثنیہ مذکر غائب
قِيلُوا	بِيعُوا	خِيفُوا	جمع مذکر غائب
قِيلَتْ	بِيعَتْ	خِيفَتْ	واحد مؤنث غائب
قِيلَتَا	بِيعَتَا	خِيفَتَا	تثنیہ مؤنث غائب
قُلْنَ	بِعْنَ	خِفْنَ	جمع مؤنث غائب
قُلْتَ	بِعْتَ	خِفْتَ	واحد مذکر مخاطب
قُلْتُمَا	بِعْتُمَا	خِفْتُمَا	تثنیہ مذکر مخاطب
قُلْتُمْ	بِعْتُمْ	خِفْتُمْ	جمع مذکر مخاطب
قُلْتِ	بِعْتِ	خِفْتِ	واحد مؤنث مخاطب
قُلْتُمَا	بِعْتُمَا	خِفْتُمَا	تثنیہ مؤنث مخاطب
قُلْتُنَّ	بِعْتُنَّ	خِفْتُنَّ	جمع مؤنث مخاطب
قُلْتُ	بِعْتُ	خِفْتُ	واحد مذکر و مؤنث متکلم
قُلْنَا	بِعْنَا	خِفْنَا	تثنیہ و جمع مذکر و مؤنث متکلم

تعلیلات: 1 قِيلَ، بِيعَ، خِيفَ اصل میں قُوِلَ، بُيِعَ اور خُوِفَ تھے۔ و، ي ماضی مجہول کے عینِ کلمہ میں تھے۔ تو و، ي کو ساکن کر کے ان کی حرکت ماقبل کو دے دی، قِوْلَ، بِيْعَ اور خِوْفَ ہو گیا، پھر قِوْلَ اور خِوْفَ میں واوَ ساکن ماقبل مکسور تھا تو قاعدۂ مِيزَانٌ کے تحت واؤ کو ي سے بدل دیا اور بِيعَ اپنی حالت پر رہا۔

2 قُلْنَ، بِعْنَ اور خِفْنَ اصل میں قُوِلْنَ، بُیِعْنَ اور خُوِفْنَ تھے۔ قاعدۂ قِیلَ کے تحت و، ي کا کسرہ نقل کر کے ماقبل کو دیا تو قِوْلْنَ، بِیْعْنَ، خِوْفْنَ ہوئے۔ و، ي اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر گئے۔ تو قِلْنَ، بِعْنَ اور خِفْنَ ہوئے چونکہ قِلْنَ اجوف واوی مفتوح العین ہے، اس لیے (قاعدۂ قُلْنَ کے تحت) فائے کلمہ کو ضمہ دیا اور بِعْنَ، خِفْنَ کا کسرہ بحال رہا۔

قاعدۂ یَقُولُ: جو و، ي متحرک ہو اور اس سے پہلے حرف صحیح ساکن ہو تو اس کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی جاتی ہے۔ اگر وہ حرکت فتحہ ہو تو و، ي کو الف سے بدل دیا جاتا ہے، جیسے: یَخْوَفُ سے یَخَافُ اگر ضمہ یا کسرہ ہو اور ضمہ واؤ سے اور کسرہ ي سے نقل کیا گیا ہو تو اس و، ي کو اپنی حالت پر برقرار رکھتے ہیں، جیسے: یَقْوُلُ، یَبْیِعُ سے یَقُوْلُ، یَبِیعُ اور اگر کسرہ واؤ سے نقل کیا گیا ہو تو واؤ کو ي بنا دیتے ہیں، جیسے: یُقْوِمُ سے یُقِیمُ۔

مندرجہ ذیل صورتوں میں یہ قاعدہ جاری نہیں ہوگا۔

- و، ي فائے کلمہ میں ہوں، جیسے: مَنْ وَّعَدَ.
- و، ي کا ماقبل حرف لین زائد ہو، جیسے: مُبَیْیِعٌ.
- و، ي لفیف کا عینِ کلمہ ہو، جیسے: یَقْوٰی، یَحْیٰی.
- و، ي مدّہ زائدہ سے پہلے ہو، جیسے: مِقْوَالٌ، تَمْیِیزٌ.
- و، ي ایسے کلمے میں ہو جو رنگ یا عیب کے معنی میں ہو، جیسے: أَسْوَدُ، یَعْوَرُ، یَصْیَدُ.
- وہ کلمہ اسم تفضیل یا فعلِ تعجب ہو، جیسے: أَقْوَلُ، مَاأَقْوَلَهُ، أَقْوِلْ بِهٖ.
- کلمہ مِفْعَلٌ اور مِفْعَالٌ کے وزن پر نہ ہو، جیسے: مِقْوَلٌ، مِقْوَالٌ.

گردان فعل مضارع معروف

صیغہ	واوی	یائی	واوی
واحد مذکر غائب	یَخَافُ	یَبِیعُ	یَقُولُ

يَقُولَانِ	يَبِيعَانِ	يَخَافَانِ	تثنیہ مذکر غائب
يَقُولُونَ	يَبِيعُونَ	يَخَافُونَ	جمع مذکر غائب
تَقُولُ	تَبِيعُ	تَخَافُ	واحد مؤنث غائب
تَقُولَانِ	تَبِيعَانِ	تَخَافَانِ	تثنیہ مؤنث غائب
يَقُلْنَ	يَبِعْنَ	يَخَفْنَ	جمع مؤنث غائب
تَقُولُ	تَبِيعُ	تَخَافُ	واحد مذکر مخاطب
تَقُولَانِ	تَبِيعَانِ	تَخَافَانِ	تثنیہ مذکر مخاطب
تَقُولُونَ	تَبِيعُونَ	تَخَافُونَ	جمع مذکر مخاطب
تَقُولِينَ	تَبِيعِينَ	تَخَافِينَ	واحد مؤنث مخاطب
تَقُولَانِ	تَبِيعَانِ	تَخَافَانِ	تثنیہ مؤنث مخاطب
تَقُلْنَ	تَبِعْنَ	تَخَفْنَ	جمع مؤنث مخاطب
أَقُولُ	أَبِيعُ	أَخَافُ	واحد مذکر ومؤنث متکلم
نَقُولُ	نَبِيعُ	نَخَافُ	تثنیہ وجمع مذکر ومؤنث متکلم

تعلیلات: [1] يَقُولُ، يَبِيعُ اور يَخَافُ اصل میں يَقْوُلُ، يَبْيِعُ اور يَخْوَفُ تھے۔ ان میں و ، ي متحرک اور ان کا ماقبل حرف صحیح ساکن ہے تو و ، ي کی حرکت ماقبل کو دی، يَقُولُ، يَبِيعُ ہوا اور يَخَافُ میں فتحہ واؤ سے نقل کر کے اسے الف سے بدل دیا۔

[2] يَقُلْنَ ،يَبِعْنَ اور يَخَفْنَ اصل میں يَقْوُلْنَ اوريَبْيِعْنَ اور يَخْوَفْنَ تھے۔ و ، ي کی حرکت ماقبل کو دی، يَقُلْنَ میں و دو ساکن جمع ہونے کی وجہ سے گر گیا، اسی طرح يَبِعْنَ میں بھی ي دو ساکن جمع ہونے سے گر گئی تو يَقُلْنَ، يَبِعْنَ ہوا۔ اور يَخَوْفْنَ میں حرکت ماقبل کو نقل کرنے کے بعد واؤ کو الف سے بدل دیا، پھر دو ساکن جمع ہونے سے الف حذف ہو گیا تو يَخَفْنَ بن گیا۔

گردان فعل مضارع مجہول

واوی	یائی	واوی	صیغہ
یُقَالُ	یُبَاعُ	یُخَافُ	واحد مذکر غائب
یُقَالَانِ	یُبَاعَانِ	یُخَافَانِ	تثنیہ مذکر غائب
یُقَالُونَ	یُبَاعُونَ	یُخَافُونَ	جمع مذکر غائب
تُقَالُ	تُبَاعُ	تُخَافُ	واحد مؤنث غائب
تُقَالَانِ	تُبَاعَانِ	تُخَافَانِ	تثنیہ مؤنث غائب
یُقَلْنَ	یُبَعْنَ	یُخَفْنَ	جمع مؤنث غائب
تُقَالُ	تُبَاعُ	تُخَافُ	واحد مذکر مخاطب
تُقَالَانِ	تُبَاعَانِ	تُخَافَانِ	تثنیہ مذکر مخاطب
تُقَالُونَ	تُبَاعُونَ	تُخَافُونَ	جمع مذکر مخاطب
تُقَالِینَ	تُبَاعِینَ	تُخَافِینَ	واحد مؤنث مخاطب
تُقَالَانِ	تُبَاعَانِ	تُخَافَانِ	تثنیہ مؤنث مخاطب
تُقَلْنَ	تُبَعْنَ	تُخَفْنَ	جمع مؤنث مخاطب
أُقَالُ	أُبَاعُ	أُخَافُ	واحد مذکر و مؤنث متکلم
نُقَالُ	نُبَاعُ	نُخَافُ	تثنیہ و جمع مذکر و مؤنث متکلم

تعلیلات: 1 یُقَالُ، یُبَاعُ اور یُخَافُ اصل میں یُقْوَلُ، یُبْیَعُ اور یُخْوَفُ تھے۔ و، ي متحرک، ماقبل حرفِ صحیح ساکن ہے۔ قاعدۂ یَقُولُ کے تحت و، ي کی حرکت ماقبل کو دی، چونکہ و، ي اصل میں متحرک تھے، اس لیے انھیں متحرک کے حکم میں رکھ کر قاعدۂ قَالَ کے تحت الف سے بدل دیا تو یُقَالُ، یُبَاعُ، اور یُخَافُ بن گئے۔

2 يُقَلْنَ ، يُبَعْنَ اور يُخَفْنَ اصل میں يُقْوَلْنَ ، يُبْيَعْنَ اور يُخْوَفْنَ تھے۔ و ، ي متحرک ماقبل حرف صحیح ساکن ہے ان کی حرکت ماقبل کو دی اور و ، ي کو الف سے بدل دیا، پھر دو ساکن جمع ہونے سے الف گر گیا تو يُقَلْنَ ، يُبَعْنَ اور يُخَفْنَ بن گئے۔

قاعدۂ قُولَنَّ: حرفِ علت حالتِ جزم اور وقف میں دو ساکن جمع ہونے سے حذف ہو جاتا ہے۔ لیکن جب لامِ کلمہ، ضمیر یا نون تاکید کے ملنے کی وجہ سے متحرک ہو جائے تو حذف شدہ حرف علت اپنی جگہ واپس آ جاتا ہے، جیسے: لَمْ يَقُلْ سے لَمْ يَقُولَا اور قُلْ سے قُولَنَّ۔ لم يقولا میں ضمیر اور قُولَنَّ میں نونِ تاکید کے ملنے سے لامِ کلمہ متحرک ہو گیا تو حرف علت جو حالت جزم اور وقف کی وجہ سے حذف ہو گیا تھا، واپس آ گیا۔

نفی تاکید بلَنْ معروف		
لَنْ يَقُولَ	لَنْ يَبِيعَ	لَنْ يَخَافَ
لَنْ يَقُولَا	لَنْ يَبِيعَا	لَنْ يَخَافَا
لَنْ يَقُولُوا	لَنْ يَبِيعُوا	لَنْ يَخَافُوا
لَنْ تَقُولَ	لَنْ تَبِيعَ	لَنْ تَخَافَ
لَنْ تَقُولَا	لَنْ تَبِيعَا	لَنْ تَخَافَا
لَنْ يَقُلْنَ	لَنْ يَبِعْنَ	لَنْ يَخَفْنَ
لَنْ تَقُولَ	لَنْ تَبِيعَ	لَنْ تَخَافَ
لَنْ تَقُولَا	لَنْ تَبِيعَا	لَنْ تَخَافَا
لَنْ تَقُولُوا	لَنْ تَبِيعُوا	لَنْ تَخَافُوا
لَنْ تَقُولِي	لَنْ تَبِيعِي	لَنْ تَخَافِي
لَنْ تَقُولَا	لَنْ تَبِيعَا	لَنْ تَخَافَا

نفی جحد بلَم معروف		
لَمْ يَقُلْ	لَمْ يَبِعْ	لَمْ يَخَفْ
لَمْ يَقُولَا	لَمْ يَبِيعَا	لَمْ يَخَافَا
لَمْ يَقُولُوا	لَمْ يَبِيعُوا	لَمْ يَخَافُوا
لَمْ تَقُلْ	لَمْ تَبِعْ	لَمْ تَخَفْ
لَمْ تَقُولَا	لَمْ تَبِيعَا	لَمْ تَخَافَا
لَمْ يَقُلْنَ	لَمْ يَبِعْنَ	لَمْ يَخَفْنَ
لَمْ تَقُلْ	لَمْ تَبِعْ	لَمْ تَخَفْ
لَمْ تَقُولَا	لَمْ تَبِيعَا	لَمْ تَخَافَا
لَمْ تَقُولُوا	لَمْ تَبِيعُوا	لَمْ تَخَافُوا
لَمْ تَقُولِي	لَمْ تَبِيعِي	لَمْ تَخَافِي
لَمْ تَقُولَا	لَمْ تَبِيعَا	لَمْ تَخَافَا

لَنْ تَقُلْنَ	لَنْ تَبِعْنَ	لَنْ تَخَفْنَ
لَنْ أَقُولَ	لَنْ أَبِيعَ	لَنْ أَخَافَ
لَنْ نَقُولَ	لَنْ نَبِيعَ	لَنْ نَخَافَ

لَمْ تَقُلْنَ	لَمْ تَبِعْنَ	لَمْ تَخَفْنَ
لَمْ أَقُلْ	لَمْ أَبِعْ	لَمْ أَخَفْ
لَمْ نَقُلْ	لَمْ نَبِعْ	لَمْ نَخَفْ

گردان فعل امر ونہی

صیغہ	امر معروف			نہی معروف		
مذکر غائب	قُلْ	بِعْ	خَفْ	لَاتَقُلْ	لَاتَبِعْ	لَاتَخَفْ
	قُولَا	بِيعَا	خَافَا	لَاتَقُولَا	لَاتَبِيعَا	لَاتَخَافَا
	قُولُوا	بِيعُوا	خَافُوا	لَاتَقُولُوا	لَاتَبِيعُوا	لَاتَخَافُوا
مؤنث غائب	قُولِي	بِيعِي	خَافِي	لَاتَقُولِي	لَاتَبِيعِي	لَاتَخَافِي
	قُولَا	بِيعَا	خَافَا	لَاتَقُولَا	لَاتَبِيعَا	لَاتَخَافَا
	قُلْنَ	بِعْنَ	خَفْنَ	لَاتَقُلْنَ	لَاتَبِعْنَ	لَاتَخَفْنَ
مذکر مخاطب	لِيَقُلْ	لِيَبِعْ	لِيَخَفْ	لَايَقُلْ	لَايَبِعْ	لَايَخَفْ
	لِيَقُولَا	لِيَبِيعَا	لِيَخَافَا	لَايَقُولَا	لَايَبِيعَا	لَايَخَافَا
	لِيَقُولُوا	لِيَبِيعُوا	لِيَخَافُوا	لَايَقُولُوا	لَايَبِيعُوا	لَايَخَافُوا
مؤنث مخاطب	لِتَقُلْ	لِتَبِعْ	لِتَخَفْ	لَاتَقُلْ	لَاتَبِعْ	لَاتَخَفْ
	لِتَقُولَا	لِتَبِيعَا	لِتَخَافَا	لَاتَقُولَا	لَاتَبِيعَا	لَاتَخَافَا
	لِيَقُلْنَ	لِيَبِعْنَ	لِيَخَفْنَ	لَايَقُلْنَ	لَايَبِعْنَ	لَايَخَفْنَ
مذکر ومؤنث متکلم	لِأَقُلْ	لِأَبِعْ	لِأَخَفْ	لَاأَقُلْ	لَاأَبِعْ	لَاأَخَفْ
	لِنَقُلْ	لِنَبِعْ	لِنَخَفْ	لَانَقُلْ	لَانَبِعْ	لَانَخَفْ

تعلیلات: 1 قُلْ، بِعْ اور خَفْ اصل میں اُقْوُلْ، اِبْیِعْ اور اِخْوَفْ تھے۔ قاعدہ یَقُولُ کے مطابق "و، ي" کی حرکت ماقبل کو دی، پھر و، ي کو دو ساکن جمع ہونے کی وجہ سے گرا دیا، فائے کلمہ کے متحرک ہونے کی وجہ سے ہمزۂ وصل کی ضرورت نہ رہی تو اسے بھی گرا دیا تو قُلْ، بِعْ اور خَفْ بن گئے۔

2 قُولَا، بِیعَا اور خَافَا اصل میں اُقْوُلَا، اِبْیِعَا اور اِخْوَفَا تھے۔ قاعدہ یَقُولُ کے مطابق و، ي کی حرکت ماقبل کو دی۔ فائے کلمہ متحرک ہوا تو ہمزۂ وصل کی ضرورت نہ رہی۔ اتصالِ ضمیر کی وجہ سے حذف شدہ حرف علت واپس آ گیا تو قُولَا، بِیعَا اور خَافَا بن گئے۔ (دیکھیے: قاعدہ قُولَنَّ)

قاعدۂ قَائِلٌ: جو و، ي وزنِ فَاعِلٌ کے عینِ کلمہ میں واقع ہو تو وہ ہمزہ سے بدل جاتا ہے، بشرطیکہ اس کے فعل میں تعلیل ہوئی ہو یا اس کا فعل مستعمل نہ ہو، جیسے: قَاوِلٌ، بَایِعٌ اور سَایِفٌ سے قَائِلٌ، بَائِعٌ، سَائِفٌ "تلوار والا"۔ پہلے دو کلمات کے فعل میں تعلیل ہوئی ہے اور سَائِفٌ کا فعل مستعمل نہیں ہے۔

ملحوظہ عَیِنَ اور عَوِرَ کا اسم فاعل عَایِنٌ اور عَاوِرٌ ہی آئے گا کیونکہ ان دونوں کے افعال میں تعلیل نہیں ہوئی۔

گردان اسم فاعل واسم مفعول

صیغہ	اسم فاعل			اسم مفعول		
	واوی	یائی	واوی	واوی	یائی	واوی
واحد مذکر	قَائِلٌ	بَائِعٌ	خَائِفٌ	مَقُولٌ	مَبِیعٌ	مَخُوفٌ
تثنیہ مذکر	قَائِلَانِ	بَائِعَانِ	خَائِفَانِ	مَقُولَانِ	مَبِیعَانِ	مَخُوفَانِ
جمع مذکر	قَائِلُونَ	بَائِعُونَ	خَائِفُونَ	مَقُولُونَ	مَبِیعُونَ	مَخُوفُونَ
واحد مؤنث	قَائِلَةٌ	بَائِعَةٌ	خَائِفَةٌ	مَقُولَةٌ	مَبِیعَةٌ	مَخِیفَةٌ
تثنیہ مؤنث	قَائِلَتَانِ	بَائِعَتَانِ	خَائِفَتَانِ	مَقُولَتَانِ	مَبِیعَتَانِ	مَخِیفَتَانِ
جمع مؤنث	قَائِلَاتٌ	بَائِعَاتٌ	خَائِفَاتٌ	مَقُولَاتٌ	مَبِیعَاتٌ	مَخِیفَاتٌ

تعلیلات: قَائِلٌ، بَائِعٌ اور خَائِفٌ اصل میں قَاوِلٌ، بَايِعٌ اور خَاوِفٌ تھے۔ و، ي وزن فَاعِلٌ کے عینِ کلمہ میں واقع ہوکر ہمزہ سے بدل گئے تو قَائِلٌ، بَائِعٌ اور خَائِفٌ ہوگئے۔ (دیکھیے: قاعدہ قَائِلٌ)

مَقُولٌ، مَبِيعٌ، اور مَخُوفٌ اصل میں مَقْوُولٌ، مَبْيُوعٌ اور مَخْوُوفٌ تھے۔ و، ي متحرک اور ان سے پہلے حرف صحیح ساکن ہے تو قاعدہ يَقُولُ کے مطابق و، ي کی حرکت ماقبل کو دی۔ مَقُوولٌ، مَبُيوعٌ اور مَخُووفٌ ہوئے، پھر و، ي دو ساکن جمع ہونے سے گر گئے تو مَقُولٌ، مَبُوعٌ، مَخُوفٌ ہوئے۔ مَبُوعٌ میں ضمہ کو کسرہ سے بدلا تاکہ واوی اور یائی میں فرق ہوجائے تو مَبِوْعٌ ہوا، پھر واؤ ساکن ماقبل مکسور تھا تو قاعدہ مِيزَانٌ کے تحت واؤ کو ي سے بدلا تو مَبِيعٌ ہوا۔

تنبیہ اجوف یائی کے اسم مفعول میں تعلیل کرنا اور تصحیح، یعنی بغیر تعلیل کے صحیح کے اسم مفعول کی طرح چھوڑ دینا دونوں طریقے استعمال ہوتے ہیں، جیسے: مَدْيُونٌ، مَدِينٌ ''مقروض'' مَعْيُوبٌ، مَعِيبٌ ''عیب والا'' اور اجوف واوی میں تعلیل زیادہ اور تصحیح کم استعمال ہوتی ہے، جیسے: مَصُونٌ ''محفوظ کیا ہوا''۔

اجوف سے ثلاثی مجرد کے عموماً مندرجہ ذیل ابواب آتے ہیں:

باب	واوی	معنی	یائی	معنی
ضَرَبَ يَضْرِبُ	x	x	بَاعَ يَبِيعُ بَيْعًا	فروخت کرنا
نَصَرَ يَنْصُرُ	قَالَ يَقُولُ قَوْلًا	بات کرنا	x	x
سَمِعَ يَسْمَعُ	خَافَ يَخَافُ خَوْفًا	ڈرنا	نَالَ يَنَالُ نَيْلًا	پالینا

فائدہ قلیل طور پر اجوف واوی باب كَرُمَ يَكْرُمُ سے بھی آتا ہے، جیسے: طَالَ يَطُولُ طُولًا ''دراز ہونا''۔

نوٹ ان ابواب میں باب سَمِعَ يَسْمَعُ سے اجوف کا استعمال سب سے زیادہ، ضَرَبَ يَضْرِبُ سے اس سے کم اور نَصَرَ يَنْصُرُ سے سب سے کم ہوتا ہے۔

اجوف واوی ثلاثی مجرد کے ابواب کی صرف صغیر

مصادر	باب	ماضی معروف	مضارع معروف	مصدر	اسم فاعل	ماضی مجہول	مضارع مجہول	مصدر	اسم مفعول	امر حاضر	نہی	ظرف	آلہ	تفضیل
اَلْقَوْلُ	نَصَرَ يَنْصُرُ	قَالَ	يَقُولُ	قَوْلًا	قَائِلٌ	قِيلَ	يُقَالُ	قَوْلًا	مَقُولٌ	قُلْ	لَا تَقُلْ	مَقَالٌ	مِقْوَلٌ	أَقْوَلُ
اَلْخَوْفُ	سَمِعَ يَسْمَعُ	خَافَ	يَخَافُ	خَوْفًا	خَائِفٌ	خِيفَ	يُخَافُ	خَوْفًا	مَخُوفٌ	خَفْ	لَا تَخَفْ	مَخَافٌ	مِخْوَفٌ	أَخْوَفُ

اجوف یائی ثلاثی مجرد کے ابواب کی صرف صغیر

مصادر	باب	ماضی معروف	مضارع معروف	مصدر	اسم فاعل	ماضی مجہول	مضارع مجہول	مصدر	اسم مفعول	امر حاضر	نہی	ظرف	آلہ	تفضیل
اَلْبَيْعُ	ضَرَبَ يَضْرِبُ	بَاعَ	يَبِيعُ	بَيْعًا	بَائِعٌ	بِيعَ	يُبَاعُ	بَيْعًا	مَبِيعٌ	بِعْ	لَا تَبِعْ	مَبَاعٌ	مِبْيَعٌ	أَبْيَعُ
اَلنَّيْلُ	سَمِعَ يَسْمَعُ	نَالَ	يَنَالُ	نَيْلًا	نَائِلٌ	نِيلَ	يُنَالُ	نَيْلًا	مَنِيلٌ	نَلْ	لَاتَنَلْ	مَنَالٌ	مِنْوَلٌ	أَنْوَلُ

اجوف ثلاثی مزید فیہ کے ابواب				
باب	مثال واوی	معنی	مثال یائی	معنی
الإفعال	اَلْإِقَامَةُ	کھڑا کرنا	اَلْإِطَارَةُ	اڑانا
التفعيل	اَلتَّجْوِيزُ	روا رکھنا	اَلتَّمْيِيزُ	جدا کرنا
المفاعلة	اَلْمُعَاوَنَةُ	مدد کرنا	اَلْمُعَايَنَةُ	آنکھ سے دیکھنا
التفعل	اَلتَّقَوُّلُ	جھوٹ گھڑنا	اَلتَّبَيُّنُ	واضح ہونا
التفاعل	اَلتَّنَاوُلُ	استعمال کرنا / لینا	اَلتَّدَايُنُ	ادھار خرید و فروخت کرنا
الافتعال	اَلِاجْتِيَابُ	پھاڑنا / طے کرنا	اَلِاخْتِيَارُ	چننا
الانفعال	اَلِانْقِيَادُ	فرماں بردار ہونا	اَلِانْقِيَاضُ	گرنا (دیوار وغیرہ کا)
الافعلال	اَلِاسْوِدَادُ	بہت سیاہ ہونا	اَلِابْيِضَاضُ	بہت سفید ہونا
الافعيلال	اَلِاسْوِيدَادُ	بہت سیاہ ہونا	اَلِابْيِيضَاضُ	بہت سفید ہونا
الاستفعال	اَلِاسْتِعَانَةُ	مدد مانگنا	اَلِاسْتِمَالَةُ	مائل ہونا / مائل کرنا

اجوف واوی مزید فیہ کے ابواب کی صرف صغیر

مصادر	باب	ماضی معروف	مضارع معروف	مصدر	اسم فاعل	ماضی مجہول	مضارع مجہول	مصدر	اسم مفعول	امر حاضر	نہی	ظرف
اَلْإِقَامَةُ	إفعال	أَقَامَ	يُقِيمُ	إِقَامَةً	مُقِيمٌ	أُقِيمَ	يُقَامُ	إِقَامَةً	مُقَامٌ	أَقِمْ	لَا تُقِمْ	مُقَامٌ
اَلتَّجْوِيزُ	تفعيل	جَوَّزَ	يُجَوِّزُ	تَجْوِيزًا	مُجَوِّزٌ	جُوِّزَ	يُجَوَّزُ	تَجْوِيزًا	مُجَوَّزٌ	جَوِّزْ	لَا تُجَوِّزْ	مُجَوَّزٌ
اَلْاِجْتِيَابُ	افتعال	اِجْتَابَ	يَجْتَابُ	اِجْتِيَابًا	مُجْتَابٌ	اُجْتِيبَ	يُجْتَابُ	اِجْتِيَابًا	مُجْتَابٌ	اِجْتَبْ	لَا تَجْتَبْ	مُجْتَابٌ
اَلْاِنْقِيَادُ	انفعال	اِنْقَادَ	يَنْقَادُ	اِنْقِيَادًا	مُنْقَادٌ	x	x	x	x	اِنْقَدْ	لَا تَنْقَدْ	مُنْقَادٌ
اَلْاِسْتِعَانَةُ	استفعال	اِسْتَعَانَ	يَسْتَعِينُ	اِسْتِعَانَةً	مُسْتَعِينٌ	اُسْتُعِينَ	يُسْتَعَانُ	اِسْتِعَانَةً	مُسْتَعَانٌ	اِسْتَعِنْ	لَا تَسْتَعِنْ	مُسْتَعَانٌ

اجوف یائی مزید فیہ کے ابواب کی صرف صغیر

اَلْإِطَارَةُ	إفعال	أَطَارَ	يُطِيرُ	إِطَارَةً	مُطِيرٌ	أُطِيرَ	يُطَارُ	إِطَارَةً	مُطَارٌ	أَطِرْ	لَا تُطِرْ	مُطَارٌ
اَلْاِنْقِيَاضُ	انفعال	اِنْقَاضَ	يَنْقَاضُ	اِنْقِيَاضًا	مُنْقَاضٌ	x	x	x	x	اِنْقَضْ	لَا تَنْقَضْ	مُنْقَاضٌ
اَلْاِخْتِيَارُ	افتعال	اِخْتَارَ	يَخْتَارُ	اِخْتِيَارًا	مُخْتَارٌ	اُخْتِيرَ	يُخْتَارُ	اِخْتِيَارًا	مُخْتَارٌ	اِخْتَرْ	لَا تَخْتَرْ	مُخْتَارٌ
اَلْاِسْتِمَالَةُ	استفعال	اِسْتَمَالَ	يَسْتَمِيلُ	اِسْتِمَالَةً	مُسْتَمِيلٌ	اُسْتُمِيلَ	يُسْتَمَالُ	اِسْتِمَالَةً	مُسْتَمَالٌ	اِسْتَمِلْ	لَا تَسْتَمِلْ	مُسْتَمَالٌ

اجوف کے ابواب مزید فیہ کی تعلیلات

1 باب افعال اور استفعال کے ماضی معروف، مضارع مجہول اور اسم مفعول کی تعلیل یُقَالُ اور یُبَاعُ کی مانند ہے، جیسے: أَقَامَ، یُقَامُ اور مُقَامٌ اصل میں أَقْوَمَ، یُقْوَمُ اور مُقْوَمٌ تھے۔

2 ماضی مجہول، مضارع معروف اور اسم فاعل کی تعلیل اس طرح ہے کہ و، ي کا کسرہ قاعدۂ یَقُولُ کے مطابق ماقبل کو دیا، پھر ''و'' بقاعدۂ مِیزَانٌ ي ہو گیا، جیسے: أُقِیمَ، یُقِیمُ اور مُقِیمٌ اصل میں أُقْوِمَ، یُقْوِمُ اور مُقْوِمٌ تھے۔

اور ان کے مصدر کی تعلیل میں یہ قاعدہ مستعمل ہے کہ جو و، ي اس طرح کے مصدروں کے عینِ کلمہ میں واقع ہوا سے ماضی کی موافقت میں قاعدۂ یَقُولُ کے مطابق الف سے بدل دیا جاتا ہے، پھر الف کو دو ساکن جمع ہونے کی وجہ سے حذف کر کے اس کے عوض آخر میں ''ۃ'' بڑھادی جاتی ہے، جیسے: إِقْوَامٌ سے إِقَامَةٌ، اِسْتِقْوَامٌ سے اِسْتِقَامَةٌ.

3 باب اِفْتِعَال اور اِنْفِعَال کے ماضی معروف، مضارع معروف و مجہول، اسم فاعل اور اسم مفعول کی تعلیل قَالَ اور خَافَ کی مانند ہے، جیسے: اِجْتَابَ، یَجْتَابُ اصل میں اِجْتَوَبَ، یَجْتَوِبُ تھے اور ماضی مجہول کی تعلیل قِیلَ اور بِیعَ کی مانند، جیسے: اُجْتُوِبَ سے اُجْتِیبَ.

4 مصدر واوی کی تعلیل میں قاعدہ یہ ہے کہ جو واؤ مصدر کے عینِ کلمہ میں کسرہ کے بعد واقع ہوا سے یاء سے بدل دیا جاتا ہے بشرطیکہ فعل میں بھی تعلیل ہوئی ہو، جیسے: قِیَامٌ اصل میں قِوَامٌ تھا۔ ''و'' مصدر کے عین کلمہ میں کسرہ کے بعد واقع ہے اور اس کے فعل قَامَ میں تعلیل ہوئی ہے۔ اس لیے اسے ''ي'' سے بدل دیا۔

ملاحظہ ان دونوں بابوں میں اسم فاعل، اسم مفعول اور اسم ظرف صورتِ حروف میں ایک دوسرے کے مشابہ ہوتے ہیں لیکن اسم فاعل مکسور العین اور باقی دونوں مفتوح العین ہوتے ہیں۔

تمرین

1 اجوف کی تعریف کریں اور اس کی قسمیں بتائیں۔

2 بِیعَا (تثنیۂ بِعْ) میں کس قاعدے سے یائے محذوف لوٹ آئی؟

3 مندرجہ ذیل کلمات میں کن قواعد کے تحت تبدیلی ہوئی ہے؟ ان کی اصل بھی بتائیں:

بِيعُوا ...... نَامَ ...... أَقِيمُوا ...... مُقَامٌ ...... مَقُولٌ ...... بِعْ.

4 أَقَامَ باب افعال سے نفی جحد بلَم کی گردان کریں اور بتلائیں کہ اس کے مصدر میں کیا تبدیلی ہوئی ہے؟

5 بَايَعَ باب مفاعلہ سے امر حاضر معروف کی گردان کریں، نیز بتلائیں کہ اس باب میں "ي" کے بحال رہنے کی کیا وجہ ہے؟

6 قوسین (..........) میں دیے گئے جوابات میں سے درست پر (✓) نشان لگائیں۔

يَزِيدُ: (اجوف، مضاعف، سالم)

عِيشَا[1]: (مثال، سالم، اجوف)

خِطْنَ: (مہموز، سالم، اجوف)

خَائِفُونَ: (اجوف، مثال، ناقص)

اِحْتَجْتُ: (مضاعف، اجوف، مثال)

اِخْتَارَتْ: (لفیف، اجوف، مثال)

مُسْتَرِيحٌ: (اجوف، سالم، مہموز)

7 مندرجہ ذیل کلمات کے صیغے بتائیں اور ان کی تعلیل کریں:

يَهَبُونَ، يَضَعْنَ، قَعْ، نَزْدَادُ، اِسْتَرَاحَ، مُسْتَجَابٌ، مُنْقَادُونَ، زَيَّنْتُمْ، يُعَاوِضُونَ.

8 مندرجہ ذیل آیات میں فعل اجوف اور اسم اجوف کے صیغے اور ان کی اصل بیان کریں:

﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ﴾، ﴿زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ﴾، ﴿وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ﴾

﴿اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا﴾، ﴿وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى﴾، ﴿وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ﴾،

﴿وَابْيَضَّتْ عَيْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ﴾

[1] تثنیہ مذکر فعل امر۔

سبق:31

ناقص کا بیان

ناقص: ناقص وہ کلمہ ہے جس کے لامِ کلمہ میں حرفِ علت ہو۔ اگر حرف علت واؤ ہو تو ناقص واوی اور اگر یاء ہو تو ناقص یائی کہتے ہیں، جیسے: رَخُوَ، خَشِيَ.[1]

قواعد

قاعدۂ رَضِيَ: جو واؤ کسرہ کے بعد کلمے کے آخر میں واقع ہو وہ "ي" ہو جاتا ہے، جیسے: رَضِوَ سے رَضِيَ.

قاعدۂ رَضُوا: جب لامِ کلمہ میں حرف علت مضموم ہو اور اس کا ماقبل مکسور ہو اور اس کے بعد واؤ ساکن ہو تو اس کی حرکت ماقبل کو دیتے ہیں، پھر دو ساکن جمع ہونے کی وجہ سے وہ حرف علت گر جاتا ہے، جیسے: رَضِيُوا سے رَضُوا.

گردان فعل ماضی معروف ناقص واوی

گردان	تعلیلات
رَضِيَ	اصل میں رَضِوَ تھا، واؤ کلمے کے آخر میں کسرہ کے بعد واقع ہو کر ي ہو گیا۔ (قاعدۂ رَضِيَ)
رَضِيَا	اصل میں رَضِوَا تھا تعلیل مثل رَضِيَ کے ہوئی۔
رَضُوا	اصل میں رَضِوُوا تھا واؤ کو بمطابق قاعدۂ رَضِيَ ي سے بدلا تو رَضِيُوا ہو گیا۔ اور پھر بمطابق قاعدہ رَضُوا لامِ کلمہ کی حرکت ماقبل کو دی، پھر دو ساکن جمع ہونے سے ي گرا دی۔
رَضِيَتْ	اصل میں رَضِوَتْ ہے، رَضِيَ کی مانند تعلیل ہوئی۔

[1] اس کو ناقص کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اس کی بعض گردانوں میں اس کا آخری حرف حذف ہونے کی وجہ سے نقص واقع ہو جاتا ہے۔

رَضِيتَا	باقی تمام صیغوں میں اسی طرح تعلیل ہوئی۔

رَضِينَ	رَضِيتَ	رَضِيتُمَا	رَضِيتُمْ	رَضِيتِ	رَضِيتُمَا	رَضِيتُنَّ	رَضِيتُ	رَضِينَا

گردان فعل ماضی معروف

واوی	یائی	تعلیلات
دَعَا	رَمٰی	اصل میں دَعَوَ اور رَمَيَ تھے۔ و، ي متحرک اوران کا ماقبل مفتوح ہے تو ہر ایک کو الف سے بدل دیا۔ (قاعدۂ قَالَ)
دَعَوَا	رَمَيَا	تعلیل نہیں ہوئی کیونکہ واؤ کے بعد تثنیہ کا الف ہے جو تعلیل سے مانع ہے۔
دَعَوْا	رَمَوْا	اصل میں دَعَوُوا، رَمَيُوا تھے۔ و، ي متحرک اور ماقبل مفتوح ہے انھیں الف سے بدل دیا اور الف دو ساکن جمع ہونے سے گر گیا۔
دَعَتْ	رَمَتْ	اصل میں دَعَوَتْ اور رَمَيَتْ تھے۔ و، ي متحرک کو الف سے بدلا اور دو ساکن جمع ہونے سے الف گر گیا۔
دَعَتَا	رَمَتَا	اصل میں دَعَوَتَا اور رَمَيَتَا تھے۔ و، ي الف ہوئے۔ تائے تانیث ساکن کے حکم میں ہے، اس لیے الف دو ساکن جمع ہونے سے گر گیا۔
دَعَوْنَ	رَمَيْنَ	بروزن نَصَرْنَ، ضَرَبْنَ اپنی اصل پر ہیں اسی طرح باقی سب صیغے بھی اپنی اصل پر ہیں۔

واوی	دَعَوْتَ	دَعَوْتُمَا	دَعَوْتُمْ	دَعَوْتِ	دَعَوْتُمَا	دَعَوْتُنَّ	دَعَوْتُ	دَعَوْنَا
یائی	رَمَيْتَ	رَمَيْتُمَا	رَمَيْتُمْ	رَمَيْتِ	رَمَيْتُمَا	رَمَيْتُنَّ	رَمَيْتُ	رَمَيْنَا

نوٹ جس الف کی اصل واؤ ہو اسے بصورتِ "ا" اور جس الف کی اصل یاء ہو اسے بصورت ي لکھتے ہیں، جیسے: (دَعَوَ سے) دَعَا اور (رَمَيَ سے) رَمٰی.

گردان فعل ماضی مجہول

واوی	یائی	واوی	تعلیلات
دُعِيَ	رُمِيَ	رُضِيَ	دُعِيَ، رُضِيَ اصل میں دُعِوَ، رُضِوَ تھے۔ واؤ کلمے کے آخر میں کسرہ کے بعد واقع ہوکر ي سے بدل گیا۔ (قاعدۂ رَضِيَ)
دُعِيَا	رُمِيَا	رُضِيَا	دُعِيَا اصل میں دُعِوَا اور رُضِيَا اصل میں رُضِوَا تھا۔ قاعدہ رَضِيَ کی وجہ سے واؤ کو ي سے بدل دیا جبکہ رُمِيَا اپنی اصل پر ہے۔
دُعُوا	رُمُوا	رُضُوا	اصل میں دُعِوُوا، رُمِيُوا اور رُضِوُوا تھے۔ قاعدۂ رَضِيَ سے دُعِيُوا اور رُضِيُوا ہوئے، پھر قاعدۂ رَضُوا سے ي کی حرکت ماقبل کو دے کر دو ساکنوں کے جمع ہونے سے ي حذف کردی۔
دُعِيَتْ	رُمِيَتْ	رُضِيَتْ	دُعِيَتْ، رُضِيَتْ اور باقی تمام صیغوں میں قاعدۂ رَضِيَ جاری ہوا جبکہ رُمِيَتْ اور باقی صیغے اپنی اصل پر ہیں۔

واوی

دُعِيَتَا	دُعِينَ	دُعِيتَ	دُعِيتُمَا	دُعِيتُمْ	دُعِيتِ	دُعِيتُمَا	دُعِيتُنَّ	دُعِيتُ	دُعِينَا

یائی

رُمِيَتَا	رُمِينَ	رُمِيتَ	رُمِيتُمَا	رُمِيتُمْ	رُمِيتِ	رُمِيتُمَا	رُمِيتُنَّ	رُمِيتُ	رُمِينَا

واوی

رُضِيَتَا	رُضِينَ	رُضِيتَ	رُضِيتُمَا	رُضِيتُمْ	رُضِيتِ	رُضِيتُمَا	رُضِيتُنَّ	رُضِيتُ	رُضِينَا

قاعدۂ يَدْعُو، يَرْمِي: مضارع مکسور العین یا مضموم العین ہو اور لامِ کلمہ کی جگہ و، ي ہو تو ان کو ساکن کردیا جاتا ہے بشرطیکہ ان کے بعد واؤِ جمع یا یائے مخاطبہ نہ ہو، جیسے: يَدْعُوُ سے يَدْعُو اور يَرْمِيُ سے يَرْمِي.

قاعدۂ يَدْعُونَ، تَرْمِينَ: جو و، ي لامِ کلمہ میں مضموم یا مکسور ہو اور ماقبل کی حرکت اور مابعد حرف علت اس

کے موافق ہوتو "و، ي" کو ساکن کر کے اجتماع ساکنین کی وجہ سے گرا دیتے ہیں، جیسے: یَدْعُوُوْنَ، تَرْمِیِیْنَ سے یَدْعُوْنَ، تَرْمِیْنَ.

قاعدۂ تَدْعِینَ: جو حرفِ علت لامِ کلمہ میں مکسور ہو اور اس کا ماقبل مضموم ہو اور اس کے بعد یاء ہو تو اس کی حرکت ماقبل کو دے دیتے ہیں اور کسرہ کے بعد واقع واؤ یاء سے بدل جاتا ہے اور اجتماع ساکنین کی وجہ سے حرفِ علت گر جاتا ہے، جیسے تَدْعُوِینَ سے تَدْعِینَ.

گردان فعل مضارع معروف

واوی	یائی	تعلیلات
یَدْعُو	یَرْمِي	اصل میں یَدْعُوُ، یَرْمِيُ تھے۔ قاعدہ یَدْعُو کے مطابق حرف علت کو ساکن کیا۔
یَدْعُوَانِ	یَرْمِیَانِ	اپنی اصل پر ہیں۔
یَدْعُوْنَ	یَرْمُوْنَ	یَدْعُوْنَ اصل میں یَدْعُوُوْنَ تھا۔ قاعدہ یَدْعُوْنَ کے تحت و ساکن ہو کر اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر گیا تو یَدْعُوْنَ ہوگیا۔ اور یَرْمُوْنَ اصل میں یَرْمِیُوْنَ تھا۔ قاعدہ رَضُوا کے مطابق یَرْمِیُوْنَ کی یاء کی حرکت ماقبل کو دی، پھر دو ساکن جمع ہونے سے ي کو گرا دیا۔
تَدْعُو	تَرْمِي	یَدْعُو، یَرْمِي کی مانند ہیں۔
تَدْعُوَانِ	تَرْمِیَانِ	اپنی اصل پر ہیں۔
یَدْعُوْنَ	یَرْمِیْنَ	بروزن یَنْصُرْنَ اور یَضْرِبْنَ اپنی اصل پر ہیں۔
تَدْعُو	تَرْمِي	یَدْعُو، یَرْمِي کی مانند ہیں۔
تَدْعُوَانِ	تَرْمِیَانِ	اپنی اصل پر ہیں۔
تَدْعُوْنَ	تَرْمُوْنَ	یَدْعُوْنَ، یَرْمُوْنَ کی مانند ہیں۔
تَدْعِیْنَ	تَرْمِیْنَ	اصل میں تَدْعُوِیْنَ اور تَرْمِیِیْنَ تھے۔ تَدْعُوِیْن میں قاعدہ تَدْعِین اور تَرْمِیِیْنَ میں قاعدہ تَرْمِیْنَ کے مطابق عمل ہوا۔

تَدْعُوَانِ	تَرْمِيَانِ	اپنی اصل پر ہیں۔
تَدْعُونَ	تَرْمِينَ	بروزن تَنْصُرْنَ ، تَضْرِبْنَ اپنی اصل پر ہیں۔
أَدْعُو	أَرْمِي	يَدْعُو، يَرْمِي کی مانند ہیں۔
نَدْعُو	نَرْمِي	يَدْعُو، يَرْمِي کی مانند ہیں۔

قاعدۂ يَرْضٰى: جو "و" کلمے میں تیسری جگہ ہو، پھر حروف کے اضافے سے چوتھی جگہ یا اس سے بھی آگے ہو جائے اور اس کا ماقبل مفتوح ہو تو وہ واؤ ي ہو جاتا ہے، جیسے: يَرْضَوُ، يُدْعَوُ سے يَرْضَيُ، يُدْعَيُ، پھر یائے متحرک ماقبل مفتوح ہونے کی وجہ سے یاء کو الف سے بدل کر يَرْضٰى، يُدْعٰى بن جاتا ہے۔

گردان فعل مضارع معروف (ناقص واوی)

واوی	تعلیلات
يَرْضٰى	اصل میں يَرْضَوُ تھا۔ و تیسری جگہ تھا، بسبب زیادتی کے چوتھی جگہ ہو گیا اور حرکت ماقبل اس کے مخالف ہے تو اسے ي سے بدلا۔ (قاعدۂ يَرْضٰى) اور ي بعد فتحہ کے الف ہو گئی۔ (قاعدۂ قَالَ)
يَرْضَيَانِ	اصل میں يَرْضَوَانِ تھا۔ قاعدۂ يَرْضٰى کے تحت و کو ي سے بدلا۔
يَرْضَوْنَ	اصل میں يَرْضَوُوْنَ تھا۔ قاعدۂ يَرْضٰى سے يَرْضَيُوْنَ ہوا، یاء متحرک ماقبل فتحہ، چنانچہ الف ہو کر دو ساکن جمع ہونے سے الف گر گیا۔
تَرْضٰى	اصل میں تَرْضَوُ تھا۔ يَرْضٰى کی مانند تعلیل ہوئی۔
تَرْضَيَانِ	اصل میں تَرْضَوَانِ تھا۔ يَرْضَيَانِ کی مانند تعلیل ہوئی۔
يَرْضَيْنَ	اصل میں يَرْضَوْنَ تھا۔ واؤ ي سے بدل گیا۔ (قاعدۂ يَرْضٰى)
تَرْضٰى	يَرْضٰى کی مانند تعلیل ہوئی۔
تَرْضَيَانِ	يَرْضَيَانِ کی مانند تعلیل ہوئی۔
تَرْضَوْنَ	اصل میں تَرْضَوُوْنَ تھا۔ يَرْضَوْنَ کی مانند تعلیل ہوئی۔

تَرْضَيْنَ	اصل میں تَرْضَوِينَ تھا۔ واؤکو ي سے بدلا۔ (قاعدۂ يَرْضٰى) سے تَرْضَيِينَ ہوا۔ یاء متحرک فتحہ کے بعد الف ہوکر دوساکن جمع ہونے سے گرگئی۔
تَرْضَيَانِ	يَرْضَيَانِ کی مانند تعلیل ہوئی۔
تَرْضَيْنَ	يَرْضَيْنَ کی مانند تعلیل ہوئی۔
أَرْضٰى	يَرْضٰى کی مانند تعلیل ہوئی۔
نَرْضٰى	يَرْضٰى کی مانند تعلیل ہوئی۔

گردان مضارع مجہول

ناقص واوی						
يُدْعٰى	يُدْعَيَانِ	يُدْعَوْنَ	تُدْعٰى	تُدْعَيَانِ	يُدْعَيْنَ	تُدْعٰى
تُدْعَيَانِ	تُدْعَوْنَ	تُدْعَيْنَ	تُدْعَيَانِ	تُدْعَيْنَ	أُدْعٰى	نُدْعٰى
ناقص یائی						
يُرْمٰى	يُرْمَيَانِ	يُرْمَوْنَ	تُرْمٰى	تُرْمَيَانِ	يُرْمَيْنَ	تُرْمٰى
تُرْمَيَانِ	تُرْمَوْنَ	تُرْمَيْنَ	تُرْمَيَانِ	تُرْمَيْنَ	أُرْمٰى	نُرْمٰى
ناقص واوی						
يُرْضٰى	يُرْضَيَانِ	يُرْضَوْنَ	تُرْضٰى	تُرْضَيَانِ	يُرْضَيْنَ	تُرْضٰى
تُرْضَيَانِ	تُرْضَوْنَ	تُرْضَيْنَ	تُرْضَيَانِ	تُرْضَيْنَ	أُرْضٰى	نُرْضٰى

مضارع مجہول کی تعلیلات: 1 يُدْعٰى، يُرْمٰى، يُرْضٰى اصل میں يُدْعَوُ، يُرْمَيُ، يُرْضَوُ تھے۔ يُدْعَوُ اور يُرْضَوُ میں قاعدۂ يَرْضٰى کے تحت و کو ي سے بدلا اور پھر تینوں میں قاعدۂ قَالَ کے تحت و، ي کو الف سے بدل دیا تو مذکورہ صورتیں بن گئیں۔

2 يُدْعَيَانِ، يُرْضَيَانِ اصل میں يُدْعَوَانِ، يُرْضَوَانِ تھے۔ قاعدۂ يَرْضٰى سے یہ بنے۔

3| يُدْعَوْنَ، يُرْمَوْنَ، يُرْضَوْنَ اصل میں يُدْعَوُوْنَ، يُرْمَيُوْنَ، يُرْضَوُوْنَ تھے۔ ان میں مذکورہ قواعد کے مطابق تعلیل ہوئی۔

باقی تمام صیغے مذکورہ صیغوں کی طرح ہیں۔

گردان مؤکد بلن ونفی جحد بلم معروف

صیغہ	نفی تاکید بلَنْ معروف			نفی جحد بلَمْ معروف		
مذکر غائب	لَنْ يَّدْعُوَ	لَنْ يَّرْمِيَ	لَنْ يَّرْضٰى	لَمْ يَدْعُ	لَمْ يَرْمِ	لَمْ يَرْضَ
	لَنْ يَّدْعُوَا	لَنْ يَّرْمِيَا	لَنْ يَّرْضَيَا	لَمْ يَدْعُوَا	لَمْ يَرْمِيَا	لَمْ يَرْضَيَا
	لَنْ يَّدْعُوْا	لَنْ يَّرْمُوْا	لَنْ يَّرْضَوْا	لَمْ يَدْعُوْا	لَمْ يَرْمُوْا	لَمْ يَرْضَوْا
مؤنث غائب	لَنْ تَدْعُوَ	لَنْ تَرْمِيَ	لَنْ تَرْضٰى	لَمْ تَدْعُ	لَمْ تَرْمِ	لَمْ تَرْضَ
	لَنْ تَدْعُوَا	لَنْ تَرْمِيَا	لَنْ تَرْضَيَا	لَمْ تَدْعُوَا	لَمْ تَرْمِيَا	لَمْ تَرْضَيَا
	لَنْ يَّدْعُوْنَ	لَنْ يَّرْمِيْنَ	لَنْ يَّرْضَيْنَ	لَمْ يَدْعُوْنَ	لَمْ يَرْمِيْنَ	لَمْ يَرْضَيْنَ
مذکر حاضر	لَنْ تَدْعُوَ	لَنْ تَرْمِيَ	لَنْ تَرْضٰى	لَمْ تَدْعُ	لَمْ تَرْمِ	لَمْ تَرْضَ
	لَنْ تَدْعُوَا	لَنْ تَرْمِيَا	لَنْ تَرْضَيَا	لَمْ تَدْعُوَا	لَمْ تَرْمِيَا	لَمْ تَرْضَيَا
	لَنْ تَدْعُوْا	لَنْ تَرْمُوْا	لَنْ تَرْضَوْا	لَمْ تَدْعُوْا	لَمْ تَرْمُوْا	لَمْ تَرْضَوْا
مؤنث حاضر	لَنْ تَدْعِيْ	لَنْ تَرْمِيْ	لَنْ تَرْضَيْ	لَمْ تَدْعِيْ	لَمْ تَرْمِيْ	لَمْ تَرْضَيْ
	لَنْ تَدْعُوَا	لَنْ تَرْمِيَا	لَنْ تَرْضَيَا	لَمْ تَدْعُوَا	لَمْ تَرْمِيَا	لَمْ تَرْضَيَا
	لَنْ تَدْعُوْنَ	لَنْ تَرْمِيْنَ	لَنْ تَرْضَيْنَ	لَمْ تَدْعُوْنَ	لَمْ تَرْمِيْنَ	لَمْ تَرْضَيْنَ
مذکر و مؤنث متکلم	لَنْ أَدْعُوَ	لَنْ أَرْمِيَ	لَنْ أَرْضٰى	لَمْ أَدْعُ	لَمْ أَرْمِ	لَمْ أَرْضَ
	لَنْ نَدْعُوَ	لَنْ نَرْمِيَ	لَنْ نَرْضٰى	لَمْ نَدْعُ	لَمْ نَرْمِ	لَمْ نَرْضَ

تنبیہ مضارع مجہول پر حرف لَنْ لگانے سے نفی تاکید بلَنْ مجہول اور لَمْ لگانے سے نفی جحد بلَمْ مجہول کے صیغے بنتے ہیں۔ ان دونوں حروف کا عمل پہلے بیان ہو چکا ہے۔

گردان امر و نہی معروف

صیغہ	امر معروف			نہی معروف		
مذکر حاضر	اُدْعُ [1]	اِرْمِ [2]	اِرْضَ [3]	لَاتَدْعُ	لَاتَرْمِ	لَاتَرْضَ
	اُدْعُوَا	اِرْمِيَا	اِرْضَيَا	لَاتَدْعُوَا	لَاتَرْمِيَا	لَاتَرْضَيَا
	اُدْعُوا	اِرْمُوا	اِرْضَوْا	لَاتَدْعُوا	لَاتَرْمُوا	لَاتَرْضَوْا
مؤنث حاضر	اُدْعِي	اِرْمِي	اِرْضَيْ	لَاتَدْعِي	لَاتَرْمِي	لَاتَرْضَيْ
	اُدْعُوَا	اِرْمِيَا	اِرْضَيَا	لَاتَدْعُوَا	لَاتَرْمِيَا	لَاتَرْضَيَا
	اُدْعُونَ	اِرْمِينَ	اِرْضَيْنَ	لَاتَدْعُونَ	لَا تَرْمِينَ	لَاتَرْضَيْنَ
مذکر غائب	لِيَدْعُ	لِيَرْمِ	لِيَرْضَ	لَايَدْعُ	لَايَرْمِ	لَايَرْضَ
	لِيَدْعُوَا	لِيَرْمِيَا	لِيَرْضَيَا	لَايَدْعُوَا	لَايَرْمِيَا	لَايَرْضَيَا
	لِيَدْعُوا	لِيَرْمُوا	لِيَرْضَوْا	لَايَدْعُوا	لَايَرْمُوا	لَايَرْضَوْا
مؤنث غائب	لِتَدْعُ	لِتَرْمِ	لِتَرْضَ	لَاتَدْعُ	لَاتَرْمِ	لَاتَرْضَ
	لِتَدْعُوَا	لِتَرْمِيَا	لِتَرْضَيَا	لَاتَدْعُوَا	لَاتَرْمِيَا	لَاتَرْضَيَا

[1] **ثقیلہ**: اُدْعُوَنَّ، اُدْعُوَانِّ، اُدْعُنَّ، اُدْعِنَّ، اُدْعُوَانِّ، اُدْعُونَانِّ.
خفیفہ: اُدْعُوَنْ، اُدْعُنْ، اُدْعِنْ.

[2] **ثقیلہ**: اِرْمِيَنَّ، اِرْمِيَانِّ، اِرْمُنَّ، اِرْمِنَّ، اِرْمِيَانِّ، اِرْمِينَانِّ.
خفیفہ: اِرْمِيَنْ، اِرْمُنْ، اِرْمِنْ.

[3] **ثقیلہ**: اِرْضَيَنَّ، اِرْضَيَانِّ، اِرْضَوُنَّ، اِرْضَيِنَّ، اِرْضَيَانِّ، اِرْضَيْنَانِّ.
خفیفہ: اِرْضَيَنْ، اِرْضَوُنْ، اِرْضَيِنْ.

//	لِیَدْعُونَ	لِیَرْمِینَ	لِیَرْضَیْنَ	لَایَدْعُونَ	لَایَرْمِینَ	لَایَرْضَیْنَ
مذکر و مؤنث متکلم	لِأَدْعُ	لِأَرْمِ	لِأَرْضَ	لَاأَدْعُ	لَاأَرْمِ	لَاأَرْضَ
	لِنَدْعُ	لِنَرْمِ	لِنَرْضَ	لَانَدْعُ	لَانَرْمِ	لَانَرْضَ

گردان اسم فاعل

	مذکر			مؤنث		
واوی	دَاعٍ	دَاعِیَانِ	دَاعُونَ	دَاعِیَةٌ	دَاعِیَتَانِ	دَاعِیَاتٌ
یائی	رَامٍ	رَامِیَانِ	رَامُونَ	رَامِیَةٌ	رَامِیَتَانِ	رَامِیَاتٌ
واوی	رَاضٍ	رَاضِیَانِ	رَاضُونَ	رَاضِیَةٌ	رَاضِیَتَانِ	رَاضِیَاتٌ

تعلیلات: 1 دَاعٍ، رَامٍ، رَاضٍ **اصل میں** دَاعِوٌ، رَامِيٌ، رَاضِوٌ تھے۔ دَاعِوٌ، رَاضِوٌ میں واوٗ قاعدۂ رَضِيَ کے تحت ي سے بدلا تو دَاعِيٌ، رَاضِيٌ ہوا۔ ''ي'' پر ضمہ ثقیل تھا، اس لیے ي پر سے ضمہ گرایا۔ اب ي اور تنوین دو ساکن اکٹھے ہوئے۔ دو ساکن جمع ہونے سے ي گر گئی۔ دَاعٍ، رَامٍ، رَاضٍ ہوا۔

2 دَاعُونَ، رَامُونَ، رَاضُونَ **اصل میں** دَاعِوُونَ، رَامِیُونَ، رَاضِوُونَ تھے۔ تعلیل کے قواعد جاری ہونے سے مذکورہ صورتیں بنیں۔

قاعدۂ مَدْعُوٌّ: جب دو واؤ ایک کلمہ میں جمع ہوں اور ان میں پہلا ساکن ہو تو اُسے دوسرے میں ادغام کردیتے ہیں، جیسے: مَدْعُوٌّ کہ اصل میں مَدْعُوْوٌ تھا۔

قاعدۂ مَرْمِيٌّ: جب و، ي ایک کلمے میں جمع ہوں اور ان میں سے پہلا ساکن ہو تو و کو ي سے بدل کر ي میں ادغام کردیتے ہیں اور ماقبل ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا جاتا ہے، جیسے: مَرْضِيٌّ اصل میں مَرْضُوْيٌ تھا۔

گردان اسم مفعول

	مذکر			مؤنث		
واوی	مَدْعُوٌّ	مَدْعُوَّانِ	مَدْعُوُّونَ	مَدْعُوَّةٌ	مَدْعُوَّتَانِ	مَدْعُوَّاتٌ

یائی	مَرْمِيٌّ	مَرْمِيَّانِ	مَرْمِيُّونَ	مَرْمِيَّةٌ	مَرْمِيَّتَانِ	مَرْمِيَّاتٌ
واوی	مَرْضِيٌّ	مَرْضِيَّانِ	مَرْضِيُّونَ	مَرْضِيَّةٌ	مَرْضِيَّتَانِ	مَرْضِيَّاتٌ

تعلیلات: مَدْعُوٌّ، مَرْمِيٌّ، مَرْضِيٌّ اصل میں مَدْعُوْوٌ، مَرْمُوْيٌ، مَرْضُوْوٌ تھے۔ مَدْعُوْوٌ میں دو واؤ جمع ہوئے ایک کو دوسرے میں ادغام کیا تو مَدْعُوٌّ بنا۔ مَرْضُوْوٌ میں واؤ کو ماضی، مضارع اور فاعل کی موافقت میں ي سے بدلا، مَرْضُوْيٌ ہوگیا۔ پھر مَرْمُوْيٌ اور مَرْضُوْيٌ میں واؤ اور یاء اکٹھے ہوئے۔ پہلا ساکن تھا و کو ي سے بدلا اور ي کو ي میں ادغام کیا اور ماقبل کے ضمہ کو ي کی مناسبت سے کسرہ سے بدلا۔ مَرْمِيٌّ اور مَرْضِيٌّ ہوا۔ (قاعدہ مَرْمِيٌّ)

قاعدۂ أَدْلٍ: جو و یا ي اسم معرب کے آخر میں ضمۂ اصلی کے بعد واقع ہو، اس ضمہ کو کسرہ سے اور و کو ي سے بدل دیا جاتا ہے، مثلاً: أَدْلٍ تَقَلْسٍ اصل میں أَدْلُوٌ تَقَلْسُيٌ تھے۔ [1]

ناقص ثلاثی مجرد کے ابواب				
باب	مثال واوی	معنی	مثال یائی	معنی
نَصَرَ يَنْصُرُ	اَلدَّعْوَةُ	بلانا	اَلْكِنَايَةُ	خفیہ بات کرنا/کنایہ کرنا
ضَرَبَ يَضْرِبُ	اَلْجُثُوُّ	گھٹنوں کے بل بیٹھنا	اَلرَّمْيُ	پھینکنا
سَمِعَ يَسْمَعُ	اَلرِّضَا/ اَلرِّضْوَانُ	خوش ہونا	اَلرُّقِيُّ	چڑھنا/ترقی کرنا
فَتَحَ يَفْتَحُ	اَلْمَحْوُ	مٹانا	اَلسَّعْيُ	کوشش کرنا
كَرُمَ يَكْرُمُ	اَلرَّخَاءُ	نرم ہونا	اَلنَّهَاوَةُ [2]	کمال عقل کو پہنچنا
ناقص ثلاثی مزید فیہ کے ابواب				
الإفعال	اَلْإِعْلَاءُ	بلند کرنا	اَلْإِغْنَاءُ	غنی کر دینا

[1] قاعدۂ أَدْلٍ کے مطابق أَدْلِيٌ بنا جسے نون تنوین کے ساتھ أَدْلِيْنٌ پڑھا جائے گا۔ پھر قاعدۂ رَاضٍ کے مطابق یاء کا ضمہ حذف ہوا اور دو ساکن جمع ہونے سے یاء ساقط ہوگئی۔ [2] واؤ کی اصل یاء ہے۔

التفعيل	اَلتَّسْمِيَةُ	نام رکھنا/بسم اللہ پڑھنا	اَلتَّبْكِيَةُ	رُلانا
المفاعلة	اَلْمُعَادَاةُ	جھگڑا کرنا/دشمن ہونا	اَلْمُلَاقَاةُ	باہم ملنا
التفعل	اَلتَّعَدِّي	حد سے بڑھنا	اَلتَّمَنِّي	آرزو کرنا
التفاعل	اَلتَّلَاقِي	ملنا	اَلتَّرَامِي	ایک دوسرے کی طرف تیر پھینکنا
الافتعال	اَلاِجْتِبَاءُ	پسند کرنا/چن لینا	اَلِالْتِقَاءُ	ملنا
الانفعال	اَلِانْمِحَاءُ	محو ہونا	اَلِانْقِضَاءُ	ختم ہونا
الاستفعال	اَلِاسْتِعْلَاءُ	بلند ہونا	اَلِاسْتِغْنَاءُ	غنی ہونا

ناقص واوی مجرد کے ابواب کی صرف صغیر

مصادر	باب	ماضی معروف	مضارع معروف	مصدر	اسم فاعل	ماضی مجہول	مضارع مجہول	مصدر	اسم مفعول	امر حاضر	نہی	ظرف	آلہ	تفضیل
اَلدَّعْوَةُ	نَصَرَ يَنْصُرُ	دَعَا	يَدْعُو	دَعْوَةً	دَاعٍ	دُعِيَ	يُدْعٰى	دَعْوَةً	مَدْعُوٌّ	اُدْعُ	لَا تَدْعُ	مَدْعًى	مِدْعًى	أَدْعٰى
اَلْجُثُوُّ	ضَرَبَ يَضْرِبُ	جَثَا	يَجْثِي	جُثُوًّا	جَاثٍ	جُثِيَ	يُجْثٰى	جُثُوًّا	مَجْثِيٌّ	اِجْثِ	لَا تَجْثِ	مَجْثًى	مِجْثًى	أَجْثٰى
اَلرِّضْوَانُ	سَمِعَ يَسْمَعُ	رَضِيَ	يَرْضٰى	رِضْوَانًا	رَاضٍ	رُضِيَ	يُرْضٰى	رِضْوَانًا	مَرْضِيٌّ	اِرْضَ	لَا تَرْضَ	مَرْضًى	مِرْضًى	أَرْضٰى

ناقص یائی مجرد کے ابواب کی صرف صغیر

مصادر	باب	ماضی معروف	مضارع معروف	مصدر	اسم فاعل	ماضی مجہول	مضارع مجہول	مصدر	اسم مفعول	امر حاضر	نہی	ظرف	آلہ	تفضیل
اَلْكِنَايَةُ	نَصَرَ يَنْصُرُ	كَنٰى	يَكْنُو	كِنَايَةً	كَانٍ	كُنِيَ	يُكْنٰى	كِنَايَةً	مَكْنِيٌّ	اُكْنُ	لَاتَكْنُ	مَكْنًى	مِكْنًى	أَكْنٰى
اَلرَّمْيُ	ضَرَبَ يَضْرِبُ	رَمٰى	يَرْمِي	رَمْيًا	رَامٍ	رُمِيَ	يُرْمٰى	رَمْيًا	مَرْمِيٌّ	اِرْمِ	لَا تَرْمِ	مَرْمًى	مِرْمًى	أَرْمٰى
اَلرَّقْيُ	سَمِعَ يَسْمَعُ	رَقِيَ	يَرْقٰى	رَقْيًا	رَاقٍ	رُقِيَ	يُرْقٰى	رَقْيًا	مَرْقِيٌّ	اِرْقَ	لَا تَرْقَ	مَرْقًى	مِرْقًى	أَرْقٰى

ناقص واوی مزید فیہ کے ابواب کی صرف صغیر

مصادر	ماضی معروف	مضارع معروف	مصدر	اسم فاعل	ماضی مجہول	مضارع مجہول	مصدر	اسم مفعول	امر حاضر	نہی	ظرف
اَلْإِعْلَاءُ	أَعْلٰى	يُعْلِي	إِعْلَاءً	مُعْلٍ	أُعْلِيَ	يُعْلٰى	إِعْلَاءً	مُعْلًى	أَعْلِ	لَا تُعْلِ	مُعْلًى
اَلتَّسْمِيَةُ	سَمّٰى	يُسَمِّي	تَسْمِيَةً	مُسَمٍّ	سُمِّيَ	يُسَمّٰى	تَسْمِيَةً	مُسَمًّى	سَمِّ	لَا تُسَمِّ	مُسَمًّى
اَلْمُعَادَاةُ	عَادٰى	يُعَادِي	مُعَادَاةً	مُعَادٍ	عُودِيَ	يُعَادٰى	مُعَادَاةً	مُعَادًى	عَادِ	لَا تُعَادِ	مُعَادًى
اَلتَّعَدِّي	تَعَدّٰى	يَتَعَدّٰى	تَعَدِّيًا	مُتَعَدٍّ	تُعُدِّيَ	يُتَعَدّٰى	تَعَدِّيًا	مُتَعَدًّى	تَعَدَّ	لَا تَتَعَدَّ	مُتَعَدًّى
اَلتَّلَاقِي	تَلَاقٰى	يَتَلَاقٰى	تَلَاقِيًا	مُتَلَاقٍ	تُلُوقِيَ	يُتَلَاقٰى	تَلَاقِيًا	مُتَلَاقًى	تَلَاقَ	لَا تَتَلَاقَ	مُتَلَاقًى

ناقص یائی مزید فیہ کے ابواب کی صرف صغیر

اَلْإِغْنَاءُ	أَغْنٰى	يُغْنِي	إِغْنَاءً	مُغْنٍ	أُغْنِيَ	يُغْنٰى	إِغْنَاءً	مُغْنًى	أَغْنِ	لَاتُغْنِ	مُغْنًى
اَلتَّبْكِيَةُ	بَكّٰى	يُبَكِّي	تَبْكِيَةً	مُبَكٍّ	بُكِّيَ	يُبَكّٰى	تَبْكِيَةً	مُبَكًّى	بَكِّ	لَا تُبَكِّ	مُبَكًّى
اَلْمُلَاقَاةُ	لَاقٰى	يُلَاقِي	مُلَاقَاةً	مُلَاقٍ	لُوقِيَ	يُلَاقٰى	مُلَاقَاةً	مُلَاقًى	لَاقِ	لَا تُلَاقِ	مُلَاقًى
اَلتَّمَنِّي	تَمَنّٰى	يَتَمَنّٰى	تَمَنِّيًا	مُتَمَنٍّ	تُمُنِّيَ	يُتَمَنّٰى	تَمَنِّيًا	مُتَمَنًّى	تَمَنَّ	لَا تَتَمَنَّ	مُتَمَنًّى

ناقص کے ابواب مزید فیہ کی تعلیلیں

1 إِعْلَاءٌ، إِغْنَاءٌ اصل میں إِعْلَاوٌ، إِغْنَايٌ تھے۔ و، ي طرف کلمہ میں بعد الف زائدہ کے واقع ہوکر ہمزہ سے بدل گئے۔

2 تَسْمِيَةٌ، تَبْكِيَةٌ اصل میں تَسْمِيوٌ، تَبْكِيٌّ تھے۔ بمطابق قاعدہ مَرْمِيٌّ تَسْمِيوٌ کی و کو ي سے بدلا تَسْمِييٌ ہوگیا۔ اس کے بعد تَبْكِيٌ کو تَبْكِيٌّ اور تَسْمِييٌ کو تَسْمِيٌّ ہونا چاہیے تھا مگر ایک ي کو تخفیفاً حذف کر کے اس کے عوض آخر میں "ة" بڑھادی اور دوسری کو فتحہ دے دیا تو تَسْمِيَةٌ، تَبْكِيَةٌ ہوا۔

3 مُعَادَاةٌ، مُلَاقَاةٌ اصل میں مُعَادَوَةٌ، مُلَاقَيَةٌ تھے و، ي بقاعدہ قَالَ الف سے بدلے۔

4 تَعَدِّيًا، تَمَنِّيًا اصل میں تَعَدُّوًا، تَمَنُّيًا تھے۔ و، ي متحرک ضمہ کے بعد آخر اسم میں واقع ہوئے، ضمہ کو کسرہ سے بدلا اور و کو ماقبل کسرہ کی وجہ سے ي سے بدلا تو تَعَدِّيًا، تَمَنِّيًا ہوا۔ (قاعدہ: أَدْلٍ)

5 تَلَاقِيًا، اصل میں تَلَاقُوًا تھا، اس کی تعلیل تَعَدِّيًا، تَمَنِّيًا کی مانند ہے۔

تمرین

1 ناقص کی تعریف کریں۔

2 يَرْضٰى میں "و" کس قاعدے سے "ي" ہوا؟

3 تَدْعُونَ کیا کیا صیغہ ہوسکتا ہے اور اس کی اصل کیا ہے؟

4 مَشٰى سے باب تَفَعُّل اور عَلَا سے باب تَفَاعُل کا مصدر اور اسم فاعل کیا آئے گا؟ ان کی تعلیل کریں۔

5 مندرجہ ذیل کلمات کے صیغے اور تعلیل بتائیں:

رَجَتْ، نَجَّيْنَا، أُدْعُ، لَا تَهْدِ، اِجْتَبٰى، يَسْتَفْتِي.

6 قوسین (............) میں دیے گئے جوابات میں سے درست پر (✓) نشان لگائیں:

يَرْجُونَ:	(مثال، مضاعف، ناقص)	بَادٍ:	(لفیف، ناقص، اجوف)
عَفَوْا:	(ناقص، مہموز، اجوف)	رَعَيْنَا:	(اجوف، مہموز، ناقص)
مُجْتَبٍ:	(مہموز، ناقص، اجوف)	اِصْطَفَيْتُ:	(مضاعف، سالم، ناقص)

سبق: 32

لفیف کا بیان

لفیف: لفیف وہ کلمہ ہے جس کے حروف اصلیہ میں دو حرفِ علت ہوں، جیسے: وَلِيَ، یَوْمٌ.

اس کی دو قسمیں ہیں: مقرون، مفروق۔

① **مَقْرُون:** وہ کلمہ جس کے دونوں حرف علت متصل ہوں، جیسے طَوٰی، حَيِيَ، یَوْمٌ.

② **مَفْرُوق:** وہ کلمہ جس کے دونوں حرف علت منفصل (الگ، الگ) ہوں، یعنی فاء اور لامِ کلمہ حرفِ علت ہوں، جیسے: وَلِيَ، وَحْيٌ.

قواعد لفیف

لفیف مفروق و مقرون کے لامِ کلمہ کی تعلیل رَمٰی یَرْمِي اور رَضِيَ یَرْضٰی کی مانند، جبکہ لفیف مفروق کے فائے کلمہ کی جگہ اگر واؤ ہو تو اس کی تعلیل وَعَدَ یَعِدُ کی مانند ہے اور لفیف مقرون کے عینِ کلمہ میں تعلیل نہیں ہوتی، اس لیے اس کی تعلیل اور گردان بالکل رَمٰی یَرْمِي کی مانند ہے۔

گردان ماضی	وَقٰی	وَقَیَا	وَقَوْا	وَقَتْ	وَقَتَا	وَقَیْنَ الخ
گردان مضارع	یَقِي	یَقِیَانِ	یَقُونَ	تَقِي	تَقِیَانِ	یَقِینَ الخ
گردان امر	قِ	قِیَا	قُوا	قِي	قِیَا	قِینَ
ثقیلہ	قِیَنَّ	قِیَانِّ	قُنَّ	قِنَّ	قِیَانِّ	قِینَانِّ
خفیفہ	قِیَنْ	x	قُنْ	قِنْ	x	x

لفیف کے ابواب

ثلاثی مجرد سے لفیف مفروق کے تین اور لفیف مقرون کے دو باب آتے ہیں جبکہ مزید فیہ سے لفیف مفروق کے سات اور لفیف مقرون کے آٹھ ابواب آتے ہیں۔ جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

لفیف کے ابواب ثلاثی مجرد				
باب	لفیف مفروق	معنی	لفیف مقرون	معنی
ضَرَبَ يَضْرِبُ	اَلْوِقَايَةُ	بچانا	اَلطَّيُّ	لپیٹنا
سَمِعَ يَسْمَعُ	اَلْوَجٰی	پاؤں یا سم کا گھسنا	اَلْقُوَّةُ	مضبوط ہونا
حَسِبَ يَحْسِبُ	اَلْوَلْيُ	نزدیک ہونا	x	x
لفیف کے ابواب مزید فیہ				
الإفعال	اَلْإِيصَاءُ	وصیت کرنا	اَلْإِحْيَاءُ	زندہ کرنا
التفعيل	اَلتَّوْفِيَةُ	پورا کرنا	اَلتَّسْوِيَةُ	برابر کرنا
المفاعلة	اَلْمُوَالَاةُ	باہم دوستی کرنا	اَلْمُدَاوَاةُ	علاج کرنا
التفعل	اَلتَّوَلِّي	ذمہ داری لینا/پھرنا	اَلتَّقَوِّي	قوت حاصل کرنا
التفاعل	اَلتَّوَالِي	لگاتار ہونا	اَلتَّسَاوِي	برابر ہونا
الافتعال	اَلِاتِّقَاءُ	پرہیز کرنا/بچنا	اَلِاسْتِوَاءُ	برابر ہونا
الانفعال	x	x	اَلِانْزِوَاءُ	گوشہ نشین ہونا
الاستفعال	اَلِاسْتِيفَاءُ	پورا لینا	اَلِاسْتِحْيَاءُ	شرم کرنا/حیا کرنا

لفیف مفروق ثلاثی مجرد کے ابواب کی صرف صغیر

مصادر	باب	ماضی معروف	مضارع معروف	مصدر	اسم فاعل	ماضی مجہول	مضارع مجہول	مصدر	اسم مفعول	امر حاضر	نہی	ظرف	آلہ	تفضیل
اَلْوِقَايَةُ	ضَرَبَ يَضْرِبُ	وَقٰى	يَقِي	وِقَايَةً	وَاقٍ	وُقِيَ	يُوقٰى	وِقَايَةً	مَوْقِيٌّ	قِ	لَاتَقِ	مَوْقًى	مِيقًى	أَوْقٰى
اَلْوَجٰى	سَمِعَ يَسْمَعُ	وَجِيَ	يَوْجٰى	وَجًا	وَاجٍ	وُجِيَ	يُوجٰى	وَجًا	مَوْجِيٌّ	اِيجَ	لَا تَوْجَ	مَوْجًى	مِيجًى	أَوْجٰى
اَلْوَلْيُ	حَسِبَ يَحْسِبُ	وَلِيَ	يَلِي	وَلْيًا	وَالٍ	وُلِيَ	يُولٰى	وَلْيًا	مَوْلِيٌّ	لِ	لَاتَلِ	مَوْلًى	مِيلًى	أَوْلٰى

لفیف مقرون ثلاثی مجرد کے ابواب کی صرف صغیر

مصادر	باب	ماضی معروف	مضارع معروف	مصدر	اسم فاعل	ماضی مجہول	مضارع مجہول	مصدر	اسم مفعول	امر حاضر	نہی	ظرف	آلہ	تفضیل
اَلطَّيُّ	ضَرَبَ يَضْرِبُ	طَوٰى	يَطْوِي	طَيًّا	طَاوٍ	طُوِيَ	يُطْوٰى	طَيًّا	مَطْوِيٌّ	اِطْوِ	لَا تَطْوِ	مَطْوًى	مِطْوًى	أَطْوٰى
اَلْقُوَّةُ	سَمِعَ يَسْمَعُ	قَوِيَ	يَقْوٰى	قُوَّةً	قَاوٍ	x	x	x	x	اِقْوَ	لَاتَقْوَ	مَقْوًى	مِقْوًى	أَقْوٰى

لفیف مفروق ثلاثی مزید فیہ کے ابواب کی صرف صغیر

مصادر	ماضی معروف	مضارع معروف	مصدر	اسم فاعل	ماضی مجہول	مضارع مجہول	مصدر	اسم مفعول	امر حاضر	نہی	ظرف
اَلْإِيصَاءُ	أَوْصٰى	يُوصِي	إِيصَاءً	مُوصٍ	أُوصِيَ	يُوصٰى	إِيصَاءً	مُوصًى	أَوْصِ	لَا تُوصِ	مُوصًى
اَلتَّوْفِيَةُ	وَفّٰى	يُوَفِّي	تَوْفِيَةً	مُوَفٍّ	وُفِّيَ	يُوَفّٰى	تَوْفِيَةً	مُوَفًّى	وَفِّ	لَا تُوَفِّ	مُوَفًّى

لفیف مقرون ثلاثی مزید فیہ کے ابواب کی صرف صغیر

مصادر	ماضی معروف	مضارع معروف	مصدر	اسم فاعل	ماضی مجہول	مضارع مجہول	مصدر	اسم مفعول	امر حاضر	نہی	ظرف
اَلْمُدَاوَاةُ	دَاوٰى	يُدَاوِي	مُدَاوَاةً	مُدَاوٍ	دُووِيَ	يُدَاوٰى	مُدَاوَاةً	مُدَاوًى	دَاوِ	لَا تُدَاوِ	مُدَاوًى
اَلتَّقَوِّي	تَقَوّٰى	يَتَقَوّٰى	تَقَوِّيًا	مُتَقَوٍّ	تُقُوِّيَ	يُتَقَوّٰى	تَقَوِّيًا	مُتَقَوًّى	تَقَوَّ	لَا تَتَقَوَّ	مُتَقَوًّى

تمرین

1. لفیف کی تعریف کریں۔
2. دَعَا اور وَقٰی سے باب افتعال کی ماضی معروف کی گردان کریں۔
3. قوسین (..........) میں دیے گئے جوابات میں سے درست پر (✓) نشان لگائیں:

وَافٍ: (مثال، اجوف، لفیف) وَقَيْنَ: (لفیف، ناقص، مضاعف) اِسْتَوٰی: (صحیح، لفیف، اجوف)

تَسَاوٰی: (مثال، ناقص، لفیف) مُتَقَوًّی: (مہموز، مثال، لفیف) مُدَاوٍ: (لفیف، صحیح، مضاعف)

4. مندرجہ ذیل کلمات کے صیغے اور معانی بتائیں اور ان کی تعلیل کریں:

وَفَوْا ...... قِيْ ...... قِنْ ...... مُوَالٍ ...... يُسَوِّيْ ...... لَا تَتَقَوَّ ...... مُدَاوًى ...... مُحْيًا۔

5. مندرجہ ذیل آیات میں سے ناقص اور لفیف کلمات کی تعلیل کریں:

﴿وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ﴾ ، ﴿وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ ، ﴿وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا﴾ ، ﴿نَادٰىنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ﴾ ، ﴿فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا﴾ ، ﴿وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ﴾ ، ﴿وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا﴾ ، ﴿رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ﴾ ، ﴿اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ﴾ ، ﴿وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ﴾ .

سبق: 33

خاصیّاتِ ابواب

اہل صرف کی اصطلاح میں خاصیّات سے مراد ایسے معانی ہیں جو باب کے لغوی معنی سے زائد ہوں لیکن اس باب کے لیے لازم ہوں۔ یہ معنی کبھی باب کی خاص وضع اور شکل کے سبب سے حاصل ہوتے ہیں، مثلاً: کَرُمَ یَکْرُمُ کا خاصہ دائمی اوصاف ہیں، جیسے: حَسُنَ، وَسُمَ، شَرُفَ وغیرہ اور سَمِعَ یَسْمَعُ کا خاصہ عوارض نفسانی ہیں، جیسے: خوشی، غم، رنگ اور عیب وغیرہ۔

اور کبھی مادۂ مجرد کو مزید فیہ میں منتقل کر دینے سے مادے کے معنی سے زائد معنی حاصل ہوتے ہیں، مثلاً: خَرَجَ ''نکلا'' لازم ہے جب اس کو باب افعال میں لاکر أَخْرَجَ ''نکالا'' بنائیں تو متعدی ہو جائے گا، اس میں تعدیت کے زائد معنی پیدا ہو گئے ہیں۔

خاصیات ثلاثی مجرد

1 نَصَرَ یَنْصُرُ: اس باب کا مشہور خاصہ مغالبہ ہے۔ مغالبہ کے معنی غالب آنے کے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ دو فریق میں سے ایک کے غالب آنے کو ظاہر کرنے کے لیے باب مفاعلہ کے صیغہ کے بعد کسی فعل کو ذکر کیا جائے۔ اس اظہار غلبہ کے لیے جس فعل کو مفاعلہ کے بعد ذکر کریں گے، اگر وہ فعل صحیح، اجوف واوی یا ناقص واوی سے ہو تو وہ باب نصر سے آئے گا، چاہے وہ فعل اپنی وضع کے اعتبار سے کسی اور باب سے آتا ہو، جیسے: یُضَارِبُنِي زَیْدٌ فَأَضْرُبُهُ ''میں اور زید باہم ایک دوسرے کو مارتے ہیں، پس میں مار پیٹ میں اس پر غالب آجاتا ہوں''

اس باب میں لانے سے فعل متعدی بن جائے گا، خواہ اس طرح آنے سے پہلے لازم ہی ہو۔

2 ضَرَبَ یَضْرِبُ: اس باب کا مشہور خاصہ بھی مغالبہ ہے، بشرطیکہ وہ فعل مثال (واوی و یائی)، اجوف یائی

یا ناقص یائی سے ہو اور مفاعلہ کے بعد ذکر کیا جائے، مثلاً: يُبَايِعُنِي زَيْدٌ فَأَبِيعُهُ ''زید اور میں باہم خرید و فروخت کرتے ہیں، پس میں خرید وفروخت میں اس پر غالب آجاتا ہوں''۔

3| سَمِعَ يَسْمَعُ: یہ باب زیادہ تر لازم آتا ہے اور رنج، خوشی، بیماری، رنگ، عیوب اور جسمانی حلیے (ظاہری اوصاف) کے الفاظ اکثر اسی سے آتے ہیں، مثلاً: حَزِنَ ''غمگین ہوا''، فَرِحَ ''خوش ہوا''، سَقِمَ ''بیمار ہوا''، كَدِرَ ''گدلا ہوا''، عَوِرَ ''کانا ہوا''، بَلِجَ ''کشادہ ابرو ہوا''۔

4| فَتَحَ يَفْتَحُ: اس باب کی خاصیت لفظی ہے، یعنی اس سے صرف وہ افعال آتے ہیں جن کے عین یا لام کے مقابلے میں حرف حلقی [1] ہو، مثلاً: ذَهَبَ ''وہ گیا''، وَضَعَ ''اس نے رکھا''، مَنَعَ ''اس نے منع کیا'' مگر رَكَنَ يَرْكَنُ اور أَبٰى يَأْبٰى خلاف قانون اس باب سے آتے ہیں۔ اس باب سے لازم اور متعدی دونوں قسم کے افعال آتے ہیں۔

تنبیہ جس فعل کے عینِ کلمہ یا لامِ کلمہ میں حرف حلقی ہو اس کا باب فَتَحَ يَفْتَحُ سے ہونا لازم نہیں ہے، جیسے: وَعَدَ يَعِدُ، فَرَغَ يَفْرُغُ البتہ جو باب فَتَحَ يَفْتَحُ سے ہو اس کا عین یا لامِ کلمہ حرف حلقی ضرور ہوگا اور جس کا عینِ کلمہ ولامِ کلمہ ایک جنس کے ہوں وہ بھی اس باب سے نہیں آتا۔

5| كَرُمَ يَكْرُمُ: یہ باب ہمیشہ لازم آتا ہے اور اس باب سے وہ افعال آتے ہیں جو پختہ عادات اور طبعی اوصاف پر دلالت کرتے ہوں، مثلاً: حَسُنَ ''خوبصورت ہوا''، شَجُعَ ''بہادر ہوا''، كَبُرَ ''بڑا ہوا'' وغیرہ۔ اور جو اوصاف کثرت تجربہ اور مشق سے طبعی اوصاف کی طرح ہو گئے ہوں وہ بھی اسی باب سے آتے ہیں، مثلاً: فَقُهَ ''سمجھ دار ہوا''، أَدُبَ ''باادب ہوا''۔

6| حَسِبَ يَحْسِبُ: اس باب کی خاصیت بھی لفظی ہی ہے، اس باب سے صحیح کے دو لفظ حَسِبَ اور نَعِمَ اور مثال واوی کے چند مادے آئے ہیں، مثلاً: وَرِمَ ''سوج گیا''، وَرِثَ ''وارث بنا''، وَبِقَ ''ہلاک ہوا''، وَمِقَ ''دوستی لگائی''، وَفِقَ ''موافقت کی''، وَثِقَ ''بھروسا کیا''، وَرِعَ ''پرہیزگار ہوا''، وَلِيَ ''نزدیک ہوا''، وَغِرَ، وَحِرَ ''سینہ غصے سے بھر گیا''، وَهِلَ ''خیال آیا''، وَعِمَ ''دعائے نعمت کی''، وَطِيَ ''روند ڈالا''، يَئِسَ ''ناامید ہوا''، يَبِسَ ''خشک ہوا''، بَلِيَ ''بوسیدہ ہوا''۔

لیکن یاد رہے کہ ان میں سے صحیح اور مہموز کے مادوں کو سَمِعَ يَسْمَعُ کے باب سے لانا ہی فصیح اور مشہور ہے۔

[1] حروفِ حلقی چھ ہیں: ہمزہ، ہ، ح، خ، ع، غ.

سبق: 34

خاصیات غیر ثلاثی مجرد

مزید فیہ کے ابواب میں پائی جانے والی چند خاصیات اور ان کی تعریفیں درج ذیل ہیں:

1 **اِبْتِدَاء:** کسی فعل کا ابتداءً ”اس باب سے“ اس معنی میں آنا کہ اس کا مجرد اس معنی میں نہ آیا ہو، جیسے: کَلَّمْتُہٗ ”میں نے اس سے کلام کیا“ اس کا مجرد کَلَمَ، یَکْلِمُ، کَلْمًا، ”زخمی کرنا“ ہے۔

2 **اِتِّخَاذ:** کسی چیز کو مأخذ میں لینا، یا مأخذ بنانا، جیسے: تَأَبَّطَ عَمْرٌو صَبِيًّا ”عمر نے بچہ بغل میں لیا“ مأخذ إِبْطٌ ہے۔ تَوَسَّدَ الْحَجَرَ ”اس نے پتھر کو تکیہ بنایا“ مأخذ وِسَادَةٌ ہے۔

3 **اِشتراک:** دو شخصوں کا مل کر ایک کام کرنا، اس طرح کہ دونوں کا فعل ایک دوسرے پر واقع ہو، جیسے: اِخْتَصَمَ سَعِيدٌ وَّ زَيْدٌ ”زید اور سعید نے آپس میں جھگڑا کیا“۔

4 **بلوغ / دُخول:** مأخذ میں آنا یا مأخذ میں داخل ہونا، جیسے: خَيَّمَ بَكْرٌ ”بکر خیمے میں آیا“ اس کا مأخذ خَيْمَةٌ ہے اور عَمَّقَ زَيْدٌ ”زید عمق (گہرائی) تک پہنچا“ مأخذ عُمْقٌ ہے۔

5 **تَجَنُّب:** مأخذ سے بچنا، یعنی مأخذ کو ترک کر دینا، جیسے: تَحَوَّبَ عَمْرٌو ”عمرو گناہ سے بچا، یعنی عمرو نے گناہ چھوڑا“ مأخذ حُوبٌ ہے۔

6 **تخییل:** اپنے اندر مأخذ کا حصول ظاہر کرنا جبکہ حقیقت میں حاصل نہ ہو، جیسے: تَمَارَضَ زَيْدٌ ”زید نے اپنے آپ کو بیمار ظاہر کیا“ حالانکہ وہ بیمار نہیں ہے۔ مأخذ مَرَضٌ ہے۔

7 **تَدَرُّج:** کسی کام کو آہستہ آہستہ کرنا، جیسے: تَحَفَّظَ الْقُرْآنَ ”اس نے قرآن تھوڑا تھوڑا کر کے حفظ کیا“۔ مأخذ حِفْظٌ ہے۔

8 **تعدیہ:** فعل لازم کو متعدی بنانا اور متعدی میں ایک اور مفعول بہ کا اضافہ کرنا، یعنی مجرد میں لازم ہو تو یہاں متعدی ہو جائے اور اگر وہاں متعدی بیک مفعول ہو تو یہاں متعدی بہ دو مفعول ہو جائے اور اگر وہاں متعدی

بہ دومفعول ہوتو یہاں متعدی بہ سہ مفعول ہو جائے، جیسے: خَرَجَ زَيْدٌ ''زید نکلا'' سے أَخْرَجَ بَكْرٌ زَيْدًا ''بکر نے زید کو نکالا''، أَعْلَمْتُ زَيْدًا بَكْرًا فَاضِلًا ''میں نے زید کو بتایا کہ بکر فاضل ہے''

9 **تَكَلُّف:** کسی صفت (مأخذ) کو خود میں اجتہاد اور کوشش سے پیدا کرنا، یہ صفت اچھی ہی ہوتی ہے، جیسے: تَشَجَّعَ عَمْرٌو ''عمرو نے بہادر بننے کی محنت کی'' مأخذ شَجَاعَةٌ ہے۔

10 **تَحَوُّل:** کسی چیز کا مأخذ کی طرح یا عینِ مأخذ ہونا، جیسے: تَبَحَّرَ بَكْرٌ ''بکر (علم میں) سمندر کی مانند ہوگیا''۔ مأخذ بَحْرٌ ہے۔

11 **سلب:** کسی چیز سے مأخذ کو دور کرنا، جیسے: قَشَّرْتُ الْفَاكِهَةَ (أَيْ أَزَلْتُ قِشْرَهَا) ''میں نے پھل کا چھلکا اُتار دیا۔'' مأخذ قِشْرٌ ہے۔

12 **صیرورت:** کسی چیز کا صاحبِ مأخذ ہونا یا مثلِ مأخذ ہونا، جیسے: نَوَّرَ الشَّجَرُ ''درخت شگونہ دار ہوگیا''۔ مأخذ نَوْرٌ ہے۔

13 **طلب:** مأخذ کو طلب کرنا، جیسے: أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ ''میں نے اللہ سے مغفرت طلب کی'' مأخذ مَغْفِرَةٌ ہے۔

14 **علاج:** یہ باب انفعال کی خاصیت ہے، اس باب سے آنے والے تمام افعال ایسے ہوں گے کہ جن کے معنی کا ادراک حواس ظاہرہ سے ہوگا، یعنی یہ افعال کسی حسی حرکت و اثر پر دلالت کریں گے، جیسے: اِنْفَطَرَ ''وہ پھٹا'' اِنْكَسَرَ ''وہ ٹوٹا''۔

15 **قَصر:** اختصار کے لیے مرکب سے ایک کلمہ بنالینا، جیسے: اِسْتَرْجَعَ ''اس نے إِنَّا لِلّٰهِ وَ إِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ پڑھا'' یہ إِنَّا لِلّٰهِ وَ إِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ مرکب سے مختصر ہے۔

16 **لزوم:** لازم ہونا خواہ اس کا مجرد لازم ہو یا متعدی، اول کی مثال، جیسے: اِنْفَرَحَ ''وہ خوش ہوا'' اس کا مجرد فَرِحَ ''وہ خوش ہوا'' لازم ہے۔ ثانی کی مثال، جیسے: اِنْصَرَفَ ''وہ لوٹا'' اس کا مجرد صَرَفَ ''اس نے پھیرا'' متعدی ہے۔

17 **مطاوعت:** فعل متعدی کے بعد اسی مادہ سے فعل لازم یہ بتانے کے لیے لانا کہ مفعول بہ نے فاعل کا اثر قبول کرلیا ہے، جیسے: كَسَّرْتُهُ فَانْكَسَرَ ''میں نے اُسے توڑا تو وہ ٹوٹ گیا''

18 **موافقت:** فعل کا کسی دوسرے باب کے فعل کے ساتھ معنی میں موافق ہونے کو موافقت کہتے ہیں، جیسے:

سَافَرَ سَفَرَ ''اس نے سفر کیا'' کے معنی میں ہے۔

19 **نسبت به مأخذ:** کسی چیز کی مأخذ کی طرف نسبت کرنا، جیسے: أَكْفَرْتُهُ ''میں نے اُسے کفر کی طرف منسوب کیا''۔ مأخذ كُفْرٌ ہے۔

خاصیاتِ بابِ إفعال

	خاصیات	مثالیں	مأخذ/مادہ
1	تَعْدِيَة	خَرَجَ زَيْدٌ ''زید نکلا'' سے أَخْرَجَ بَكْرٌ زَيْدًا ''بکر نے زید کو نکالا۔''	خُرُوجٌ
2	سَلْب	أَشْكَيْتُ زَيْدًا ''میں نے زید کی شکایت دور کردی۔''	شِكَايَةٌ
3	بُلُوغ یادخول	أَعْرَقَ الرَّجُلُ ''آدمی عراق میں داخل ہوا۔''	عِرَاقٌ
4	صَيْرُورَت	أَثْمَرَ الشَّجَرُ ''درخت پھلدار ہوا۔''	ثَمَرٌ
5	مُطَاوَعَتِ	كَبَبْتُهُ، فَأَكَبَّ ''میں نے اسے اوندھا کیا تو وہ اوندھا ہوگیا۔''	كَبٌّ
	فَعَلَ و فَعَّلَ	بَشَّرْتُ خَالِدًا فَأَبْشَرَ ''میں نے خالد کو خوشخبری دی تو وہ خوش ہوگیا۔''	بِشَارَةٌ

خاصیات باب تفعیل

	خاصیات	مثالیں	مأخذ/مادہ
1	تَعْدِيَة	فَرِحَ زَيْدٌ ''زید خوش ہوا۔'' سے فَرَّحَ زَيْدًا ''اس نے زید کو خوش کیا۔''	فَرَحٌ
2	سَلْب	قَشَّرْتُ الْفَاكِهَةَ أَيْ أَزَلْتُ قِشْرَهَا ''میں نے پھل کا چھلکا اتار دیا۔''	قِشْرٌ
3	بُلُوغ یادخول	عَمَّقَ زَيْدٌ ''زید عمق تک پہنچا۔''	عُمْقٌ
4	تکثیر و مُبَالَغَة	مبالغہ فعل میں: صَرَّحَ الْأَمْرُ ''معاملہ خوب ظاہر ہوا۔''	صَرَاحَةٌ
		مبالغہ فاعل میں: مَوَّتَتِ الْإِبِلُ ''بہت اونٹ مرے۔''	مَوْتٌ

		مبالغہ مفعول بہ میں: قَطَّعْتُ الثِّیَابَ "میں نے بہت کپڑے کاٹے۔"	قَطْعٌ
5	صَیْرُوْرَت	نَوَّرَ الشَّجَرُ "درخت شگوفہ دار ہوگیا۔"	نَوْرٌ
6	نِسْبَت بہ مَأْخَذ	فَسَّقْتُہٗ "میں نے اسے فسق کی طرف منسوب کیا۔"	فِسْقٌ
7	اِبْتِدَاء	کَلَّمْتُہٗ "میں نے اس سے کلام کیا۔" مجرد کَلَمَ "زخمی کرنا"	کَلْمٌ

خاصیات باب مُفَاعَلَة

	خاصیات	مثالیں	مأخذ/مادہ
1	مشارکت	قَاتَلَ زَیْدٌ عَمْرًا "زید اور عمرو باہم لڑے۔"	قِتَالٌ
2	موافقت مجرد	سَافَرَ بمعنی سَفَرَ "اس نے سفر کیا۔"	سَفَرٌ
3	موافقتِ فَعَّلَ	ضَاعَفَ بمعنی ضَعَّفَ "اس نے دوگنا کیا۔"	ضِعْفٌ

خاصیات باب تفعُّل

	خاصیات	مثالیں	مأخذ/مادہ
1	تَکَلُّف	تَشَجَّعَ عَمْرٌو "عمرو نے بہادر بننے کی محنت کی۔"	شَجَاعَةٌ
2	تَجَنُّب	تَحَوَّبَ عَمْرٌو "عمرو گناہ سے بچا، یعنی عمرو نے گناہ کو چھوڑا۔"	حُوْبٌ
3	تَدَرُّج	تَحَفَّظَ الْقُرْاٰنَ "اس نے قرآن تھوڑا تھوڑا کر کے حفظ کیا۔"	حِفْظٌ
4	صَیْرُوْرَت	تَمَوَّلَ زَیْدٌ "زید مال دار ہوگیا۔"	مَالٌ
5	مُطَاوَعَتِ فَعَّلَ	عَلَّمْتُہٗ فَتَعَلَّمَ "میں نے اسے سکھایا تو وہ سیکھ گیا۔"	عِلْمٌ
6	موافقت مجرّد	تَقَبَّلَ بمعنی قَبِلَ "اس نے قبول کیا۔"	قَبُوْلٌ

خاصیات باب تفاعل

	خاصیات	مثالیں	مأخذ/مادہ
①	تشارك [1]	تَلَاطَمَ زَيْدٌ وَعَمْرٌو "زید اور عمرو نے ایک دوسرے کو تھپڑ مارے۔"	لَطْمٌ
②	تَخْيِيل [2] یا تظاھر	تَمَارَضَ زَيْدٌ "زید نے اپنے آپ کو بیمار ظاہر کیا۔" (حالانکہ وہ بیمار نہیں ہے۔)	مَرَضٌ
③	موافقت مجرد و أَفْعَلَ	تَعَالٰی بمعنی عَلَا "وہ بلند ہوا۔" تَيَامَنَ بمعنی أَيْمَنَ "وہ دائیں جانب گیا۔"	عُلُوٌّ يَمْنٌ

خاصیات باب افتعال

	خاصیات	مثالیں	مأخذ/مادہ
①	اتخاذ	اِجْتَحَرَ الْفَأْرُ "چوہے نے بل بنایا۔"	جُحْرٌ
②	مفعول بہ کے حصول کے لیے تصرف "اجتہاد" کرنا	اِكْتَسَبَ الْعِلْمَ "اس نے کوشش سے علم حاصل کیا۔"	كَسْبٌ
③	اشتراك	اِخْتَصَمَ سَعِيْدٌ وَّ زَيْدٌ "زید اور سعید نے آپس میں جھگڑا کیا۔"	خُصُوْمَةٌ
④	مطاوعت فَعَّلَ	حَمَّلْتُهٗ فَاحْتَمَلَ "میں نے اس پر لادا تو وہ لد گیا۔"	حَمْلٌ
⑤	موافقت مجرد	اِبْتَلَجَ بمعنی بَلَجَ "روشن ہوا، واضح ہوا۔"	بُلُوْجٌ

[1] باب مفاعلہ اور تفاعل دونوں اکثر اشتراک کے لیے آتے ہیں۔ دونوں میں لفظی فرق ہے کہ باب مفاعلہ کے بعد ایک اسم بصورت فاعل اور دوسرا بصورت مفعول بہ آتا ہے اور تفاعل میں دونوں بصورت فاعل ہوتے ہیں۔ دونوں کے درمیان حرف عطف ہوتا ہے جیسا کہ مذکورہ مثالوں سے واضح ہے۔ [2] تکلّف اور تخییل میں فرق یہ ہے کہ تکلّف میں فعل (وصف) مرغوب ہوتا ہے اور تخییل میں مرغوب نہیں ہوتا، اس کے علاوہ بنیادی فرق یہ ہے کہ تَكَلُّف میں مأخذ فعل کے حصول میں حقیقتاً کوشش کی جاتی ہے جبکہ تَخْيِيل میں صرف اظہار ہوتا ہے۔

خاصیات باب استفعال

	خاصیات	مثالیں	مأخذ/مادہ
1	طلب	اِسْتَغْفَرَ زَیْدٌ ”زید نے مغفرت طلب کی۔“	مَغْفِرَةٌ
2	اِتّخاذ	اِسْتَوْطَنَ بَاکِسْتَانَ ”اس نے پاکستان کو وطن بنایا۔“	وَطَنٌ
3	تَحَوُّل	اِسْتَحْجَرَ الطِّیْنُ ”مٹی پتھر ہوگئی۔“	حَجَرٌ
4	قصْر یا اختصار الحکایة	اِسْتَرْجَعَ ”اس نے اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ پڑھا۔“	إنا لله و إنا اليه راجعون
5	موافقت مجرد	اِسْتَقَرَّ بمعنی قَرَّ ”وہ ٹھہر گیا“	قَرَّ
6	موافقت تَفَعَّلَ	اِسْتَعْظَمَ بمعنی تَعَظَّمَ، اِسْتَكْبَرَ بمعنی تَكَبَّرَ	عَظَمَةٌ، كِبْرٌ
7	موافقت أَفْعَلَ	اِسْتَجَابَ بمعنی أَجَابَ، اِسْتَيْقَنَ بمعنی أَيْقَنَ	جَوَابٌ، يَقِينٌ

خاصیات باب انفعال

	خاصیات	مثالیں	مأخذ/مادہ
1	لزوم ”لازم ہونا“	صَرَفَ ”اس نے پھیرا“ سے اِنْصَرَفَ ”وہ لوٹا/پھرا“	صَرْفٌ
2	علاج	كَسْرٌ ”توڑنا“ سے اِنْكِسَارٌ ”ٹوٹنا“	كَسْرٌ
3	مطاوعت ثلاثی مجرد	قَطَعْتُهٗ فَانْقَطَعَ ”میں نے اسے کاٹا تو وہ کٹ گیا۔“	قَطْعٌ
4	مطاوعت فَعَّلَ	كَسَّرْتُهٗ فَانْكَسَرَ ”میں نے اسے توڑا تو وہ ٹوٹ گیا۔“	كَسْرٌ
5	مطاوعت أَفْعَلَ	أَغْلَقْتُ الْبَابَ فَانْغَلَقَ ”میں نے دروازہ بند کیا تو وہ بند ہوگیا۔“	غَلْقٌ

نوٹ 1 لزوم وعلاج بابِ انفعال کے ساتھ لازم ہے، اس باب کا کوئی فعل ان دو صفات سے خالی نہ ہوگا۔

2 باب انفعال کے فاء کے مقابلے میں حروف یرملون: ل، م، ن، ر اور و، ي بوجہ ثقل کے نہیں آتے۔

ان حروف میں مذکورہ خاصہ باب انفعال کی بجائے باب افتعال سے آتا ہے، مثلاً: رَفَعَ سے انفعال کے بجائے باب افتعال سے اِرْتَفَعَ آئے گا، جیسے: رَفَعْتُهٗ فَارْتَفَعَ، لَوَیْتُهٗ فَالْتَوٰی، وَ صَلْتُهٗ فَاتَّصَلَ، نَقَلْتُهٗ فَانْتَقَلَ، مَلَأْتُهٗ فَامْتَلَأَ وغیرہ۔

خاصیات باب افعلال و افعیلال

	خاصیات	مثالیں	مأخذ/مادہ
1	لزوم	اِحْمَرَّ، اِحْمَارَّ ”وہ بہت سرخ ہوا۔“	حَمِرَ
2	مبالغة	اِحْمَرَّ، اِحْمَارَّ ”وہ بہت سرخ ہوا۔“	حَمِرَ
3	لون	اِحْمَرَّ، اِحْمَارَّ ”وہ بہت سرخ ہوا۔“	حَمِرَ
4	عیب	اِحْوَلَّ، اِحْوَالَّ ”وہ بہت بھینگا ہوا۔“	حَوِلَ

خاصیات باب افعیعال

	خاصیات	مثالیں	مأخذ/مادہ
1	لزوم	اِحْدَوْدَبَ ”وہ کبڑا ہوا۔“	حَدَبَ
2	تعدیه	اِحْلَوْلَيْتُ الشَّيْءَ ”میں نے چیز کو میٹھا پایا۔“	حُلْوٌ
3	مطاوعت مجرد	ثَنَيْتُهٗ فَاثْنَوْنٰی ”میں نے اسے لپیٹا پس وہ لپٹ گیا۔“	ثَنْيٌ
4	موافقت استفعال	اِحْلَوْلَيْتُهٗ بمعنی اِسْتَحْلَيْتُهٗ ”میں نے اسے شیریں سمجھا۔“	حُلْوٌ

خاصیات ابواب رباعی

خاصیات باب فَعْلَلَةٌ

	خاصیات	مثالیں	مأخذ/مادہ
1	قَصر	حَمْدَلَ ''اس نے الحمدللہ کہا۔''	الحمد لله
2	إلباسِ مأخذ	بَرْقَعْتُہٗ ''میں نے اسے برقع پہنایا۔''	بُرْقُعٌ
3	تعمُّل	زَعْفَرَالثَّوْبَ ''اس نے کپڑے کو زعفران سے رنگا۔''	زَعْفَرانٌ
4	اتخاذ	قَنْطَرَ الْبِنَاءَ ''اس نے کمان نما پل جیسی عمارت بنائی۔''	قَنْطَرَ

نوٹ یہ باب عام طور پر صحیح (سالم) اور مضاعف سے آتا ہے، جبکہ مہموز سے بہت کم آتا ہے۔

خاصیات باب تَفَعْلُلٌ

	خاصیات	مثالیں	مأخذ/مادہ
1	تَلَبُّس	تَبَرْقَعَتْ زَيْنَبُ ''زینب نے برقع پہنا۔''	بُرْقُعٌ
2	تَحَوُّل	تَزَنْدَقَ ''وہ بے دین ہوگیا۔''	زَنْدَقَةٌ
3	مُطَاوَعَتِ فَعْلَلَ	دَحْرَجْتُہٗ فَتَدَحْرَجَ ''میں نے اسے لڑھکایا تو وہ لڑھک گیا۔''	دَحْرَجَ

خاصیات باب اِفْعِنْلَالٌ

	خاصیات	مثالیں	مأخذ/مادہ
1	لزوم	اِحْرَنْجَمَ الْقَوْمُ ''قوم جمع ہوئی۔''	حَرْجَمَ

2	مطاوعت فَعْلَلَ	ثَعْجَرْتُ الْماءَ فَاثْعَنْجَرَ ''میں نے پانی گرایا تو وہ خوب گرا۔''	ثَعْجَرَ
3	اقتضاب	اِعْرَنْفَطَ ''وہ منقبض ہوا۔''	x
4	مبالغہ	اِسْحَنْفَرَ ''نہایت جلدی کرنا۔''	سَحْفَرَ

خاصیات باب اِفْعِلَّالٌ

	خاصیات	مثالیں	ماٰ خذ
1	لزوم	اِقْشَعَرَّ ''اس کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔''	قَشْعَرَ
2	مطاوعت فَعْلَلَ	طَمْأَنْتُهُ فَاطْمَأَنَّ ''میں نے اُسے اطمینان دلایا تو وہ مطمئن ہو گیا۔''	طَمْأَنَ
3	اقتضاب	اِشْرَأَبَّ ''وہ نہایت چوکنا ہوا۔''	x

تمرین

1. خاصیات ابواب سے کیا مراد ہے؟ نَصَرَ، ضَرَبَ اور کَرُمَ کی خاصیات بیان کریں۔
2. تعدیہ، سلب اور قصر سے کیا مراد ہے؟ مثال دے کر وضاحت کریں۔
3. باب مفاعلہ کی خاصیات لکھیں۔
4. درج ذیل خاصیات کی تعریف کریں اور بتلائیں یہ کس کس باب میں آتی ہیں؟

تکلُّف ...... صیرورت ...... قصر ...... علاج ...... تدرُّج ...... موافقت.

5. باب تفعیل کی تین خاصیات لکھیں۔
6. باب اِفعال کی پانچ خاصیت مثالوں سمیت لکھیں۔
7. باب افتعال اور انفعال کی خاصیات تحریر کریں۔

سبق: 36

اسم جامد کا بیان

جامد وہ اسم جو کسی دوسرے لفظ سے مشتق نہ ہو، جیسے: رَجُلٌ، فَرَسٌ.

اسم جامد کی تین بِنائیں (ساخت) ہیں: ثلاثی، رباعی اور خماسی۔ ان تینوں کی بحث پہلے گذر چکی ہے۔ حرکات کے مختلف ہوجانے کی وجہ سے ہر ایک بِنا کے مختلف وزن آتے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

1 ثلاثی مجرد کے اوزان

اس کے فائے کلمہ کو فتحہ، کسرہ اور ضمہ تینوں حرکتیں آسکتی ہیں اور عینِ کلمہ میں ان تینوں کے علاوہ چوتھا سکون بھی آسکتا ہے، اس طرح تین کو چار میں ضرب دینے سے بارہ ممکنہ صورتیں بنتی ہیں لیکن اہلِ زبان اسم میں کسرہ کے بعد ضمہ (فِعُلٌ) اور ضمہ کے بعد کسرہ (فُعِلٌ) کو ثقیل سمجھتے ہوئے استعمال نہیں کرتے، اس طرح سے اسم جامد ثلاثی مجرد کے دس مستعمل وزن باقی رہتے ہیں، تفصیل درج ذیل ہے:

وزن	مثال	معنی	وزن	مثال	معنی
فَعْلٌ	فَلْسٌ	پیسہ	فِعَلٌ	عِنَبٌ	انگور
فَعَلٌ	فَرَسٌ	گھوڑا	فِعِلٌ	إِبِلٌ	اونٹ
فَعِلٌ	كَتِفٌ	کندھا	فُعْلٌ	قُفْلٌ	تالا
فَعُلٌ	عَضُدٌ	بازو	فُعَلٌ	صُرَدٌ	لٹورا "پرندہ"
فِعْلٌ	حِبْرٌ	دانا	فُعُلٌ	عُنُقٌ	گردن

فائدہ بعض کلمات میں کئی حرکتیں جائز ہیں، مثلاً: اگر کوئی کلمہ فَعِلٌ کے وزن پر ہو اور اس کا عینِ کلمہ حرف حلقی ہو تو

اسے چار طرح سے پڑھا جاسکتا ہے، جیسے: فَخِذٌ "ران" کو فَخْذٌ، فِخْذٌ اور فِخِذٌ بھی پڑھ سکتے ہیں۔
اگر دوسرا حرف حلقی نہ ہو تو اسے تین طرح سے پڑھا جا سکتا ہے، جیسے: کَتِفٌ "کندھا" سے کَتْفٌ، کِتْفٌ۔
فِعِلٌ، فَعُلٌ، فُعُلٌ کے اوزان میں دوسرے حرف کو ساکن بھی پڑھا جاسکتا ہے، جیسے: اِبِلٌ "اونٹ" سے اِبْلٌ، عَضُدٌ "بازو" سے عَضْدٌ، عُنُقٌ "گردن" سے عُنْقٌ۔

2 ثلاثی مزید فیہ کے اوزان

اس کے بہت سے اوزان ہیں ان میں سے چند ایک یہ ہیں:

وزن	مثال	معنی
فِعَالٌ	حِصَانٌ	گھوڑا
فِعِّیلٌ	بِطِّیخٌ	تربوز

وزن	مثال	معنی
فَعُولٌ	عَمُودٌ	ستون
فَاعُولٌ	جَاسُوسٌ	جاسوس

3 رباعی مجرد کے اوزان

اس کے پانچ وزن ہیں:

وزن	مثال	معنی
فَعْلَلٌ	جَعْفَرٌ	جعفر "نامِ مرد"
فِعْلَلٌ	دِرْهَمٌ	چاندی کا سکہ
فِعْلِلٌ	زِبْرِجٌ	آرائش، زیورات

وزن	مثال	معنی
فُعْلُلٌ	بُرْثُنٌ	شکاری جانوروں اور پرندوں کا پنجہ
فِعَلٌّ	قِمَطْرٌ	کتب محفوظ کرنے کا صندوق

4 رباعی مزید فیہ کے اوزان

ثلاثی مزید فیہ کی طرح اس کے بھی بہت سے اوزان ہیں:

وزن	مثال	معنی
فَوْعَلِلٌ	دَوْدَمِسٌ	نہایت زہریلا سانپ
فَعَوْلَلٌ	فَدَوْکَسٌ	شیر

وزن	مثال	معنی
فُعَالِلُ	جُخَاذِبُ	جگنو کی ایک قسم
فِعْلِیلٌ	قِنْدِیلٌ	چراغ، فانوس

فُعْلُولٌ	زُنْبُورٌ	بھڑ	فَنْعَلِيل	مَنْجَنِيقٌ	قدیم جنگی توپ
فَعْلَلُوتٌ	عَنْكَبُوتٌ	مکڑی			

5 خماسی مجرد کے اوزان

اس کے چار وزن ہیں:

وزن	مثال	معنی	وزن	مثال	معنی
فَعْلَلٌ	سَفَرْجَلٌ	بہی / ابہی کا درخت	فَعْلَلِلٌ	جَحْمَرِشٌ	بڑھیا
فُعْلَلٌ	قُذَعْمِلٌ	تھوڑی سی چیز	فِعْلَلٌ	قِرْطَعْبٌ	تھوڑی سی چیز

6 خماسی مزید فیہ کے اوزان

اس کے پانچ وزن ہیں:

وزن	مثال	معنی	وزن	مثال	معنی
فَعْلَلُولٌ	عَضْرَفُوطٌ	سفید رنگ کا ایک کیڑا ”بامنی“	فُعْلَلِيلٌ	خُزَعْبِيلٌ	باطل
فِعْلَلُولٌ	قِرْطَبُوسٌ	تیز رفتار بڑی اونٹنی	فَعْلَلِيلٌ	خَنْدَرِيسٌ	شراب
فَعْلَلَى	قَبَعْثَرٰی	موٹا اونٹ			

تمرین

1. ثلاثی مجرد کے کتنے اوزان آتے ہیں؟
2. رباعی مجرد کے اوزان میں سے تین بتائیں۔
3. خماسی مزید فیہ کے اوزان مثالوں سمیت لکھیں۔
4. بتائیں کہ مندرجہ ذیل کلمات ثلاثی، رباعی اور خماسی میں سے کس وزن پر ہیں:

خَنْدَرِيسٌ ...... سَفَرْجَلٌ ...... بُرْثُنٌ ...... زِبْرِجٌ ...... عَضُدٌ ...... جِبْرٌ
عِنَبٌ ...... فَلْسٌ ...... فَدَوْكَسٌ ...... مَنْجَنِيقٌ ...... بِطِّيخٌ ...... قِنْدِيلٌ.

مصدر کا بیان

مصدر وہ اسم ہے جو حَدَث، یعنی مجرد معنی پر دلالت کرے، جیسے: نَصْرٌ، فَتْحٌ.

مصدر کے اوزان: ثلاثی مجرد کے مصادر کے لیے کوئی خاص قاعدہ نہیں ہے، اس کے اوزان سماعی ہیں۔ اکثر استعمال ہونے والے اوزان مندرجہ ذیل ہیں:

وزن	مثال	معنی	باب
فَعْلٌ	قَتْلٌ	مار ڈالنا	نَصَرَ
فِعْلٌ	فِسْقٌ	نافرمانی کرنا	نَصَرَ
فُعْلٌ	شُكْرٌ	شکر کرنا	نَصَرَ
فَعَلٌ	طَلَبٌ	تلاش کرنا/طلب کرنا	نَصَرَ
فَعِلٌ	خَنِقٌ	گلا گھونٹنا	ضَرَبَ
فِعَلٌ	صِغَرٌ	چھوٹا ہونا	كَرُمَ
فُعَلٌ	هُدًى	راستہ دکھانا	ضَرَبَ
فَعْلَةٌ	رَحْمَةٌ	رحم کرنا	سَمِعَ
فِعْلَةٌ	نِشْدَةٌ	گم شدہ چیز کو تلاش کرنا	نَصَرَ
فُعْلَةٌ	كُدْرَةٌ	مٹیالا سیاہی مائل ہونا	سَمِعَ
فَعَلَةٌ	غَلَبَةٌ	غالب آنا	ضَرَبَ

وزن	مثال	معنی	باب
فِعَالٌ	قِيَامٌ	کھڑا ہونا	نَصَرَ
فُعَالٌ	سُؤَالٌ	پوچھنا/مانگنا	فَتَحَ
فَعْلَانٌ	لَيَّانٌ	موڑنا/لپیٹنا	ضَرَبَ
فِعْلَانٌ	حِرْمَانٌ	محروم کر دینا	ضَرَبَ
فُعْلَانٌ	غُفْرَانٌ	بخشنا	ضَرَبَ
فَعَلَانٌ	غَلَيَانٌ	جوش مارنا	ضَرَبَ
فَعُولٌ	قَبُولٌ	قبول کرنا	سَمِعَ
فُعُولٌ	دُخُولٌ	داخل ہونا	نَصَرَ
فَعِيلٌ	وَمِيضٌ	بجلی چمکنا	ضَرَبَ
فَعَالَةٌ	زَهَادَةٌ	پرہیزگار ہونا	سَمِعَ
فِعَالَةٌ	دِرَايَةٌ	معلوم کرنا/سمجھنا	ضَرَبَ

فَعِلَةٌ	سَرِقَةٌ	چوری کرنا	ضَرَبَ
فَعَالٌ	ذَهَابٌ	جانا	فَتَحَ
فُعَالَةٌ	بُغَايَةٌ	ظلم کرنا	ضَرَبَ
فَعْلُولَةٌ	قَيْلُولَةٌ	دوپہر کو سونا	ضَرَبَ

مصدر کی اقسام: مصدر کی اور بھی کئی قسمیں ہیں جن میں سے بعض درج ذیل ہیں:

مصدر میمی: وہ مصدر جو باب مفاعلہ کے علاوہ میم زائد کے ساتھ شروع کیا گیا ہو، اسے مصدر میمی کہتے ہیں، جیسے، مَنْصَرٌ، مَعْلَمٌ وغیرہ۔

اوزان: یہ ثلاثی مجرد سے عام طور پر مَفْعَلٌ کے وزن پر آتا ہے، جیسے: شَرِبَ سے مَشْرَبٌ ''پینا'' اور أَكَلَ سے مَأْكَلٌ ''کھانا''۔ اور اگر فعل ثلاثی مجرد مثال واوی صحیح اللام ہو اور مضارع میں فائے کلمہ حذف کیا گیا ہو تو اس کا مصدر میمی مَفْعِلٌ کے وزن پر آتا ہے، جیسے: وَعَدَ يَعِدُ سے مَوْعِدٌ ''وعدہ کرنا۔''

مصدر مرَّة: یہ وہ مصدر ہے جو فعل کی گنتی اور عدد بیان کرنے کے لیے ذکر کیا جاتا ہے۔ یہ ثلاثی مجرد کے ابواب سے فَعْلَةٌ کے وزن پر آتا ہے، جیسے: ضَرَبْتُ ضَرْبَةً ''میں نے مارا ایک بار مارنا''

مصدر ہیئت: یہ وہ مصدر ہے جو فعل کی ہیئت اور صفت بیان کرنے کے لیے ذکر کیا جاتا ہے، یہ ثلاثی مجرد سے فِعْلَةٌ کے وزن پر آتا ہے، بشرطیکہ مصدر کے آخر میں پہلے سے ہی تائے مُدَوَّرہ ''ۃ'' نہ ہو، جیسے جَلَسَ سے جِلْسَةٌ ''بیٹھنے کی حالت''۔ اگر مصدر کے آخر میں تائے مُدَوَّرہ ہو تو پھر صفت لاکر مرّہ یا ہیئت والے معنی بیان کیے جاتے ہیں، جیسے: هِدَايَةٌ وَاحِدَةٌ ''ایک مرتبہ رہنمائی کرنا''، هِدَايَةٌ حَسَنَةٌ ''اچھی رہنمائی''۔

تمرین

1. ثلاثی مجرد کے مصادر کے چند مشہور اوزان لکھیں۔
2. مصدر میمی سے کیا مراد ہے؟ مثال سے وضاحت کریں۔
3. مصدر مرۃ اور مصدر ہیئت کی تعریف کریں۔
4. مندرجہ ذیل مصادر کے معانی اور ابواب بتائیں:

سَرِقَةٌ ...... بُغَايَةٌ ...... غَلَيَانٌ ...... حِرْمَانٌ ...... لَيَّانٌ ...... شُكْرٌ

وَمِيضٌ ...... نِشْدَةٌ ...... رَحْمَةٌ ...... زَهَادَةٌ ...... دِرَايَةٌ.

سبق: 38

تذکیر و تانیث

جنس کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں: 1 مذکر 2 مؤنث۔

1 **مذکر:** وہ اسم ہے جس میں تانیث کی لفظی یا تقدیری علامت نہ پائی جائے، جیسے: رَجُلٌ، کِتَابٌ.

2 **مؤنث:** وہ اسم ہے جس میں تانیث کی لفظی یا تقدیری علامت پائی جائے، جیسے: اِمْرَأَةٌ، أَرْضٌ.

علاماتِ تانیث: علامات تانیث تین ہیں:

① **تائے تانیث مدورۃ (گول تاء):** جس اسم کے آخر میں تائے تانیث مدوّرہ (ۃ) ہو وہ اسم، مؤنث ہوتا ہے، جیسے: کَاتِبَةٌ "لکھنے والی" فَاطِمَةُ، "نامِ عورت"۔ اگر تائے تانیث مدوّرہ کسی ایسے اسم میں ہو جس کا استعمال مذکر کے لیے ہو، جیسے: طَلْحَةُ، مُعَاوِيَةُ تو یہ اسماء بھی لفظاً مؤنث ہوں گے، اگر چہ معناً وہ مذکر ہی ہوتے ہیں۔

فائدہ یہ علامت تانیث (ۃ) اسمائے جامد اور صفات دونوں میں پائی جاتی ہے۔ اور قیاساً ہر صفت، یعنی اسم فاعل، صفت مشبہ اور اسم مفعول کے آخر میں لگا کر اسے اسم مؤنث بنایا جاتا ہے ہے، مثلاً: ضَارِبٌ "مارنے والا" سے ضَارِبَةٌ "مارنے والی"، جَمِيلٌ "خوبصورت" سے جَمِيلَةٌ اور مَقْتُولٌ سے مَقْتُولَةٌ.

② **الف تانیث مقصورہ:** جس اسم کے آخر میں الف تانیث مقصورہ زائدہ ہو وہ بھی مؤنث ہوگا، جیسے: حُبْلٰى، صُغْرٰى. اور یہ بھی یاد رہے کہ اسم تفضیل کی مؤنث الف مقصورہ لگانے سے بنتی ہے، جیسے: أَحْسَنُ سے حُسْنٰى.

③ **الف تانیث ممدودہ:** جس اسم کے آخر میں الف تانیث ممدودہ ہو وہ بھی مؤنث ہوگا، مثلاً: حَمْرَاءُ، صَحْرَاءُ.

فائدہ أَفْعَلُ جو صفت مشبہ کا صیغہ ہو، اسم تفضیل نہ ہو، اس کی مؤنث ہمیشہ الف ممدودہ لگانے سے بنتی ہے،

مثلاً: أَبْيَضُ سے بَيْضَاءُ.

مؤنث کی اقسام

مؤنث حقيقي لفظی: یہ وہ مؤنث ہے جس کے مقابلے میں اس کی جنس میں سے مذکر ہو اور اس میں علامت تانیث بھی ہو، جیسے: إِمْرَأَةٌ، فَاطِمَةُ، لَيْلٰى وغیرہ۔

مؤنث حقيقي معنوی: وہ مؤنث ہے جس کے مقابلے میں اس کی جنس میں سے مذکر ہو اور اس میں تانیث کی ظاہری علامت نہ ہو، جیسے: زَيْنَبُ، هِنْدٌ ''عورت کا نام''، أُمٌّ، وغیرہ۔

مؤنث مجازی لفظی: وہ جس میں توالد و تناسل کی صلاحیت نہیں ہوتی جبکہ اس میں تانیث کی ظاہری علامت ہوتی ہے، جیسے: طَاوِلَةٌ، وَرَقَةٌ، سَفِينَةٌ وغیرہ۔

مؤنث مجازی معنوي: جس میں توالد و تناسل کی صلاحیت نہیں ہوتی اور اس میں تانیث کی ظاہری علامت بھی نہیں ہوتی، جیسے: أَرْضٌ، رِجْلٌ، عَيْنٌ، دَارٌ، شَمْسٌ.

تمرین

1. جنس کے اعتبار سے اسم کی قسمیں کتنی اور کون سی ہیں؟
2. مؤنث کی علامات مع مثال بیان کریں۔
3. درج ذیل الفاظ میں تانیث کی کون سی علامت پائی جاتی ہے؟

   حُسْنٰى ...... صُغْرٰى ...... سَوْدَاءُ ...... مَلِكَةٌ ...... اَلْبَيْضَاءُ.
4. درج ذیل مؤنث کلمات کو مذکر اور مذکر کلمات کو مؤنث بنائیں:

   اَلْحَسَنَةُ ...... اَلطَّالِعُ ...... جَمِيلٌ ...... مَلِكَةٌ ...... اِبْنٌ.
5. مندرجہ ذیل کلمات میں مذکر اور مؤنث کو الگ الگ کریں، نیز مؤنث کی قسم اور علامت بھی بتائیں:

   عَطْشٰى ...... زَيْنَبُ ...... أَسَدٌ ...... جَهَنَّمُ ...... صَفْرَاءُ ...... نُعْمَانُ ...... عَائِشَةُ ...... خَالِدٌ.

سبق: 39

تثنیہ و جمع

عدد کے اعتبار سے اسم کی تین قسمیں ہیں: 1 واحد 2 تثنیہ 3 جمع

1 **واحد:** وہ اسم ہے جو ایک فرد پر دلالت کرے، جیسے: رَجُلٌ "ایک مرد"، اِمْرَأَةٌ "ایک عورت"۔

2 **تثنیہ:** وہ اسم ہے جو دو افراد پر دلالت کرے۔ یہ مفرد کے آخر میں ایک معین اضافہ کرنے سے بنتا ہے، جیسے: رَجُلَانِ "دو مرد"، اِمْرَأَتَانِ "دو عورتیں"۔

تثنیہ بنانے کا طریقہ

حالت رفعی میں واحد کے آخر میں الف ماقبل مفتوح اور نون مکسور (ـَانِ) اور حالت نصبی وجری میں یاء ساکن ماقبل مفتوح اور نون مکسور (ـَيْنِ) لگانے سے بنتا ہے، جیسے: رَجُلٌ سے رَجُلَانِ، رَجُلَيْنِ.

3 **جمع:** وہ اسم ہے جو دو سے زائد افراد پر دلالت کرے۔ اس کی دو قسمیں ہیں: 1 جمع سالم۔ 2 جمع مکسر۔

جمع سالم: یہ وہ اسم ہے جو دو سے زیادہ افراد پر دلالت کرے اس معین اضافے کی وجہ سے جو اس کے مفرد کے آخر میں کیا جائے۔"

اس کی علامت یہ ہے کہ اس میں واحد کی بنا (شکل وصورت) قائم رہتی ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں:

1 جمع مذکر سالم 2 جمع مؤنث سالم یا الجمع بالألف والتاء الزائدتين.

جمع مذکر سالم بنانے کا طریقہ

حالت رفعی میں واحد کے آخر میں واؤ ساکن ماقبل مضموم اور نون مفتوح (ـُونَ) اور حالت نصبی وجری میں یائے ساکن ماقبل مکسور اور نون مفتوح (ـِينَ) لگانے سے بنتی ہے، جیسے: مُسْلِمٌ سے مُسْلِمُونَ/ مُسْلِمِينَ.

جمع مؤنث سالم بنانے کا طریقہ

جمع مؤنث سالم: واحد کے آخر میں الف اور تاء (ات) لگانے سے بنتی ہے، اور اگر واحد کے آخر میں تائے تانیث ''ۃ'' ہوتو وہ حذف ہوجاتی ہیں، جیسے: زَیْنَبُ سے زَیْنَبَاتٌ، مُسْلِمَةٌ سے مُسْلِمَاتٌ۔

جمع مکسر: وہ جمع ہے جو مفرد کی حرکات یا حروف میں کمی بیشی کی وجہ سے دو سے زیادہ افراد پر دلالت کرے۔ اس کی علامت یہ ہے کہ اس میں واحد کی بنا حقیقتاً یا تقدیراً ٹوٹ جاتی ہے۔ اس کے بنانے کا کوئی قاعدہ مقرر نہیں ہے۔ کبھی تو کچھ حرف بڑھا یا کم کر دیے جاتے ہیں اور کبھی محض حرکات وسکنات میں تغیر وتبدل ہوجاتا ہے، جیسے: رَجُلٌ سے رِجَالٌ اور خَشَبٌ ''لکڑی'' سے خُشُبٌ ''لکڑیاں''۔

اس کی دو قسمیں ہیں: ① جمع قلت ② جمع کثرت۔

جمع قلت: یہ وہ جمع ہے جو ایک متعین عدد پر دلالت کرے جو تین سے کم اور دس سے زیادہ نہ ہو، یعنی اس کا اطلاق تین سے دس تک ہوتا ہے۔

جمع کثرت: یہ وہ جمع ہے جس کی دلالت تین سے لے کر غیر محدود عدد تک ہو، یعنی غیر متناہی پر ہو۔

تنبیہ 1 کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ مفرد کے لیے ایک ہی وزن کی جمع تکسیر ہوتی ہے۔ تو قرائن کو دیکھتے ہوئے اس سے قلت یا کثرت والے معنی مراد لیتے ہیں۔

2 کبھی جمع قلت، کثرت کے معنی میں اور جمع کثرت، قلت کے معنی میں استعمال ہوتی ہے۔

جمع قلت کے اوزان

جمع قلت کے چار وزن ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

وزنِ جمع	مثال	واحد	معانی
أَفْعُلٌ	أَفْلُسٌ	فَلْسٌ	پیسا
أَفْعَالٌ	أَثْوَابٌ ، أَضْيَافٌ	ثَوْبٌ ، ضَيْفٌ	کپڑا، مہمان
فِعْلَةٌ	صِبْيَةٌ ، غِلْمَةٌ	صَبِيٌّ ، غُلَامٌ	بچہ، لڑکا
أَفْعِلَةٌ	أَطْعِمَةٌ ، أَدْوِيَةٌ	طَعَامٌ ، دَوَاءٌ	کھانا، دوا

جمع کثرت کے اوزان

جمع کثرت کے اوزان بے شمار ہیں۔ ان میں سے مشہور مندرجہ ذیل ہیں:

وزنِ جمع	مثال	واحد	معانی
فُعْلٌ	حُمْرٌ	أَحْمَرُ	سرخ
فُعُلٌ	حُمُرٌ، عُمُدٌ، كُتُبٌ	حِمَارٌ، عِمَادٌ، كِتَابٌ	گدھا، ستون، کتاب
فُعَلٌ	نُوَبٌ	نَوْبَةٌ	باری
فُعَلٌ	غُرَفٌ، حُجَجٌ، جُمَعٌ	غُرْفَةٌ، حُجَّةٌ، جُمُعَةٌ	کمرہ/ بالاخانہ، دلیل، جمعہ
فِعَلٌ	بِدَرٌ، فِرَقٌ، بِدَعٌ	بَدْرَةٌ، فِرْقَةٌ، بِدْعَةٌ	تھیلی، گروہ، بدعت
فَعَلَةٌ	طَلَبَةٌ، كَمَلَةٌ، كَتَبَةٌ	طَالِبٌ، كَامِلٌ، كَاتِبٌ	طلب کرنے والا، کامل، لکھنے والا
فُعَلَةٌ	قُضَاةٌ دُعَاةٌ، رُمَاةٌ [1]	قَاضٍ دَاعٍ، رامٍ	قاضی، داعی، پھینکنے والا
فِعَلَةٌ	قِرَطَةٌ، كِوَزَةٌ، قِرَدَةٌ	قُرْطٌ، كُوزٌ، قِرْدٌ	بالی، کوزہ، بندر
فُعَّلٌ	نُوَّمٌ، قُعَّدٌ	نَائِمٌ/ نَائِمَةٌ، قَاعِدٌ/ قَاعِدَةٌ	سونے والا، بیٹھنے والا
فُعَّالٌ	جُهَّالٌ، قُرَّاءٌ	جَاهِلٌ، قَارِئٌ	جاہل، قاری/ پڑھنے والا
فِعَالٌ	زِنَادٌ، كِعَابٌ، صِعَابٌ	زَنْدٌ، كَعْبٌ، صَعْبٌ	ہاتھ کا گٹ، ٹخنہ، مشکل

تمرین

1. جمع سالم، جمع مکسر، جمع قلت، جمع کثرت کی تعریفات لکھیں۔
2. جمع قلت کے اوزان مع امثلہ بیان کریں۔
3. درج ذیل کلمات میں واحد، تثنیہ اور جمع کی نشاندہی کریں نیز جمع کی قسم بھی بیان کریں:

[1] قُضَاةٌ، دُعَاةٌ، رُمَاةٌ اصل میں قُضَيَةٌ، دُعَوَةٌ، رُمَيَةٌ تھے، قَاضٍ، دَاعٍ، رَامٍ اصل میں قَاضِيٌ، دَاعِيٌ، رَامِيٌ تھے، تعلیل کے بعد یہ بنے۔

خَيَّاطَةٌ ...... اَلْمُعَلِّمَانِ ...... اٰيَاتٌ بَيِّنَاتٌ ...... خُشُبٌ مُسَنَّدَةٌ ...... كَسْلَانٌ

زَعْلَانٌ ...... اَلْمُجْتَهِدَانِ ...... اَلْمُسْلِمُونَ ...... خَادِمُونَ ...... تَعْبَانٌ.

4 درج ذیل تثنیہ وجمع کلمات کا مفرد بتائیں:

اَلْعَيْنَانِ ...... اللَّامِعَتَانِ ...... السِّنُونَ ...... حَارَاتٌ

اَلْكَسْلَانُونَ ...... وُزَرَاءُ ...... كُتُبٌ ...... رِجَالٌ.

سبق:40

منتہی الجموع کا بیان

مُنْتَهی الجُمُوع "یہ وہ جمع ہے جس کے الف تکسیر کے بعد دو حرف ہوں یا ایسے تین حرف ہوں جن کا درمیان والا حرف ساکن ہو، جیسے: دَرَاهِمُ، دَنَانِيرُ.

منتہی الجموع کے اوزان

اس کے انیس اوزان ہیں جو کہ سارے کے سارے مزید فیہ کے لیے ہیں۔ ان میں سے رباعی اور خماسی کے لیے دو وزن فَعَالِلُ اور فَعَالِيلُ ہیں۔ اس وزن سے ثلاثی مزید کے بعض کلمات بھی آتے ہیں

ذیل میں چند مشہور اوزان لکھے جاتے ہیں:

	وزن جمع	مثال	واحد	معانی
1	مَفَاعِلُ	مَسَاجِدُ، مَكَانِسُ	مَسْجِدٌ، مِكْنَسَةٌ	مسجد، جھاڑو
2	مَفَاعِيلُ	مَصَابِيحُ، مَوَاثِيقُ	مِصْبَاحٌ، مِيثَاقٌ	چراغ، معاہدہ
3	فَعَالِلُ	دَرَاهِمُ	دِرْهَمٌ	چاندی کا سکہ
4	فَعَالِيلُ	قَرَاطِيسُ، دَنَانِيرُ	قِرْطَاسٌ، دِينَارٌ	کاغذ، دینار
5	أَفَاعِلُ	أَفَاضِلُ	أَفْضَلُ	زیادہ فضیلت والا
6	أَفَاعِيلُ	أَسَالِيبُ، أَضَابِيرُ	أُسْلُوبٌ، إِضْبَارَةٌ	طرز انداز، کتابوں یا تیروں کا گٹھا

نوٹ جمع کے متعلق درج ذیل امور مدنظر رکھنے چاہئیں۔

1 کبھی جمع اور مفرد کے حروف میں کچھ اختلاف ہوتا ہے، مثلاً: أُمٌّ سے أُمَّهَاتٌ، فَمٌ سے أَفْوَاهٌ اور مَاءٌ

سے مِیَاہٌ.

2 کبھی جمع کی جمع لائی جاتی ہے اسے جَمْعُ الْجَمعِ کہتے ہیں، مثلاً : کَلْبٌ سے أَكْلُبٌ، أَكَالِبُ، حِمَارٌ سے حُمُرٌ، حُمُرَاتٌ، نِعْمَةٌ سے أَنْعُمٌ، أَنَاعِمُ ، بَيْتٌ سے بُيُوتٌ، بُيُوتَاتٌ .

3 بعض الفاظ واحد ہوتے ہیں لیکن دلالت جمع پر کرتے ہیں ان کو "اسم جمع" کہتے ہیں، مثلاً: قَوْمٌ ، رَهْطٌ.

تمرین

1 صیغہ منتہی الجموع کے اوزان زبانی لکھیں۔

2 درج ذیل اسماء کی جمع بنائیں:

نَفْسٌ ...... خَطِيبٌ ...... قَلْبٌ ...... حَارِسٌ ...... خَبَرٌ ...... مَسْجِدٌ ...... مَعْهَدٌ

أَرِيكَةٌ ...... مَفْسَدَةٌ ...... دِينَارٌ ...... مِصْبَاحٌ ...... سُلْطَانٌ ...... دِرْهَمٌ.

3 درج ذیل منتہی الجموع کے مفرد بتائیں:

أَخَادِيدُ ...... أَسَابِيعُ ...... أَحَادِيثُ ...... أَكَابِرُ

تَلَامِيذُ ...... مَوَاقِعُ ...... فَوَارِسُ ...... أَسَالِيبُ.

سبق 41:

نسبت کا بیان

کسی چیز کی دوسری چیز کی طرف نسبت کرنے کے لیے اسم کے آخر میں ''يّ'' مشدد بڑھانے اور اس کے ماقبل کو مکسور کرنے کو ''نسبت'' کہتے ہیں۔ اور اس نسبت والے اسم کو ''اسم منسوب'' کہتے ہیں۔ اسم منسوب یہ ظاہر کرتا ہے کہ اس چیز کا منسوب الیہ کے ساتھ تعلق ہے، جیسے: بَاكِسْتَانِيٌّ ''جس کا تعلق پاکستان سے ہو''، مُحَمَّدِيٌّ ''جو محمد ﷺ کے دین کا معتقد ہو''۔

نسبت کے قواعد مندرجہ ذیل ہیں:

1 جس لفظ کے آخر میں ''تائے تانیث (ة)'' ہو نسبت کے وقت اس کا حذف کرنا واجب ہے، مثلاً: مَكَّةُ سے مَكِّيٌّ، كُوْفَةُ سے كُوفِيٌّ. یائے نسبت کے بعد مؤنث کے لیے ''ة'' بڑھا دی جاتی ہے، جیسے: مَكِّيَّةٌ، كُوفِيَّةٌ.

2 جو الف مقصورہ تیسری یا چوتھی جگہ واقع ہو، وہ واؤ سے بدل جاتا ہے، جیسے: رِضًى سے رِضَوِيٌّ اور مَوْلٰى سے مَوْلَوِيٌّ. اگر پانچویں جگہ ہو تو گر جاتا ہے، جیسے: مُصْطَفٰى سے مُصْطَفِيٌّ. البتہ مُصْطَفَوِيٌّ خلاف قانون مستعمل ہے۔

3 جب الف ممدودہ کا ہمزہ اصلی ہو تو وہ قائم رہتا ہے، جیسے: قُرَّاءٌ ''عبادت گزار'' سے قُرَّائِيٌّ. اگر (الف ممدودہ) علامت تانیث کے لیے ہو تو ''و'' سے بدل جاتا ہے، جیسے: بَيْضَاءُ سے بَيْضَاوِيٌّ. اگر ہمزہ، حرف اصلی کے عوض میں ہو تو دونوں صورتیں جائز ہیں، مثلاً: سَمَاءٌ سے سَمَائِيٌّ اور سَمَاوِيٌّ.

4 جو یائے مشدّد دو سے زیادہ حرفوں کے بعد واقع ہو وہ یائے نسبت کے قائم مقام ہو جاتی ہے، جیسے: شَافِعِيٌّ ''امام شافعی رحمہ اللہ'' سے شَافِعِيٌّ ''امام شافعی کا پیروکار''۔

یائے مشدد کے بغیر اسم منسوب

1 بسا اوقات یائے نسبت کے بغیر بھی اسم منسوب استعمال ہوتا ہے، اس کے لیے عام طور پر فَعَّالٌ کا وزن استعمال ہوتا ہے اور یہ وزن اکثر، حرفوں، یعنی پیشوں کی طرف نسبت کے لیے استعمال کیا جاتا ہے، جیسے: حَدَّادٌ ''جس کا پیشہ لوہاری ہو، یعنی آہن گر'' نَجَّارٌ ''بڑھئی، نجاری کے پیشے والا''، اسی طرح لَبَّانٌ، بَقَّالٌ، عَطَّارٌ، نَحَّاسٌ، جَمَّالٌ، بَزَّازٌ، خَيَّاطٌ وغیرہ۔

2 کبھی فَاعِلٌ کے وزن پر بھی اسم منسوب آتا ہے، جیسے: تَامِرٌ، لَابِنٌ، حَائِكٌ، صَائِغٌ، یعنی صَاحِبُ تَمْرٍ، صَاحِبُ لَبَنٍ، صَاحِبُ حِيَاكَةٍ اور صَاحِبُ صِيَاغَةٍ .

تمرین

1 اسم منسوب کسے کہتے ہیں اور اس کے بنانے کا طریقہ کیا ہے؟

2 اگر کسی اسم کے آخر میں پہلے سے یائے مشدد موجود ہو تو اس سے اسم منسوب بنانے کا کیا طریقہ ہے؟

3 درج ذیل اسماء سے اسم منسوب بنائیں:

أَدَبٌ ...... مِصْرُ ...... بُخَارٰی ...... تِجَارَةٌ ...... دِرَاسَةٌ.

سبق: 42

تصغیر کا بیان

اسم میں وہ خاص تبدیلی و تغیر جس سے وہ فُعَيْلٌ، فُعَيْعِلٌ یا فُعَيْعِيلٌ کے وزن پر ہو جائے، ''تصغیر'' کہلاتا ہے اور ایسے اسم کو ''اسم مصغر'' کہتے ہیں۔

کسی اسم کو مصغر بنانے کے کئی مقاصد ہوتے ہیں:

1. تقلیل، یعنی تھوڑا ہونے پر دلالت کے لیے، جیسے دُرَيْهِمَاتٌ ''چند درہم''۔
2. چھوٹا ہونے پر دلالت کے لیے، جیسے: كُتَيِّبٌ ''چھوٹی سی کتاب''۔
3. تحقیر پر دلالت کے لیے، جیسے: رُجَيْلٌ ''چھوٹا سا مرد'' وغیرہ۔

اوزان

تصغیر کے درج ذیل تین وزن ہیں:

1. **فُعَيْلٌ:** تین حرفی اسم کی تصغیر اس وزن پر آتی ہے، جیسے: رَجُلٌ سے رُجَيْلٌ، عَبْدٌ سے عُبَيْدٌ، قَلَمٌ سے قُلَيْمٌ، حَسَنٌ سے حُسَيْنٌ.
2. **فُعَيْعِلٌ:** چار حرفی اسم کی تصغیر اس وزن پر آتی ہے، جیسے: جَعْفَرٌ سے جُعَيْفِرٌ، زَيْنَبُ سے زُيَيْنِبُ، ضَارِبٌ سے ضُوَيْرِبٌ.
3. **فُعَيْعِيلٌ:** پانچ حرفی اسم جس کا چوتھا حرف، حرف علت ہو، کی تصغیر اس وزن پر آتی ہے، جیسے: مِفْتَاحٌ سے مُفَيْتِيحٌ، عُصْفُورٌ سے عُصَيْفِيرٌ، قِنْدِيلٌ سے قُنَيْدِيلٌ.

نوٹ ① اگر اسم ثلاثی، مؤنث معنوی ہو تو تصغیر میں ''ة'' ظاہر ہو جاتی ہے، جیسے: أَرْضٌ سے أُرَيْضَةٌ اور شَمْسٌ سے شُمَيْسَةٌ.

② تصغیر میں تانیث، تثنیہ، جمع اور نسبت کی علامات، اور الف نون زائدتان قائم رہتے ہیں۔ اور ان سے وزن تصغیر

پر کوئی اثر نہیں پڑتا، مثلاً: حُبْلیٰ سے حُبَیْلیٰ، طَلْحَةُ سے طُلَیْحَةُ، حَمْرَاءُ سے حُمَیْرَاءُ، رَجُلَانِ سے رُجَیْلَانِ، هِنْدَاتٌ سے هُنَیْدَاتٌ اور بَصْرِيٌّ سے بُصَیْرِيٌّ اور عُثْمَانُ سے عُثَیْمَانُ.

③ جس کلمے سے کچھ حروف حذف کر دیے گئے ہوں تو تصغیر کے وقت وہ حروف اپنی اصل حالت پر آ جاتے ہیں، مثلاً: مُذْ (اصل میں مُنْذُ) سے مُنَیْذٌ، عِدَةٌ (وَعْدٌ) سے وُعَیْدَةٌ، أَبٌ (أَبَوٌ) سے أُبَيٌّ، [1] اِبْنٌ (بَنَوٌ) سے بُنَيٌّ. [2]

تمرین

① تصغیر کی تعریف کریں۔

② درج ذیل اسماء کی تصغیر اور وزن بتائیں:

نَهْرٌ ...... قَمَرٌ ...... بَحْثٌ ...... قَبْلُ ...... مَسْجِدٌ ...... مِضْرَبٌ ...... مِصْبَاحٌ

قِنْدِیلٌ ...... غُرْفَةٌ ...... حُسْنیٰ ...... سَوْدَاءُ ...... سَلْمَانُ ...... أَصْحَابٌ.

③ خماسی اسم کی تصغیر کس وزن پر آئے گی؟

[1] أُبَیْوٌ واؤ کو یاء سے بدل کر یاء کا یاء میں ادغام کر دیا گیا۔ [2] بُنَیْوٌ واؤ کو یاء سے بدل کر یاء کا یاء میں ادغام کر دیا گیا، بُنَيٌّ بن گیا اور بِنْتٌ سے بُنَیَّةٌ.

قواعد الصَّرف

قرآن وسنت سمجھنے

کے لیے علوم عربیت میں "فن صرف"

کو بنیادی مقام حاصل ہے۔ جب تک کوئی شخص اس

فن میں مہارت تامہ حاصل نہ کرے اس وقت تک اس کے لیے علوم

اسلامیہ میں پیش رفت اور کامل دسترس ممکن نہیں۔ قرآن وسنت سمجھنے کے لیے یہ

بنیاد ہے۔ اسی مقصد کے پیش نظر مدارس اسلامیہ میں اس فن کو بڑی اہمیت حاصل ہے اور یہی

وجہ ہے کہ مختلف ادوار میں علمائے اسلام نے اس موضوع پر گرانقدر کتابیں لکھیں اور اسے آسان سے

آسان تر بنانے کی سعی مشکور کی ہے۔ زیرِ نظر کتاب "قواعد الصرف" بھی اس سلسلے کی ایک اہم کڑی

ہے۔ اس کی چند خصوصیات درج ذیل ہیں۔

1 قواعد و مسائل کو بہت آسان عبارت میں پیش کیا گیا ہے۔ 2 یہ قرآنی مثالوں سے مزین ہے۔
3 طالب علم کی علمی اور ذہنی سطح کا لحاظ رکھا گیا ہے اور عبارات عام فہم رکھی گئی ہیں۔ 4 ہر سبق کے بعد تمرینات دی گئی ہیں اور تمرینات میں تنوع کا اسلوب اختیار کیا گیا ہے۔ 5 قواعد و امثلہ کی تصحیح کا مکمل اہتمام کیا گیا ہے۔ 6 قواعد و مسائل کے انتخاب میں راجح قول کا التزام کیا گیا ہے۔ 7 صرف سے متعلقہ بعض ایسے موضوعات بھی شامل کیے گئے ہیں جو مروجہ کتابوں میں موجود نہیں۔ 8 خاصیات ابواب مکمل تصحیح و تنقیح کے ساتھ ذکر کی گئی ہیں۔ بلاشبہ طالبان علوم عربیہ کے لیے یہ ایک بیش بہا تحفہ ہے۔

ISBN 969574245-9
9789695742457

دارُالسّلام
کتاب و سنّت کی اشاعت کا عالمی ادارہ
DARUSSALAM
ریاض • جدہ • شارجہ • لاھور • کراچی
اسلام آباد • لندن • ھیوسٹن • نیو یارک